﴿......اِنَّ الفَضلَ بِيَدِ اللهِ يُؤتِيهِ مَن يَشاء☆﴾(آل عمران:٧٤) ﴿......عَسٰى اَن يَبعَثَكَ رَبُّكَ مَقاماً محمودا﴾ (بنی اسرائیل:٨٠)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد ۵ جمعۃ المبارک ۱۶ر جنوری ۱۹۹۸ء شمارہ ۳

۱۷ر رمضان ۱۴۱۸ ہجری ☆ ۱۶ر صلح ۱۳۷۷ ہجری شمسی

﴿ارشادات عالیه سیدنا حضرت مسیح موعود علیه الصلوة والسلام﴾

ہمارے دوستوں کا تعلق ہمارے ساتھ اعضاء کی طرح سے ہے

میں ہمیشه اسی خیال اور فکر میں رہتاہوں که میرے دوست ہرقسم کے آرام و آسائش سے رہیں

"اصل بات یہ ہے کہ ہمارے دوستوں کا تعلق ہمارے ساتھ اعضاء کی طرح سے ہے اور یہ بات ہمارے روزمرہ کے تجربہ میں آتی ہے کہ ایک چھوٹے سے چھوٹے عضو مثلاً انگلی ہی میں درد ہو تو سارا بدن بے چین اور بے قرار ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ٹھیک اسی طرح ہر وقت اور ہر آن میں ہمیشہ اسی خیال اور فکر میں رہتا ہوں کہ میرے دوست ہر قسم کے آرام و آسائش سے رہیں۔ یہ ہمدردی و غمخواری کسی تکلف اور بناوٹ کی رُو سے نہیں، بلکہ جس طرح والدہ اپنے بچوں میں سے ہر واحد کے آرام و آسائش کے فکر میں مستغرق رہتی ہے خواہ وہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں۔ اسی طرح میں للّٰہی دلسوزی اور غمخواری اپنے دل میں دوستوں کے لئے پاتا ہوں اور یہ ہمدردی کچھ ایسی اضطراری حالت پر واقع ہوئی ہے کہ جب ہمارے دوستوں میں سے کسی کا خط کسی قسم کی تکلیف یا بیماری کے حالات پر مشتمل پہنچتا ہے تو طبیعت میں ایک بے کلی اور گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے اور ایک غم شامل حال ہو جاتا ہے اور جوں جوں احباب کی کثرت ہوتی جاتی ہے اسی قدر یہ غم بڑھتا جاتا ہے۔ اور کوئی وقت ایسا خالی نہیں رہتا جبکہ کسی قسم کا فکر اور غم شامل حال نہ ہو کیونکہ اس قدر کثیر التعداد احباب میں سے کوئی نہ کوئی، کسی نہ کسی غم میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور اس کی اطلاع پر ادھر دل میں قلق اور بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔ میں بتلا نہیں سکتا کہ کس قدر اوقات غموں میں گزرتے ہیں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی ہستی ایسی نہیں جو ایسے ہموم اور افکار سے نجات دیوے۔ اس لئے میں ہمیشہ دعاؤں میں لگا رہتا ہوں اور سب سے مقدم دعا یہی ہوتی ہے کہ میرے دوستوں کو ہموم اور غموم سے محفوظ رکھے۔ کیونکہ مجھے تو ان کے ہی افکار اور رنج غم میں ڈالتے ہیں۔ اور پھر یہ دعا مجموعی ہیئت سے کی جاتی ہے کہ اگر کسی کو کوئی رنج اور تکلیف پہنچی ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اُس کو نجات دے۔ ساری سرگرمی اور پورا جوش یہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کروں۔ دعا کی قبولیت میں بڑی بڑی امیدیں ہیں۔

بلکہ میرے ساتھ میرے مولیٰ کریم کا صاف وعدہ ہے کہ اُجِیبُ کُلَّ دُعائِكَ مگر میں خوب سمجھتا ہوں کہ کُل سے مراد یہ ہے کہ جن کے نہ سننے سے ضرر پہنچ جاتا۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ تربیت اور اصلاح چاہتا ہے تو رد کرنا ہی اجابتِ دعا ہوتا ہے۔ بعض اوقات انسان کسی دعا میں ناکام رہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے دعا رد کر دی۔ حالانکہ خدا تعالیٰ اُس کی دعا کو سُن لیتا ہے اور وہ اجابت بصورت ردّ ہی ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کے لئے در پردہ اور حقیقت میں بہتری اور بھلائی اس کے ردّ ہی میں ہوتی ہے۔ انسان چونکہ کوتاہ بین ہے اور دور اندیش نہیں، بلکہ ظاہر پرست ہے اسلئے اس کو مناسب ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرے اور وہ بظاہر اُس کے مفید مطلب نتیجہ خیز نہ ہو، تو خدا پر بدظن نہ ہو کہ اس نے میری دعا نہیں سنی۔ وہ تو ہر ایک کی دعا سنتا ہے۔ اُدعُونی اَستَجِب لکُم (المومن :٦١) فرماتا ہے۔ راز اور بھید یہی ہوتا ہے کہ داعی کے لئے خیر اور بھلائی ردّ دعا ہی میں ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول ، طبع جدید، صفحه ٦٦ ، ٦٧)

ہر جماعت میں نئے آنے والوں کے لئے وقف جدید کا الگ سیکرٹری مقرر کریں

وقف جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھانے کی طرف خصوصی توجه دینے کی ہدایت

وقف جدید کے ۴۳ ویں سال کے آغاز پر نمایاں قربانی کرنے والے ممالک اور جماعتوں کا تذکرہ

(خلاصه خطبه جمعه ۲ر جنوری ۱۹۹۸ء)

لندن (۲ر جنوری) : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے سورۃ الحدید کی آیات ۶ تا ۸ کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ آج خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وقف جدید کے سال نو کا آغاز ہوگا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے اصل موضوع کو شروع کرنے سے قبل ضمناً فرمایا کہ جمعہ پر آتے ہوئے MTA پر صلّ علی کا ورد ہو رہا تھا اس پر میرا دل حمد سے بھر گیا۔ مخالفین نے پاکستان میں پوری کوشش کی کہ جماعت احمدیہ کو ربوہ میں صلّ علیٰ پڑھنے سے روکا گیا اور اس بنا پر چھوٹے چھوٹے بچوں کو پکڑا گیا لیکن آج ساری دنیا صلّ علیٰ کے ورد سے گونج رہی ہے۔ یہ اللہ کا خاص احسان ہے اسے یاد رکھنا چاہئے۔ اللہ نے ان مخالفوں کی ساری کوششیں رد کر دیں اور آسمان سے اترنے والے فضلوں کو یہ نہیں روک سکے۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات سے متعلق ملنے والے پیغامات اور خطوط وغیرہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بہت بڑا اپلندہ ہے اور ساری جماعت ان کے لئے دعا گو ہے۔ حضور نے سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ساری جماعت کو بہترین جزا عطا فرمائے۔ حضور نے فرمایا کہ رمضان اور سال نو کی مبارکبادوں کے پیغامات بھی بڑی

باقی خلاصه صفحه ۹ پر ملاحظه فرمائیں

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی اور روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تا کہ اگر کوئی دوست اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔

ہفتہ، ۲۷ر دسمبر ۱۹۹۷ء :

آج بھی بچوں کے ساتھ حضور انور کی ریکارڈ کی گئی ملاقات کا پروگرام نشر کیا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد دو تقاریر "حضرت مولانا محمد احمد صاحب مظہر" اور "رمضان المبارک" کے موضوع پر پڑھ کر سنائی گئیں۔ تیسری تقریر حضرت جعفرؓ بن طیار پر لکھی گئی تھی مگر وقت کی کمی کی وجہ سے رمضان المبارک کے بعد تک ملتوی کرنی پڑی۔ آخر میں درویشان قادیان کی شان میں ایک نظم سنائی گئی۔

اتوار، ۲۸ر دسمبر ۱۹۹۷ء :

آج انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ حضور انور کی ملاقات میں درج ذیل سوال دریافت کئے گئے :

☆......ایک صاحب جن کی ڈیوٹی رات ۱۲ بجے شروع ہوتی ہے یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ روزوں میں وہ کیا کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ تو کسی کے لئے بھی کوئی مشکل نہیں چاہتا بلکہ آسانی چاہتا ہے۔ اگر آپ نیند صرف ۲ گھنٹے کم کر دیں تو روزے ٹھیک ٹھاک گزریں گے۔

☆......اگر روزہ دار سفر پر ہو تو روزہ کھولنے کے لئے کیا کرے۔ حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ روزہ کھولنے میں تاخیر نہیں ہونی چاہئے۔ اس لئے سفر میں ساتھ کچھ نہ کچھ رکھنا چاہئے۔

☆......غیر احمدی بغیر ترجمہ جانے قرآن مجید عربی میں پڑھتے ہیں لیکن میں انگریزی ترجمہ پڑھتا ہوں کیونکہ عربی نہیں جانتا تو کیا مجھے ثواب ملے گا؟ حضور انور نے فرمایا کہ قرآن مجید عربی میں پڑھنا اس لئے ضروری ہے کہ یہ خدا کی زبان اور اس کا کلام ہے۔ اس کے علاوہ تراجم بھی مختلف ہوتے ہیں جو قرآن کی تلاوت کا بدل نہیں ہو سکتے۔ صرف ترجمہ پڑھنا جزوی ثواب ہے تلاوت اور ترجمہ دونوں پڑھنے ضروری ہیں۔

☆......ایک آرٹسٹ خاتون نے سوال کیا کہ کیا پینٹنگز (Paintings) وغیرہ بنانا گناہ ہے ؟۔ حضور انور نے فرمایا کہ آرٹ کی چیزوں کو آرٹسٹ عبادت کے لئے نہیں بناتے۔ البتہ بت وغیرہ بنانے منع ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جن گھروں میں بت ہوں وہاں فرشتے نہیں جاتے۔ لیکن ایسی تمثیلات جن کی طرف عبادت کا خیال نہیں جا سکتا منع نہیں ہیں۔ مثلاً حضرت عائشہؓ گڑیوں سے کھیلا کرتی تھیں۔ گھروں میں آویزاں تصویریں خدا تعالیٰ کی صنعت کاری اور چیزیں بنانے کی توفیق پر خدا کا شکر ادا کرنے کا موقع ملتا ہے۔

☆......دوسرے Planets کی تحقیقات کے لئے بہت سا روپیہ صرف کیا جاتا ہے۔ کیا یہ رقم اِس planet کے غریبوں پر خرچ کرنا زیادہ بہتر نہیں؟ حضور نے فرمایا غریبوں پر خرچ کرنا بہت اچھا ہے لیکن دوسری باتوں پر منع نہیں اس لئے توازن ہونا چاہئے۔ انسانیت کی ترقی بھی مدنظر رہنی چاہئے۔ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ دوسرے کرّوں میں زندگی موجود ہے اور خدا تعالیٰ جب چاہے گا اور جہاں چاہے گا وہ مخلوق کو ملا دے گا۔ اس لئے یہ اخراجات کا ضیاع نہیں۔ کیتھولک لوگ یہ باتیں جانتے نہیں اس لئے مسلمانوں کے لئے زیادہ ضروری ہے کہ وہ ان تحقیقات کے کاموں کی طرف زیادہ توجہ دیں۔

☆......بہت سے لوگ مالی منفعت کے لئے Shares خرید لیتے ہیں۔ اسلام کی اس بارہ میں کیا رائے ہے؟ حضور نے فرمایا یہ غلط speculations مافیا کی پیدا کردہ ہیں جن کے ذریعے سے وہ مارکیٹ پر قبضہ کر لیتی ہیں اس لئے جو بھی کام انجام کار مفید نہ ہو وہ نقصان دہ ہے۔ اس کا فائدہ صرف مافیا کو ہی جاتا ہے۔

☆......کیا سفر کے دوران ڈرائیور گاڑی چلاتے چلاتے نماز پڑھ سکتا ہے؟ حضور نے فرمایا گاڑی کسی محفوظ جگہ کھڑی کر کے نماز ادا کرنی چاہئے لیکن اگر بارش ہو رہی ہو اور پارکنگ کی جگہ نہ ملے تو مجبوری کی حالت میں گاڑی چلاتے ہوئے پڑھی جا سکتی ہے بشرطیکہ توجہ قائم رہے۔

☆......ایک صاحب نے سوال کیا کہ غیر احمدی یہ اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ہیضہ سے ہوئی جو نبی کی شایان شان نہیں۔ حضور انور نے اس باطل اعتراض کا تفصیل کے ساتھ جواب ارشاد فرمایا۔

سوموار، ۲۹ر دسمبر ۱۹۹۷ء :

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۸۷ جو ۱۳ر جون ۱۹۹۵ء کو ریکارڈ ہوئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔

باقی صفحه نمبر ۱۰ پر ملاحظه فرمائیں

دعائے من

(کلام حضرت ڈاکٹر سید میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

یہ دعا صرف انفرادی ہی نہیں بلکہ جماعتی رنگ میں بھی کی گئی ہے۔اس کا وزن بھی غیر معمولی ہے یعنی ہر مصرع کا وزن ہے مفاعلن مفاعلن یا اردو میں "کہاں گیا کہاں گیا"

خدائے مَن خدائے مَن دوائے مَن شفائے مَن
قبائے مَن ردائے مَن رَجائے مَن ضیائے مَن
قبول کُن دعائے مَن دعائے مَن ہدائے مَن
ندائے مَن نوائے مَن نوائے مَن صدائے مَن

میں بندہ ہوں ترا غریب، تو ہے مرا خدا عجیب
میں دور ہوں تو ہے قریب، میں مانگتا ہوں اے مجیب
تو ہی دوا تو ہی طبیب، تو ہی مُحب تو ہی حبیب
خدائے مَن خدائے مَن قبول کُن دعائے مَن

زمین و آسماں کا نور، مکان و لامکاں سے دور
ہمہ صفت ہمہ سرور خدائے ذوالجلال طور
قبول کر دعا ضرور، مرے خدا مرے غفور
خدائے مَن خدائے مَن قبول کن دعائے مَن

معاف کر سزا مری گنہ مرے جفا مری
قبول کر دعا مری صداء و التجا مری
کہ بخشتا نہیں کوئی سوا ترے خطا مری
خدائے مَن خدائے مَن قبول کُن دعائے مَن

ہماری تو پکار سُن صدائے اشکبار سُن
نوائے بیقرار سُن ندائے اضطرار سُن
دعائے شرمسار سُن اے میرے غمگسار سُن
خدائے مَن خدائے مَن قبول کن دعائے مَن

گنہ سے ہم کو دور رکھ، دلوں کو پُرزِنور رکھ
نشے میں اپنے چور رکھ، ہمیشہ پُرسرور رکھ
نظر کرم کی ہم پہ تُو ضرور رکھ ضرور رکھ
خدائے مَن خدائے مَن قبول کُن دعائے مَن

پڑھیں کلام حق بشوق، عبادتوں میں آئے ذوق
اتار غفلتوں کے طوق، اڑیں فضا میں فوق فوق
یہ مسجدیں ہیں تیرے گھر ہم ان میں جائیں جوق جوق
خدائے مَن خدائے مَن قبول کُن دعائے مَن

ترقیاں مدام دے مسرتوں کے جام دے
نجات کا پیام دے کشوف دے کلام دے
حیات دے دوام دے فلاح دے مرام دے
خدائے مَن خدائے مَن قبول کُن دعائے مَن

ہدایتیں ، کرامتیں ، حکومتیں ، خلافتیں
شہادتیں ، صداقتیں ، نبوتیں ، ولایتیں
بصیرتیں ، درایتیں ، لیاقتیں ، سعادتیں
ملیں ہمیں خدائے من قبول کُن دعائے من

بلندیاں خیال کی ترقیاں کمال کی
تجلّیاں جمال کی فراخیاں نوال کی
بڑھوتیاں عیال کی شجاعتیں رجال کی
بدہ بہ ما خدائے من، قبول کُن دعائے من

دَوائے دل شِفائے دل جِلائے دل صفائے دل
وفائے دل سخائے دل ہُدائے دل ضیائے دل
مرا بدہ خدائے دل مراد مدّعائے دل
خدائے مَن خدائے مَن قبول کن دعائے مَن

فنون دے علوم دے فتوح دے رقوم دے
جو نسل بالعموم دے وہ مہر و مہ نجوم دے
نئے مبائعین کا ہر ایک جا ہجوم دے
خدائے مَن خدائے مَن قبول کن دعائے مَن

نوا- صدا- دعا- بکا- حیا- وفا- غِنا- سخا
عطا- جزا- ہُدیٰ- تُقیٰ- فنا- بقا- لِقا- رَضا
مرے خدا مرے خدا بدہ بما بدہ بما
خدائے مَن خدائے مَن قبول کن دعائے مَن

ترے وہ دیں کی خدمتیں تری وہ خاص برکتیں
تری عجیب نصرتیں تری لذیذ نعمتیں
ترٰی لطیف جنتیں غرض تری محبتیں
نصیب ہوں خدائے من قبول کن دعائے من

الٰہی عفو و مغفرت خدایا قرب و معرفت
مناسبت ، مشابہت ، مکالمت ، مخاطبت
مطابقت موانست ملیں ہمیں بعافیت
خدائے مَن خدائے مَن قبول کُن دعائے مَن

یہ قلب پُر اُمید ہے مسرّتیں ہیں عید ہے
بشارت و نوید ہے کہ خاتمہ سعید ہے
نہیں یہ کچھ عجب کہ تُو حمید ہے مجید ہے
خدائے مَن خدائے مَن قبول کُن دعائے مَن

بیا بیا نگارِ من نگہ نگہ بہارِ من
پنہ پنہ حصارِ من مدد مدد اے یارِ من
بَرِ بہشتی مقبرہ بنائے کُن مزارِ من
خدائے مَن خدائے مَن قبول کُن دعائے مَن

درود مصطفیٰؐ پہ ہو ، صلوۃ میرزا پہ ہو
سلام مقتدا پہ ہو ، دعا ہر آشنا پہ ہو
جو اپنا کارساز ہے توکّل اس خدا پہ ہو
خدائے مَن خدائے مَن قبول کُن دعائے مَن

آمین

صحف سابقہ کی تاریخ، پیشگوئیوں اور عقائد کو توڑ مروڑ کر بیان کرنے والا کون ہے؟ قرآن مجید یا اناجیل؟

مشہور پادری ویری کے قرآن مجید پر اعتراضات کے جواب میں ایک ٹھوس علمی و تحقیقی مقالہ

(سید میر محمود احمد ناصر)

آٹھویں و آخری قسط

حضرت سلیمان علیہ السلام کے واقعات

حضرت داؤدؑ کے بعد یہی سلوک بائبل نے حضرت سلیمانؑ کے ساتھ کیا۔ ایک طرف ان کو حکمت و دانش کا پتلا کہا تو دوسری طرف مشرک اور عیاش بنایا۔ حضرت داؤدؑ کی مذمت بھی کی مگر حضرت سلیمانؑ کے مقابلہ میں ان کی مدح بھی کی ہے۔ حضرت سلیمانؑ کی تعریف میں بائبل کہتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ کو مخاطب ہو کر فرمایا:

"خداوند تجھ کو بتاتا ہے کہ خداوند تیرے گھر کو بنائے رکھے گا اور جب تیرے دن پورے ہو جائیں گے اور تو اپنے باپ دادا کے ساتھ سو جائے گا تو میں تیرے بعد تیری نسل کو جو تیرے صلب سے ہوگی کھڑا کر کے اس کی سلطنت کو قائم کروں گا۔ وہی میرے نام کا ایک گھر بنائے گا اور میں اس کی سلطنت کا تخت ہمیشہ کے لئے قائم کروں گا۔ اور میں اس کا باپ ہوں گا اور وہ میرا بیٹا ہوگا۔ اگر وہ خطا کرے تو میں اسے آدمیوں کی لاٹھی اور بنی آدم کے تازیانوں سے تنبیہ کروں گا۔ پر میری رحمت اس سے جدا نہ ہوگی۔ جیسے میں نے اسے ساؤل سے جدا کیا جسے میں نے تیرے آگے سے دفع کیا۔ اور تیرا گھر اور تیری سلطنت سدا ابدی رہے گی۔ تیرا تخت ہمیشہ کے لئے قائم کیا جائے گا"۔

(۲۔ سموئیل باب ۷ آیات ۱۱ تا ۱۷)

☆...... حضرت داؤدؑ نے سلیمانؑ اور اپنی نسل کے بارہ میں اس بشارت کو پا کر خدا تعالیٰ کے حضور جو مناجات کی ہیں وہ اس طرح ہیں:

"اے خداوند خدا اس بات کو جو تو نے اپنے بندہ اور اس کے گھرانے کے حق میں فرمائی ہے سدا کے لئے قائم کر دے۔ اور جیسا تو نے فرمایا ہے ویسا ہی کر اور سدا یہ کہہ کہہ کر تیرے نام کی بڑائی کی جائے کہ ربّ الافواج اسرائیل کا خدا ہے اور تیرے بندہ داؤد کا گھرانہ تیرے حضور قائم کیا جائے گا کیونکہ تو نے اے ربّ الافواج اسرائیل کے خدا اپنے بندہ پر ظاہر کیا۔ اور فرمایا کہ میں تیرا گھرانہ بنائے رکھوں گا۔ اس لئے تیرے بندہ کے دل میں یہ آیا کہ تیرے آگے یہ مناجات کرے اور اے مالک خداوند تو خدا ہے اور تیری باتیں سچی ہیں اور تو نے اپنے بندہ سے اس نیکی کا وعدہ کیا ہے۔ سو اب اپنے بندہ کے گھرانے کو برکت دینا منظور کر تاکہ وہ سدا تیرے روبرو پائیدار رہے کہ تو ہی نے اے مالک خداوند یہ کہا ہے اور تیری ہی برکت سے تیرے بندہ کا گھرانہ سدا مبارک رہے"۔ (۲۔ سموئیل باب ۷ آیات ۲۵ تا ۲۹)

اس کتاب میں حضرت سلیمانؑ اور حضرت داؤدؑ کی بقیہ نسل کے لئے یہ بشارت بھی ملتی ہے کہ خدا تعالیٰ "اپنے ممسوح داؤد اور اس کی نسل پر ہمیشہ شفقت کرتا ہے"۔

(۲۔ سموئیل باب ۲۲ آیت ۵۱)

☆...... بائبل سلیمانؑ کو حضرت داؤد کا حقیقی جانشین قرار دیتی ہے اور بتاتی ہے کہ بادشاہت کے جھوٹے دعویداروں کے مقابل میں بادشاہ داؤد نے خود سلیمان کو جانشین مقرر کیا اور خدا کے نبی ناتن کی پوری تائید اسے حاصل تھی جیسے لکھا ہے:

"داؤد بادشاہ نے فرمایا کہ صدوق کاہن اور ناتن نبی اور یہویدع کے بیٹے بنایاہ کو میرے پاس بلاؤ۔ سو وہ بادشاہ کے حضور آئے۔ بادشاہ نے ان کو فرمایا کہ تم اپنے مالک کے ملازموں کو اپنے ساتھ لو اور میرے بیٹے سلیمان کو میرے ہی خچر پر سوار کراؤ۔ اور اسے جیحون کو لے جاؤ۔ اور وہاں صدوق کاہن اور ناتن نبی اسے مسح کریں کہ وہ اسرائیل کا بادشاہ ہو اور تم نرسنگا پھونکنا اور کہنا کہ سلیمان بادشاہ جیتا رہے۔ پھر تم اس کے پیچھے پیچھے چلے آنا اور وہ آکر میرے تخت پر بیٹھے کیونکہ وہی میری جگہ بادشاہ ہوگا اور میں نے اسے مقرر کیا ہے کہ وہ اسرائیل اور یہوداہ کا حاکم ہو۔ تب یہویدع کے بیٹے بنایاہ نے بادشاہ کے جواب میں کہا آمین۔ خداوند میرے مالک بادشاہ کا خدا بھی ایسا ہی کہے۔ جیسے خداوند میرے مالک بادشاہ کے ساتھ رہا ویسے ہی وہ سلیمان کے ساتھ رہے اور اس کے تخت کو میرے مالک داؤد بادشاہ کے تخت سے بڑا بنائے"۔ (۱۔ سلاطین باب ۱ آیات ۳۲ تا ۳۷)

☆...... اس کتاب میں یہ بھی لکھا ہے سلیمان بھی یہ یقین رکھتے تھے کہ ان کو خدا تعالیٰ نے بادشاہ بنایا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے: "خداوند کی حیات کی قسم جس نے مجھ کو قیام بخشا اور مجھ کو میرے باپ داؤد کے تخت پر بٹھایا اور میرے لئے اپنے وعدہ کے مطابق ایک گھر بنایا یقیناً ادونیاہ آج ہی قتل کیا جائے گا"۔ (۱۔سلاطین باب ۲ آیت ۲۴)

☆...... پھر سلیمان کے متعلق لکھا ہے:

"سلیمان خداوند سے محبت رکھتا اور اپنے باپ داؤد کے آئین پر چلتا تھا"۔ (۱۔ سلاطین باب ۳ آیت ۳)

☆...... سلیمان کا خدا تعالیٰ سے پیار کا تعلق بائبل میں اس طرح ظاہر کیا گیا ہے کہ:

"جبعون میں خداوند رات کے وقت سلیمان کو خواب میں دکھائی دیا اور خدا نے کہا مانگ میں تجھے کیا دوں۔ سلیمان نے کہا تو نے اپنے خادم میرے باپ داؤد پر بڑا احسان کیا اس لئے کہ وہ تیرے حضور راستی اور صداقت اور تیرے ساتھ سیدھے دل سے چلتا رہا اور تو نے اس کے واسطے یہ بڑا احسان رکھ چھوڑا کہ تو نے اسے ایک بیٹا عنایت کیا جو اس کے تخت پر بیٹھے جیسا آج کے دن ہے۔ اور اب اے خداوند میرے خدا تو نے اپنے خادم کو میرے باپ داؤد کی جگہ بادشاہ بنایا اور میں چھوٹا لڑکا ہی ہوں اور مجھے باہر جانے اور بھیتر آنے کا شعور نہیں۔ اور تیرا خادم تیری قوم کے بیچ میں ہے جسے تو نے چن لیا ہے۔ وہ ایسی قوم ہے جو کثرت کے باعث نہ گنی جا سکتی ہے نہ شمار ہو سکتی ہے۔ اور تو اپنے خادم کو اپنی قوم کا انصاف کرنے کے لئے سمجھنے والا دل عنایت کر تاکہ میں برے اور بھلے میں امتیاز کر سکوں۔ کیونکہ تیری اس بڑی قوم کا انصاف کون کر سکتا ہے؟ اور یہ بات خداوند کو پسند آئی کہ سلیمان نے یہ چیز مانگی اور خدا نے اس سے کہا چونکہ تو نے یہ چیز مانگی اور اپنے لئے عمر کی درازی کی درخواست نہ کی اور نہ اپنے لئے دولت کا سوال کیا اور نہ اپنے دشمنوں کی جان مانگی بلکہ انصاف پسندی کے لئے تو نے اپنے واسطے عقلمندی کی درخواست کی ہے تو دیکھ میں نے تیری درخواست کے مطابق کیا۔ میں نے ایک عاقل اور سمجھنے والا دل تجھ کو بخشا۔ ایسا کہ تیری مانند نہ تو کوئی تجھ سے پہلے پیدا ہوا اور نہ کوئی تیرے بعد تجھ سا برپا ہوگا اور میں نے تجھ کو کچھ اور بھی دیا جو تو نے نہیں مانگا یعنی دولت اور عزت۔ ایسا کہ بادشاہوں میں عمر بھر کوئی تیری مانند نہ ہوگا۔ اور اگر تو میری راہوں پر چلے اور میرے آئین اور احکام کو مانے جیسے تیرا باپ داؤد چلتا رہا تو میں تیری عمر دراز کروں گا"۔

(۱۔ سلاطین باب ۳ آیات ۵ تا ۱۵)

☆...... پھر سلیمان کی تعریف میں لکھا ہے کہ اللہ نے اسے اپنے مکالمہ مخاطبہ سے نوازا:

"اور خداوند کا کلام سلیمان پر نازل ہوا کہ یہ گھر جو تو بناتا ہے سو اگر تو میرے آئین پر چلے اور میرے حکموں کو پورا کرے اور میرے فرمانوں کو مان کر ان پر عمل کرے تو میں اپنا وہ قول جو میں نے تیرے باپ داؤد سے کیا تیرے ساتھ قائم رکھوں گا۔ اور میں بنی اسرائیل کے درمیان رہونگا اور اپنی قوم اسرائیل کو ترک نہ کروں گا"۔

(۱۔ سلاطین باب ۶ آیات ۱۱ تا ۱۳)

☆...... سلیمان کی تعریف میں یہ بھی لکھا ہے کہ:

"خدا نے سلیمان کو حکمت اور سمجھ بہت ہی زیادہ اور دل کی وسعت بھی عنایت کی جیسی سمندر کے کنارے کی ریت ہوتی ہے۔ اور سلیمان کی حکمت سب اہل مشرق کی حکمت اور مصر کی ساری حکمت پر فوقیت رکھتی تھی"۔

(۱۔ سلاطین باب ۴ آیات ۲۹ تا ۳۱)

☆...... بائبل کہتی ہے کہ یہ سعادت بھی سلیمان کے حصہ میں آئی کہ اس نے خدا کے لئے ایک گھر بنایا اور یہ عظیم برکت اسے حاصل ہوئی۔ لکھا ہے:

"تب سلیمان نے کہا کہ خداوند نے فرمایا تھا کہ وہ گہری تاریکی میں رہے گا۔ میں نے فی الحقیقت ایک گھر تیرے رہنے کے لئے بلکہ تیری دائمی سکونت کے واسطے ایک جگہ بنائی ہے۔ اور بادشاہ نے اپنا منہ پھیرا اور اسرائیل کی ساری جماعت کو برکت دی اور اسرائیل کی ساری جماعت کھڑی رہی اور اس نے کہا خداوند اسرائیل کا خدا مبارک ہو جس نے اپنے منہ سے میرے باپ داؤد سے کلام کیا اور اسے اپنے ہاتھ سے یہ کہہ کر پورا کیا کہ جس دن سے میں اپنی قوم اسرائیل کو مصر سے نکال لایا میں نے اسرائیل کے سب قبیلوں میں سے بھی کسی شہر کو نہیں چنا کہ ایک گھر بنایا جائے تاکہ میرا نام وہاں پر ہو پر میں نے داؤد کو چن لیا کہ وہ میری قوم اسرائیل پر حاکم ہو۔ اور میرے باپ داؤد کے دل میں تھا کہ خداوند اسرائیل کے خدا کے نام کیلئے ایک گھر بنائے۔ لیکن خداوند نے میرے باپ داؤد سے کہا چونکہ میرے نام کے لئے ایک گھر بنانے کا خیال تیرے دل میں تھا سو تو نے اچھا کیا کہ اپنے دل میں ایسا ٹھانا۔ تو بھی تُو اس گھر کو نہ بنانا بلکہ تیرا بیٹا جو تیرے صلب سے نکلے گا وہ میرے نام کے لئے گھر بنائے گا اور خداوند نے اپنی بات جو اس نے کہی تھی قائم کی ہے کیونکہ میں اپنے باپ داؤد کی جگہ اٹھا ہوں اور جیسا خداوند نے وعدہ کیا تھا میں اسرائیل کے تخت پر بیٹھا ہوں اور میں نے خداوند اسرائیل کے خدا کے نام کے لئے اس گھر کو بنایا ہے۔ اور میں نے وہاں ایک جگہ اس صندوق کیلئے مقرر کر دی ہے جس میں خداوند کا وہ عہد ہے جو اس نے ہمارے باپ دادا سے جب وہ ان کو مصر سے نکال لایا، باندھا تھا۔

اور سلیمان نے اسرائیل کی ساری جماعت کے روبرو خداوند کے مذبح کے آگے کھڑے ہو کر اپنے ہاتھ آسمان کی طرف پھیلائے اور کہا کہ اے خداوند اسرائیل کے خدا تیری مانند نہ تو اوپر آسمان میں نہ نیچے زمین پر کوئی خدا ہے۔ تو اپنے ان بندوں کے لئے جو تیرے حضور اپنے سارے دل سے چلتے ہیں عہد اور رحمت کو نگاہ رکھتا ہے۔ تو نے اپنے بندہ میرے باپ داؤد کے حق میں وہ بات قائم رکھی جس کا تو نے اس سے وعدہ کیا تھا۔ تو نے اپنے منہ سے فرمایا اور اپنے ہاتھ سے اسے پورا کیا جیسا آج کے دن ہے۔ سو اب اے خداوند اسرائیل کے خدا تو اپنے بندہ پر میرے باپ داؤد کے ساتھ اس قول کو بھی پورا کر جو تو نے اس سے کیا تھا کہ تیرے آدمیوں سے میرے حضور اسرائیل کے تخت پر بیٹھنے والے کی کمی نہ ہوگی۔ بشرطیکہ تیری اولاد جیسے تو میرے حضور چلتا رہا ویسے ہی میرے حضور چلنے کے لئے اپنی راہ کی احتیاط رکھے"۔ (۱۔ سلاطین باب ۸ آیت ۱۲ تا ۲۶)

☆...... ملکہ سبا کی زبان سے بائبل نے بادشاہ سلیمان کی اس طرح تعریف بیان کی ہے:

"خوش نصیب ہیں تیرے لوگ اور خوش قسمت ہیں تیرے یہ ملازم جو برابر تیرے حضور کھڑے رہتے اور تیری حکمت سنتے ہیں۔ خداوند تیرا خدا مبارک ہو جو تجھ سے ایسا خوشنود ہوا کہ تجھے اسرائیل کے تخت پر بٹھایا ہے چونکہ خداوند نے اسرائیل سے سدا محبت رکھی ہے اس لئے اس نے تجھے عدل اور انصاف کرنے کو بادشاہ بنایا"۔

(۱۔ سلاطین باب ۱۰ آیات ۸ تا ۱۰)

☆...... پھر بائبل سلیمان کے حق میں یوں مدح سرا ہے: "سلیمان بادشاہ دولت اور حکمت میں زمین کے سب بادشاہوں پر سبقت لے گیا اور سارا جہان سلیمان کے دیدار کا طالب تھا تاکہ اس کی حکمت کو جو خدا نے اس کے دل میں ڈالی تھی سنے"۔ (۱۔ سلاطین باب ۱۰ آیات ۲۳، ۲۴)

حضرت سلیمانؑ کو اس بلند مقام پر پہنچا کر پھر بائبل جو بدسلوکی حضرت سلیمانؑ سے کرتی ہے وہ اس سے بھی بدتر اور اس سے بھی زیادہ ناقابل یقین ہے جو بدسلوکی وہ حضرت داؤدؑ سے کر چکی ہے۔ بائبل کہتی ہے کہ وہ شخص جو حکمت اور دانش مندی میں دنیا میں سب سے بڑھ گیا تھا، جس نے خدا کا دائمی گھر بنایا، جس سے خدا ہم کلام ہوتا تھا، جس نے زندگی بھر خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت دیکھی تھی وہ خدا تعالیٰ سے پھر گیا اور جھوٹے مصنوعی دیوتاؤں کی عبادت کرنے لگا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

قصور سلیمان کا نہیں ان لکھنے والوں کا ہے جنہوں نے یہود کی حکومت کے دو حصوں میں بٹنے کے بعد حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کے خاندان کی حکومت کے مقابل میں کھڑے ہو کر خود حضرت سلیمان اور داؤد کو ہی بدنام کرنے کا بیڑا اٹھالیا اور قصور پادری صاحب کا ہے جو بائبل میں داخل ان انسانی تحریروں کو مقدس صحائف سمجھ کر پھر قرآن مجید پر ان کی تردید اور ان کی تصحیح کی وجہ سے ناراض ہوتے ہیں۔ دیکھئے بائبل نے کیسے ظالمانہ اور گھناؤنے الزام خود اپنے ہیرو پر لگائے ہیں۔ لکھا ہے:

TOWNHEAD PHARMACY

31 Townhead Kirkintilloch

Glasgow G66 3JW

☆......☆......☆......☆

FOR ALL YOUR

PHARMAECUTICALS NEEDS

Tel: 0141-211-8257

Fax: 0141-211-8258

"اور سلیمان بادشاہ فرعون کی بیٹی کے علاوہ بہت سی اجنبی عورتوں سے یعنی مُوآبی، عمّونی، ادومی، صیدانی اور حِتّی عورتوں سے محبت کرنے لگا۔ یہ ان قوموں کی تھیں جن کی بابت خداوند نے اسرائیل سے کہا تھا کہ تم ان کے بیچ نہ جانا اور نہ وہ تمہارے بیچ آئیں کیونکہ وہ ضرور تمہارے دلوں کو اپنے دیوتاؤں کی طرف مائل کر لیں گی۔ سلیمان ان ہی کے عشق کا دم بھرنے لگا۔ اور اس کے پاس سات سو شہزادیاں اس کی بیویاں اور تین سو حرمیں تھیں۔ اور اس کی بیویوں نے اس کے دل کو پھیر دیا۔ کیونکہ جب سلیمان بڑھا ہو گیا تو اس کی بیویوں نے اس کے دل کو غیر معبودوں کی طرف مائل کر لیا اور اس کا دل خداوند اپنے خدا کے ساتھ کامل نہ رہا۔ جیسا اس کے باپ داؤد کا دل تھا"۔ (بائبل نویس بھول گئے ہیں کہ وہ حضرت داؤد پر بھی الزام لگا چکے ہیں۔ ناقل)۔ "کیونکہ سلیمان صیدانیوں کی دیوی عستارات اور عمونیوں کے نفرتی ملکوم کی پیروی کرنے لگا۔ اور سلیمان نے خداوند کے آگے بدی کی اور اس نے خداوند کی پوری پیروی نہ کی جیسی اس کے باپ داؤد نے کی تھی"۔ (۲۔ سموئیل میں داؤد پر خدا تعالیٰ سے روگردانی، اور اوریاہ کی بیوی سے زناکاری اور اس جرم پر پردہ ڈالنے کے لئے اوریاہ کو قتل کروانے کا ذکر اوپر گزر چکا ہے)۔ "پھر سلیمان نے موآبیوں کے نفرتی کموس کے لئے اس پہاڑ پر جو یروشلم کے سامنے ہے اور بنی عمون کے نفرتی مولک کے لئے بلند مقام بنا دیا۔ اور اس نے ایسا ہی اپنی سب اجنبی بیویوں کی خاطر کیا جو اپنے دیوتاؤں کے حضور بخور جلاتی اور قربانی گزرانتی تھیں اور خداوند سلیمان سے ناراض ہوا کیونکہ اس کا دل خداوند اسرائیل کے خدا سے پھر گیا تھا جس نے اسے دوبارہ دکھائی دے کر اس کو اس بات کا حکم کیا تھا کہ وہ غیر معبودوں کی پیروی نہ کرے پر اس نے وہ بات نہ مانی جس کا حکم خداوند نے دیا تھا"۔

(۱۔ سلاطین باب ۱۱ آیات ۱ تا ۱۰)

دیکھئے پادری صاحب یہ سلوک بائبل کا اپنے بزرگوں، اپنے بہادروں سے جن پر خدا کا کلام نازل ہوتا تھا، جن کو خدا نے بادشاہ بنایا تھا، اپنے قرب سے نوازا تھا، اپنی حکمت انہیں عطا کی تھی، کہ ایک طرف تو بائبل ان کو آسمان پر بٹھاتی ہے دوسری طرف زمین کی پاتال میں گراتی ہے۔ اب پڑھئے قرآن شریف کا بیان ۔ فرماتا ہے۔ (ان آیات کریمہ کا مفہوم یہ ہے):

☆...... "یہ (رسول اللہ ﷺ کے مخالفین) اس طریق عمل کی پیروی کر رہے ہیں جس کے پیچھے سلیمانؑ کی حکومت کے زمانے میں اس کی حکومت کے شرارت کرنے والے، حق سے دور باغی پڑے رہتے تھے اور سلیمان کافر نہ تھا" (بائبل نے جی بھر کے سلیمان پر کفر کا الزام لگایا ہے) "بلکہ باغی کافر تھے ۔ وہ لوگوں کو دھوکہ دینے والی باتیں سکھاتے تھے"۔ (سورۃ البقرہ : ۱۰۳)

☆...... ہم نے اے محمد (ﷺ) تم پر اسی طرح وحی نازل فرمائی جس طرح ہم نے نوح اور اس کے بعد تمام انبیاء پر وحی نازل فرمائی تھی اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اس کی اولاد اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان پر بھی وحی نازل کی تھی اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب دیئے تھے۔ اور ہم نے ان سب کو ہدایت دی تھی اور اس سے پہلے ہم نے نوح کو ہدایت دی تھی۔ اور ابراہیم کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو بھی اور اسی طرح ہم اچھی طرح کام کرنے والوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔ اور داؤد اور سلیمان کو یاد کرو جبکہ وہ دونوں ایک کھیتی کے جھگڑے میں فیصلہ کر رہے تھے اس وقت جبکہ ایک قوم کے عامی لوگ اس کو کھا گئے اور تباہ کر گئے اور ہم ان کے فیصلہ کے گواہ تھے۔ اور ہم نے اصل معاملہ سلیمان کو سمجھا دیا اور سب کو ہی ہم نے حکم اور علم عطا فرمایا تھا"۔ (سورۃ الانبیاء)

یہاں قرآن مجید بائبل کے ان بیانات کی تصحیح کرتا ہے جس کے نتیجہ میں مغربی مفکرین نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ حضرت داؤد کی بعض پالیسیاں صحیح تھیں مگر حضرت سلیمان نے غلط پالیسیاں اختیار کیں۔

پہلا الزام بائبل نے یہ لگایا ہے کہ نعوذ باللہ حضرت سلیمان نے غلط اور خلاف توحید عقائد اختیار کئے اس کی تردید قرآن شریف نے شروع میں ہی کر دی کہ، ماکفر سلیمان، سلیمان نے کفر نہیں کیا تھا بلکہ اس کے مقابل پر سرکشی کرنے والے کافر تھے۔

دوسرا اعتراض بائبل نے یہ اٹھایا ہے کہ حضرت سلیمان نے دشمن کے خلاف غلط Strategy اختیار کی اور بڑی فوج کی بجائے چھوٹی اور متحرک فوج کا استعمال کیا۔ چنانچہ بائبل نے پہلے اس بات کو شریعت کا حصہ بنایا ہے کہ بادشاہ گھوڑے نہ رکھے اور مصر سے گھوڑے تو ہرگز نہ منگوائے۔ لکھا ہے تو اپنے بھائیوں میں سے ہی کسی کو اپنا بادشاہ بنانا اور پردیسی کو جو تیرا بھائی نہیں اپنے اوپر حاکم نہ کر لینا۔ اتنا ضرور ہے کہ وہ اپنے لئے بہت گھوڑے نہ بنائے اور نہ لوگوں کو مصر میں بھیجے تاکہ اس کے پاس بہت سے گھوڑے ہو جائیں۔ (استثناء باب ۱۷ آیات ۱۵، ۱۶) اس حکم کو شریعت کا حصہ بنانے کے بعد پھر حضرت سلیمان پر ہی حکم کی نافرمانی کا الزام لگایا گیا ہے۔ لکھا ہے:

"جو گھوڑے سلیمان کے پاس تھے وہ مصر سے منگائے گئے تھے اور بادشاہ کے سوداگر ایک ایک جھنڈ کی قیمت لگا کر ان کے جھنڈ کے جھنڈ لیا کرتے تھے"۔

(۱۔ سلاطین باب ۱۰ آیت ۲۸)

بائبل کا یہ الزام بالکل بے معنی ہے۔ حضرت سلیمانؑ نے بہت بڑی پیدل فوج کی بجائے اس سے نسبتاً چھوٹی زیادہ متحرک اور فوری طور پر حرکت میں آنے والی گھڑ سوار فوج تیار کی اور بڑی فوج جہاں آج کے زمانے کے تیسری دنیا کے ممالک کے تجربے بتاتے ہیں، ملکی وسائل کو سخت زیر بار کر دیتی ہے اور جنگی نقطہ نظر سے بھی حضرت سلیمان پر اعتراض ایسا ہی ہے کہ کہا جائے کہ کسی ملک نے انفنٹری کے بجائے Motorised Divisions اختیار کر لئے ہوں تو اس پر اعتراض کیا جائے۔

تیسرا اعتراض حضرت سلیمانؑ پر یہ کیا جاتا ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے غیر یہودی اقوام سے تعلقات استوار کئے حالانکہ یہ حضرت سلیمانؑ کی خارجہ پالیسی کی کامیابی تھی نہ کہ قابل اعتراض بات۔ مگر بائبل نے اس بات کو بگاڑ کر اس رنگ میں پیش کیا ہے۔ لکھا ہے:

"سلیمان بادشاہ فرعون کی بیٹی کے علاوہ بہت سی اجنبی عورتوں سے یعنی موآبی، عمونی، ادومی، صیدانی اور حتی عورتوں سے محبت کرنے لگا۔ یہ ان قوموں کی تھیں جن کی بابت خداوند نے بنی اسرائیل سے کہا تھا کہ تم ان کے بیچ نہ جانا اور نہ وہ تمہارے بیچ آئیں"۔

(۱۔ سلاطین باب ۱۱ آیت ۱، ۲)

بائبل نے حضرت سلیمان کی نہایت زبردست خارجہ پالیسی کو مکروہ رنگ میں پیش کیا ہے۔ انہوں نے فرعون سے (اس دور کی سپر پاور سے) اور ارد گرد کی اقوام سے نہایت عمدہ تعلقات قائم کئے۔ اور جب یہ تعلقات حضرت سلیمان کے بعد ختم ہوئے تو یہی سلاطین کی کتاب گواہ ہے کہ کس طرح انہیں حکومتوں اور طاقتوں نے بنی اسرائیل کی دونوں شمالی اور جنوبی حکومتوں کو بار بار مغلوب کیا اور بالآخر ہمسایہ قوتوں کے ہاتھوں یہ دونوں حکومتیں یکے بعد دیگرے تباہ ہوئیں۔

چوتھا اعتراض بائبل کے بیانات کی روشنی میں مغربی مفکر حضرت سلیمان کی غلط پالیسیوں کے بارے میں لگاتے ہیں حالانکہ بائبل خود اقرار کرتی ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے نہ صرف اندرونی طور پر ضروریات زندگی کو پورا کرنے میں مدد دی بلکہ بیرونی قوموں کو بھی اپنے عطیات سے مرہون منت کر لیا چنانچہ ۱۔ سلاطین کے دس باب میں اور ۲۔ تواریخ باب ۹ میں یہ باتیں بیان ہیں۔

پھر قرآن کریم فرماتا ہے:

☆...... "اور سلیمان کے لئے ہم نے تیز ہوا کو بھی مسخر کر چھوڑا تھا۔ (دو زبردست بیڑے انہوں نے تیار کئے تھے) جو اس کے حکم کے مطابق چلتی تھی۔ اس زمین کی طرف جس میں ہم نے برکت رکھی تھی اور ہم سب کچھ جانتے ہیں اور کچھ سرکش قبائل بھی تھے جو سرکشی چھوڑ کر سلیمان کے مفید کاموں کے لئے سمندروں میں غوطے لگاتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے۔ اور ہم ان کے کام کے نگران تھے"۔ (سورۃ الانبیاء)

"اور ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم عطا کیا اور دونوں نے کہا اللہ ہی سب تعریف کا مالک ہے۔ جس نے ہم کو اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت دی ہے۔ اور سلیمان داؤد کا وارث بنا اور اس نے کہا اے لوگو ہمیں بلند پرواز روحانی لوگوں کی زبان سکھائی گئی ہے اور ہر ضروری مادی چیز اور روحانی تعلیم ہمیں عطا ہوئی ہے اور یہ کھلا کھلا فضل ہے۔ اور سلیمان کے سامنے جنوں اور انسانوں اور پرندوں میں سے اس کے لشکر ترتیب وار اکٹھے کئے گئے پھر انہیں کوچ کا حکم ملا یہاں تک کہ وہ جب وادی نمل میں پہنچے تو نملہ قوم میں سے ایک شخص نے کہا اے نملہ قوم اپنے اپنے گھروں میں چلے جاؤ ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور اس کے لشکر لاعلمی اور بے خبری میں تمہیں مسل دیں۔ پس سلیمان اس کی یہ بات سن کر مسکرایا (کہ دشمن کو بھی احساس ہے کہ ہماری افواج لاعلمی میں کسی معصوم کو تکلیف پہنچا دیں تو پہنچا دیں ارادۃً ایسا نہیں کر سکتی) اور اس نے کہا اے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا جو تو نے مجھ پر اور میرے والد پر کی ہے شکر ادا کر سکوں اور ایسا مناسب عمل کروں جسے تو پسند فرمائے اور اے خدا اپنے فضل سے مجھے اپنے بزرگ بندوں میں داخل کر لے۔ اور اس نے سب پرندوں کی حاضری لی اور کہا کہ مجھے کیا ہوا ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا یا وہ جان بوجھ کر غیر حاضر ہے۔ میں اس کو یقیناً سخت سزا دوں گا یا اسے قتل کر دوں گا یا وہ میرے سامنے اپنی غیر حاضری کا کوئی مضبوط جواز پیش کرے۔ پس وہ کچھ دیر ٹھہرا اتنے میں ہدہد حاضر ہوا اور اس نے کہا۔ میں نے ایک ایسی چیز کا علم حاصل کیا ہے جو آپ کو حاصل نہیں۔ اور میں سبا کی قوم کے علاقہ سے آپ کے پاس ایک یقینی اطلاع لے کر آیا ہوں جو یہ ہے کہ میں نے وہاں ایک عورت کو دیکھا ہے جو ان کی ساری قوم پر حکومت کر رہی ہے اور ہر طرح کی نعمت اسے حاصل ہے۔ اور اس کا ایک بڑا تخت ہے اور میں نے اس کو اور اس کی قوم کو اللہ کو چھوڑ کر سورج کے آگے سجدہ کرتے دیکھا اور شیطان نے ان کے عمل ان کو خوبصورت کر کے دکھائے ہیں۔ اور ان کو سچے راستے سے روک دیا ہے جس کی وجہ سے وہ ہدایت نہیں پاتے کہ اللہ کو سجدہ کریں جو کہ آسمانوں اور زمین کی ہر پوشیدہ تقدیر کو ظاہر کرتا ہے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو ان تدبیروں کو بھی وہ جانتا ہے۔ وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک بڑے تخت کا مالک ہے۔ اس پر سلیمان نے کہا ہم دیکھیں گے کہ تو نے سچ بولا ہے یا تو جھوٹوں میں سے ہے۔ تو میرا یہ خط لے جا اور اسے سبا کی قوم تک پہنچا دے پھر ان سے منہ موڑ لو دیکھو کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ جب اس نے ایسا کیا تو وہ ملکہ بولی اے سردارو! مجھے ایک معزز خط دیا گیا ہے جو سلیمان کی طرف سے ہے کہ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا بار بار رحم کرنے والا ہے تم مجھ پر زیادتی نہ کرو اور میرے حضور فرمانبرداری اختیار کرتے ہوئے حاضر ہو۔ ملکہ نے کہا اے سردارو میرے اس کام میں اپنی پختہ رائے دو کیونکہ میں قطعی فیصلہ نہیں کروں گی جب تک تم موجود نہ ہو۔ سرداروں نے کہا ہم بڑی طاقت والے ہیں اور بڑے جنگجو ہیں اور معاملہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ آپ غور کر لیں کہ آپ کیا حکم دینا چاہتی ہیں۔ اس نے کہا بادشاہ جب کسی ملک میں داخل ہوتے ہیں تو اسے تباہ کر دیتے ہیں اور اس کے معزز باشندوں کو ذلیل کر دیا کرتے ہیں اور وہ اسی طرح کرتے چلے آئے ہیں۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں ان کی طرف تحفہ بھیجوں گی کہ ایلچی کیا جواب لاتے ہیں۔ پھر جب وہ تحفہ سلیمان کے پاس آیا تو اس نے کہا کیا تم مال کے ذریعہ میری مدد کرنا چاہتے ہو اگر یہ بات ہے تو یاد رکھو کہ اللہ نے جو کچھ مجھے دیا ہے وہ اس دنیوی مال سے جو اس نے تم کو عطا کیا ہے بہت بہتر ہے بلکہ تم اپنے تحفے پر بہت نازاں ہو۔ اے ہدہد تم ان کے پاس واپس جاؤ اور ان سے کہہ دو کہ ہم بڑے لشکروں کے ساتھ ان کے پاس آئیں گے جن کا مقابلہ کرنے کی انہیں طاقت نہیں اور ان کو سبا سے ذلیل ہونے کی حالت میں نکال دیں گے اور وہ نیچے ہو چکے ہوں گے۔ پھر اس نے اپنے سرداروں سے کہا کہ تم میں سے کون اس تخت کو میرے پاس لائے گا قبل اس کے کہ وہ فرمانبردار ہو کر میرے پاس آئیں۔ پہاڑی قوموں میں سے ایک سرکش سردار نے کہا آپ کے اس مقام سے جانے سے پہلے میں وہ تخت لے آؤں گا اور میں اس بات پر قدرت رکھنے والا امانت دار ہوں۔ اس پر اس شخص نے کہا جس کو الٰہی کتاب کا علم حاصل تھا کہ میں آپ کے پاس اس کو آنکھ جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا۔ پس جب سلیمان نے اس کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو کہا یہ میرے رب کے فضل کی وجہ سے ہوا ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں اور جو شکر کرے وہ اپنی جان کے فائدہ کے لئے ایسا کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو یقیناً میرا رب بے نیاز اور بڑی سخاوت کرنے والا ہے۔ پھر سلیمان نے ارشاد کیا کہ اس ملکہ کے لئے اس کا تخت حقیر کر کے دکھاؤ۔ ہم دیکھیں کیا وہ ہدایت پاتی ہے یا ان لوگوں میں سے بنتی ہے جو ہدایت نہیں پاتے۔ پس جب وہ آ

باقی صفحہ ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

Watch Huzur everyday on Intelsat
Zee Cards & Dec.
Rec. LNB Dish
are availabie
Zee TV Authorised Agent
MTV AHMADIYYA
>SUPER OFFER<
ZEE TV
SKY
ASIA Net, APNA Tv.
Decoder is available: Just call or Fax
Saeed A.Khan
TEL: 0049 8257 1694
FAX: 0049 8257 928828

خطبہ جمعہ

اللہ کی تقدیر تو بہرحال غالب آنی ہے۔ اس کو کوئی روک نہیں سکتا۔ وہ ضرور اپنے کرشمے دکھائے گی اور جو بھی کرشمہ دکھائے گی وہ لازماً جماعت کے حق میں ہو گا

پاکستان کے آئینی بحران پر تبصرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۸ر نومبر ۱۹۹۷ء بمطابق ۲۸ر نبوت ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

آلمٓ. ذٰلِكَ الكِتابُ لارَيبَ فِيهِ. هُدَىً لِلمُتَّقِينَ الّذينَ يُؤمِنُونَ بِالغَيب.

وَيُقِيمُونَ الصَّلوٰةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُم يُنفِقونَ

(سورة البقره آيات ۲ تا ۴)

نمازوں کے متعلق جو خطبات کا سلسلہ شروع ہوا ہے اسی تعلق میں مَیں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ایسے اقتباس چنے ہیں جو تقویٰ کے بنیادی کردار پر روشنی ڈال رہے ہیں۔ اس کے بغیر کوئی بھی حصول نعمت ممکن نہیں۔ حصول نعمت سے مراد اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں اور بغیر تقویٰ کے ممکن ہی نہیں کہ ہم کسی قسم کے احسانات کا مورد بن سکیں۔ لیکن اس مضمون کو شروع کرنے سے پہلے میں بظاہر ایک غیر متعلق مضمون سے بات شروع کرنا چاہتا ہوں۔ بظاہر غیر متعلق ان معنوں میں کہ یہ تقویٰ اور نماز کی باتیں ہو رہی ہیں اس میں پاکستان کے حالات کا معاً کیا ذکر آ گیا، کیا وجہ پیدا ہو گئی کہ پاکستان کے حالات کی طرف ہم متوجہ ہوں۔ ظاہراً تو کوئی تعلق نہیں لیکن فی الحقیقت وہاں جو کچھ ہو رہا ہے تقویٰ کی کمی کی وجہ سے ہو رہا ہے اور اس تعلق میں جو آئینی بحران ہے اس کے متعلق بعض دوستوں کی خواہش ہے کہ میں آج کے خطبے میں ضرور کچھ روشنی ڈالوں کیونکہ بہت گہری اور اہم تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ جماعت احمدیہ کا ایک بڑا حصہ پاکستان میں بستا ہے جو بھی تبدیلیاں ہونگی ان پر اثر انداز ہونگی اور بیرونی دنیا پر بھی ایسی تبدیلیاں اثر انداز ہو سکتی ہیں اس لئے میں نے یہ مطالبہ تسلیم کر لیا اور آج میں اسی ذکر سے خطبے کا آغاز کرتا ہوں۔

پاکستان میں جو آئینی بحران پیدا ہو رہا ہے اس کا ایک بہت گہرا اور لمبا تعلق جماعت احمدیہ سے پاکستان کے سلوک سے ہے۔ آج وہاں جو جو باتیں بھی ہوں، جس قسم کی وجوہات پیش کی جا رہی ہوں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان معاملات کے جماعت احمدیہ کے ساتھ تعلق کو کاٹا نہیں جا سکتا۔ آپ کو یاد ہو گا کہ ایک لمبے عرصے سے جماعت احمدیہ کے خلاف جو جو بھی ظالمانہ کارروائیاں ہوا کرتی تھیں جماعت احمدیہ عدالت کی طرف رجوع کر کے ان سے اپنی دادرسی چاہتی تھی اور بہت حد تک ان کو چھوٹی عدالتوں سے انصاف مل جاتا تھا یہاں تک کہ ناانصافی کا پانی اونچا ہونا شروع ہوا اور چھوٹی عدالتیں علماء کے خوف اور ان کے دباؤ میں ڈوب گئیں اور یہ ناانصافی کا پانی اور اونچا ہونا شروع ہوا۔ ہر ایسے موقع پر جبکہ نچلی عدالتوں کے انصاف کے دروازے بند ہو جایا کرتے تھے جماعت احمدیہ نسبتاً اونچی عدالتوں کی طرف رجوع کرتی تھی اور ضلعی اونچی عدالتیں اس زمانے میں بڑی توجہ سے جماعت کے معاملات پر غور کرتی تھیں اور بسا اوقات جرأت کے ساتھ انصاف کا ساتھ دیتی تھیں اور جماعت احمدیہ کے حقوق بحال کر دئے جاتے تھے۔ جن کو بھی اس گزشتہ مظالم کی داستان کا علم ہے وہ جانتے ہیں کہ ہمیشہ یہی ہوا کرتا تھا۔ آغاز میں ایک مجسٹریٹ بھی جماعت کے معاملے میں انصاف سے کام لیا کرتا تھا۔ جب وہاں ناانصافی کا دور دورہ ہوا اور مجسٹریٹ کو مخالفانہ آراء نے دبا لیا تو پھر ضلع کی اونچی عدالتوں نے ہمیشہ جماعت کا ساتھ دیا اور بسا اوقات خطاب میں مَیں ان کی تعریف بھی کیا کرتا تھا، ان کے لئے دعا کی طرف بھی متوجہ کرتا تھا۔ پھر ایک دور آیا کہ یہ پانی اور اونچا ہوا اور ناانصافی کا دباؤ محض نیچے سے ہی نہیں اوپر سے بھی ان عدالتوں پر پڑنے لگا۔ اس بناء پر مجھے یہ معلوم ہوا کہ دراصل آغاز میں جب چھوٹی عدالتوں نے ناانصافی شروع کی تھی تو محض عوامی دباؤ کے نتیجے میں ایسا نہیں تھا، حکومت نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا تھا۔ حکومت نے ان پر یہ دباؤ ڈالا تھا کہ اگر تم ایسے فیصلے کرو گے تو ہم تمہیں عوام سے کسی قسم کی حفاظت مہیا نہیں کریں گے اس لئے لازماً تمہیں ایسے فیصلے کرنے چاہئیں جو خود تمہاری حفاظت کا موجب بنیں اور عوام کو یہ موقع نہ ملے کہ وہ اپنے فساد کا منہ تمہاری طرف پھیر سکیں۔ یہ بات اس وقت ظاہر ہوئی اور ہمیں انتظار تھا کہ دیکھیں آئندہ حکومت کیا کرتی ہے۔ تو جیسا کہ میں نے عرض کیا شروع شروع میں ضلعی اعلیٰ عدالتوں کی طرف سے ہمیں انصاف ملتا رہا اور پھر اچانک ان کی طرف سے بھی انصاف ملنا بند ہو گیا اور یہ وجہ تھی کہ نیچے کا دباؤ بھی تھا اور اوپر کا دباؤ بھی تھا۔ ویسی ہی صورت تھی جیسے حضرت نوحؑ کے زمانے کے سیلاب کا نقشہ قرآن کریم نے کھینچا ہے کہ آسمان بھی پانی برسا رہا تھا اور زمین سے بھی تنّور پھوٹ پڑا تھا۔ یعنی نیچے سے بھی اور اوپر سے بھی ایسا پانی برس رہا تھا جو غرق کرنے کے لئے برس رہا تھا، بچانے کیلئے نہیں۔ چنانچہ جب یہ دو پانی بہہ گئے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر ان کی ہلاکت کا مضمون یقینی ہو گیا۔ بعینہ یہی صورت جو حضرت نوحؑ کے طوفان کی ہے وہ ہم اپنے ملک میں بھی کارفرما دیکھ رہے ہیں۔ نیچے کا پانی یعنی عوامی دباؤ جو مولویوں کا دباؤ تھا جسے عوامی دباؤ کی صورت دے دی گئی اور اوپر کا دباؤ یعنی حکومت کا دباؤ یہ دونوں پانی جب ملے ہیں تو پھر وہاں احمدیوں کے لئے کوئی بھی جائے پناہ باقی نہیں تھی۔

چنانچہ وکلاء نے مشورہ دیا کہ ان سے اونچی عدالتوں میں جایا جائے اور ہائی کورٹ کی طرف رجوع کیا۔ اور آغاز میں ہائی کورٹ نے ہمیشہ انصاف کی حمایت کی لیکن پھر ان کے ساتھ بھی وہی کچھ ہوا جو نچلی عدالتوں کے ساتھ ہوتا رہا ہے اور ایسے ظالم جسٹس وہاں مقرر کئے گئے جن کو حکومت کی ہدایت بھی تھی اور علماء کا براہ راست دباؤ بھی تھا کہ احمدیوں کے معاملے میں تم نے ہرگز انصاف مہیا نہیں کرنا۔ جسٹس خلیل الرحمان جو کوئٹہ کے ہیں انہوں نے بھی اس سلسلے میں نہایت بھیانک کردار ادا کیا تھا۔ احمدیوں کے خلاف سب سے گندہ فیصلہ اور ظالمانہ فیصلہ لکھنے میں جسٹس خلیل الرحمان کا نام ہمیشہ باقی رہے گا۔ یعنی عزت کے ساتھ باقی نہیں رہے گا بلکہ وہ ذلت کے ساتھ باقی رہیگا جو ہمیشہ خدا کے منکرین اور انبیاء کا مقابلہ کرنے والوں کے نصیب میں لکھی جاتی ہے۔ پس جسٹس خلیل الرحمان جو کوئٹہ کے سپریم کورٹ کی عدالت کے جسٹس ہیں۔ دو جسٹس ہیں وہاں سپریم کورٹ کے، ان میں سے ایک خلیل الرحمان صاحب بھی ہیں۔ ان کا حالیہ فیصلہ اس بحران کا موجب بنا ہے جو اس وقت درپیش ہے۔ مگر بہرحال اب میں واپس پھر اس سلسلے کی تاریخ بیان کرتا ہوں کہ ہائی کورٹ نے ایک لمبے عرصے تک جماعت احمدیہ کا ساتھ دیا اور ہر وہ ضمانت جو ایسے عدالتی کیسز (Cases) کے متعلق تھی جو کوئی وجہ جواز رکھتے ہی نہیں تھے ہر ایسی ضمانت کو شروع میں ہائی کورٹ نے قبول کیا مثلاً ۲۹۵۔ سی کے مقدمات تھے جن کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ ان کی ضمانت نہیں ہو سکتی یہ قانون میں داخل ہے مگر عدالت عظمیٰ نے اس بات کا فیصلہ کیا کہ ان کی ضمانت ہو سکتی ہے کیونکہ بنیاد ہی جھوٹی ہے اور یہ کیس اس دفعہ سے تعلق ہی نہیں رکھتا کہ جس میں نعوذ باللہ احمدیوں نے حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کی ہو۔ کچھ عرصے کے بعد ہائیکورٹ کا رویہ بدل گیا۔ ایسے جسٹس وہاں مقرر کئے گئے جن کا مختصر ذکر میں نے کیا ہے اور ان پر علماء کا دباؤ بھی ایسا تھا کہ بہت سے ایسے اقتباسات جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا خلفاء کی کتابوں میں تھے انہیں نکال کر، توڑ مروڑ کر ان کے سامنے یہ مؤقف دیا گیا کہ جب احمدی آنحضرت ﷺ پر سلام اور درود بھیجتے ہیں تو بیچ میں سے ان کے دل میں حضرت مسیح موعود

علیہ السلام یعنی مرزا غلام احمد قادیانی ہوتے ہیں اور اوپر سے رسول اللہ ﷺ پر درود بھیج رہے ہیں اور اندر سے مرزا غلام احمد قادیانی پر درود بھیج رہے ہیں۔ اوپر سے ان کا کلمہ پڑھتے ہیں اور اندر سے مرزا غلام احمد کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ اس موقع پر میں نے اپنے وکلاء کو بارہا یہ توجہ بھی دلائی کہ تمام دنیا میں جو انصاف کا تصور ہے وہ ملزم سے پوچھا کرتا ہے یعنی جج کا فرض ہے کہ ملزم سے پوچھے کہ کیا تم جب بھی کلمہ پڑھتے ہو تو دل میں مرزا غلام احمد قادیانی کا نام لیتے ہو؟ کیا تم جب بھی درود بھیجتے ہو تو کیا دل میں مرزا غلام احمد قادیانی پر درود بھیجتے ہو؟ یہ ایک بنیادی تقاضا ہے عالمی قانون کا جسے پورا کرنا ہر جج کا فرض ہے۔

کسی جماعت کے عقیدے کو ہر فرد کے اوپر اگر وہ عقیدہ ان کے نزدیک قابل اعتراض بھی ہو، ہر فرد بشر پر ٹھونسا نہیں جاسکتا۔ مؤقف ان کا یہ تھا کہ ان کتابوں سے ثابت ہوتا ہے کہ تم جھوٹے ہو، ان کتابوں سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ بزرگ جن کی یہ کتابیں ہیں وہ یہ سمجھا کرتے تھے کہ جب محمد رسول اللہ کا نام لو تو دل سے مرزا غلام احمد قادیانی کا نام لیا کرو اس سے زیادہ وہ اور کچھ ثابت نہیں کرسکتے تھے۔ یعنی جھوٹے الزام کو اگر تسلیم کرنا بھی تھا تو اس صورت میں کیا جاسکتا تھا۔ عالمی قانون کا تقاضا تھا کہ ہر ملزم سے پوچھا جاتا کہ یہ کتابیں ہیں جن سے ہم نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ تم چونکہ اس جماعت کے ممبر ہو تمہارا یہ عقیدہ ہونا چاہئے۔ کیا ہے؟ کیا واقعۃً تمہارا یہ عقیدہ ہے؟ تو وہ جس پر الزام لگایا گیا تھا بڑی جرأت کے ساتھ کہہ سکتا تھا کہ میں اس عقیدے پر لعنت ڈالتا ہوں اور میرا اس عقیدے سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ جب بھی میں لا الٰہ الّا اللہُ محمدٌ رّسولُ اللہ پڑھتا ہوں تو اس رسول مکّی و مدنی کے سوا میرا ذہن کسی اور کی طرف منتقل نہیں ہوتا جو خاتم النبیین تھا۔ اور جب بھی میں آپؐ پر درود بھیجتا ہوں آپؐ کے سوا کسی اور پر درود نہیں بھیجتا سوائے اس کے کہ درود خود آل کو شامل کرتا ہے اور اس شمولیت میں میرا قصور نہیں بلکہ اگر قصور سمجھتے ہو تو درود بنانے والے کا قصور ہونا چاہئے۔ لیکن جہاں تک محمدؐ رسول اللہ کا تعلق ہے جب بھی میں درود بھیجتا ہوں آپؐ کے سوا کسی پر درود نہیں بھیجتا۔ محمدؐ نام سے وہی محمدؐ مراد ہیں جو مکّہ اور مدینہ کے محمدؐ ہیں، جو خدا کے آخری صاحب شریعت رسول تھے۔ یہ جواب عدالت کی طرف سے ہر ظالمانہ کارروائی کی راہ میں حائل ہو سکتا تھا اور ہونا چاہئے تھا مگر انصاف کے اس بنیادی تقاضے کو کبھی بھی احمدیوں کے حق میں قبول نہیں کیا گیا اور ان سے پوچھے بغیر ان کے خلاف فیصلے دے دیئے گئے حالانکہ ان سے پوچھنا چاہئے تھا یہ تمہارا عقیدہ ہے یا نہیں ہے۔ وہ جرأت سے کہتے ہرگز نہیں ہے۔ پھر دنیا کا کوئی قانون ان کو ملزم اور مجرم نہیں بنا سکتا تھا۔

پس اس پہلو سے ایک لمبے عرصے تک مظالم کا پانی اوپر چڑھتا رہا اور اس عدلیہ کے ظلم میں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ہائی کورٹ بھی ڈوب گئی اور ان کے ہاں سے انصاف کا تصور کلیۃً غائب ہو گیا۔ پس ان سے اوپر کی پہاڑی سپریم کورٹ کی پہاڑی رہ جاتی تھی جس پر احمدی پناہ لے سکتے تھے اس پہاڑی پر بھی پانی چڑھ گیا اور ایک ایسا بحران قائم ہوا جسے ہم دستوری بحران کہہ سکتے ہیں۔ سپریم کورٹ نے بھی ان لوگوں کی حمایت کی جو ظلم کی حمایت کرنے والے تھے۔ اب بظاہر احمدیوں کے لئے یہ پہاڑیاں ڈوب گئیں لیکن وہ خدا جس کے علم میں تھا کہ ان کے لئے پہاڑیاں ڈوب جائیں گی اس نے ہمارے لئے کشتی نوح کا انتظام کر رکھا تھا۔ ایسا انتظام کر رکھا تھا جس نے کبھی ڈوبنا نہیں تھا۔ جن پہاڑیوں کو یہ ڈبو رہے تھے یہ اپنی نجات کی راہوں کو ختم کر رہے تھے، اپنی پناہ گاہوں کو ڈبو رہے تھے۔ آج جو بحران ہے وہ بعینہٖ یہی صورت ہے۔ ان لوگوں نے جنہوں نے احمدیوں کے لئے کوئی پناہ گاہ نہ چھوڑی، اپنے لئے بھی کوئی پناہ گاہ نہ چھوڑی۔ **اب وہ سب عدالتیں اس پانی میں ڈوب چکی ہیں جو غرقابی کا پانی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ان پر اترا ہے اور اس سے نجات کی اب ان کیلئے کوئی راہ باقی نہیں۔ وہ ملک جس کا آئین ڈوب جائے، وہ ملک جس کا آئین جماعت احمدیہ یعنی سچائی کی مخالفت کر رہا ہو اور خدا تعالیٰ اسے غرق کر دے اس کے لئے کوئی پہاڑی باقی نہیں رہا کرتی۔**

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

یہی وہ مماثلت ہے جس کی وجہ سے میں نے حضرت نوحؑ کا ذکر کیا۔ حضرت نوحؑ کے بیٹے کا بھی یہی خیال تھا کہ وہ پہاڑیاں مجھے پناہ دیں گی لیکن ایک پہاڑی سے اوپر منتقل ہوتے ہوئے آخر اس کے لئے ناممکن ہو گیا کہ کسی ایسی جگہ پہنچے جہاں سیلاب کا پانی اس کی پناہ گاہ کو غرق نہ کر دے۔ پس بعینہٖ یہی صورت اس وقت پاکستان کے آئینی بحران کی ہے۔ ان لوگوں کو بارہا میں نے سمجھایا، خطبات کا ایک سلسلہ ہے جو اس بات کا گواہ ہے کہ میں نے خوب متنبہ کیا۔ میں نے کہا جو جو ذرائع تم نے جماعت کے خلاف استعمال کئے ہیں تقدیر الٰہی نے ہمیشہ تم پر الٹائے ہیں۔ کوئی ایک استثناء بنا کے دکھاؤ۔ ہمیشہ جو کچھ تم جماعت پر کرتے رہے اللہ کی تقدیر نے انہیں تم پر الٹا دیا اور آئندہ یہی ہوگا۔ لیکن جنہوں نے عقل نہیں کرنی، جن کو کبھی عقل نہیں آیا کرتی یہ وہ آنکھوں والے ہیں جو آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بھی اندھے ہیں، وہ کانوں والے ہیں جو کانوں سے سنتے ہوئے بھی بہرے ہیں۔ اور اب قوم کو ایک ایسے مقام پر پہنچا دیا گیا ہے جس سے نکلنے کا کوئی رستہ باقی نہیں سوائے اس کے یہ سارا قانون بھاڑ میں جھونک دیا جائے اور از سر انصاف پر مبنی قوانین بنائے جائیں۔ اب اس کے سوا کوئی رستہ دکھائی نہیں دے رہا۔ اگر یہ پانی میں ڈوبا ہے اس لئے کہ اسے آگ میں جھونکنا پڑتا ہے تو ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ قانون تو گیا۔ اب یہ قائم نہیں رہ سکتا۔ اس لئے اب قوم کے دانشوروں کا فرض ہے کہ وہ یہ فیصلہ کریں کہ آئندہ قانون میں وہ رخنے نہیں رہنے دیئے جائیں گے جن رخنوں کی راہ سے ملائیت قانون میں داخل ہوتی ہے۔ جن رخنوں کی راہ سے ناانصافی قانون میں داخل ہوتی ہے، جن رخنوں کی راہ سے ناانصافی قانون میں داخل ہوتی ہے۔ ایک ہی قانون ہے جو ملک کی حفاظت کر سکتا ہے جو قانون قائداعظم نے اپنے بیانات میں پیش کیا اور جس دستور کا قائداعظم نے تصور باندھا تھا۔ اس میں ایک بھی ایسا رخنہ نہیں تھا جس کے ذریعے ملاں اس دستور میں دخل اندازی کر سکے۔

پس اب دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ اگر تو انہوں نے عقل حاصل کی، نصیحت پکڑی اور آئندہ جو قانون بنائے جائیں ان میں قائداعظم کے تصور کی طرف واپس لوٹ گئے تو چونکہ وہ تصور انصاف کا تصور تھا اس لئے میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ ایک ایسی صورت ہے جو اس ملک کو آئندہ ہلاکتوں سے بچا لے گی۔ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو **اللہ کی تقدیر تو بہرحال غالب آنی ہے اس کو کوئی روک نہیں سکتا۔ وہ ضرور اپنے کرشمے دکھائے گی اور جو بھی کرشمہ دکھائے گی وہ لازماً جماعت احمدیہ کے حق میں ہوگا۔** یہ وہ تقدیر ہے جس کو ملاں بدل نہیں سکتا۔

اگر تیرا بھی کچھ دیں ہے بدل دے جو میں کہتا ہوں
کہ عزت مجھ کو اور تجھ پر ملامت آنے والی ہے

یہ وہ تقدیر مبرم ہے جو آپ دیکھیں گے کہ لازماً اسی طرح ظاہر ہوگی جس طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا۔

اب میں اس مضمون کی طرف واپس آتا ہوں جو بنیادی مضمون اور تقویٰ کا مضمون ہے جس کا عبادتوں سے بہت گہرا تعلق ہے۔ تقویٰ میں بھی ایک عجیب بات ہے کہ **جوں جوں تقویٰ کا پانی اونچا ہوتا ہے یہ ان کی حفاظت کے سامان کرتا ہے جو اس پانی کی سطح کے ساتھ ساتھ بلند ہو رہے ہوں۔ یہ پانی کبھی بھی مُتّقِین کو ڈبوتا نہیں بلکہ ان کی نجات کی آماجگاہوں کی طرف لے کے جاتا ہے۔** حضرت نوحؑ جس کشتی میں بیٹھے تھے وہ پانی بڑھتا رہا اور اونچا ہوتا چلا گیا لیکن وہاں جا کر وہ کشتی ٹھہری جو ان کے لئے پناہ گاہ تھی، جہاں ہر قسم کے رزق کے سامان مہیا تھے اور وہ آخری غلبہ اسی پانی کے ذریعے حضرت نوح کو نصیب ہوا جو ایک قوم کو غرق کرنے والا اور ایک قوم کو نجات دینے کا باعث بنا۔ پس یہ وقت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کشتی میں ہم اپنی پناہ لیں اور یہ کشتی ایسی ہے جو تمام قوم کو سمیٹے ہوئے ہے۔ کوئی اس کشتی سے اس وجہ سے باہر نہیں رہ سکتا کہ اس میں جگہ نہیں رہی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے متقیوں کی جگہ ہمیشہ رہتی ہے اور متقیوں کے لئے اللہ تعالیٰ جگہ بناتا ہے۔ اور یہی مضمون ہے جو قرآن کریم میں بارہا بتایا گیا ہے کہ متقیوں کے لئے مغفرت اور پناہ گاہ بنانا اللہ کا کام ہے۔ پس اپنے تقویٰ کی فکر کریں اور قوم کو بچانے کے لئے ان کے لئے دعائیں تو کریں مگر ان کے اعمال سے اپنے اعمال کو متاثر نہ ہونے دیں۔ یہ وہ بنیادی بات ہے جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا توجہ دلائی ہے۔

میں اب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات میں سے بعض اقتباسات لیتا ہوں۔ ایسے وقت میں جب مشکلات پڑی ہیں طبعی بات ہے کہ جماعت دعا کے لئے مجھے لکھتی ہے اور بہت

سے ایسے لوگ ہیں جو سمجھتے ہیں کہ ان کو مشکلات نے گھیر لیا ہے وہ جب دعا کے لئے مجھے لکھتے ہیں تو میرے دل کی بعینہ وہی کیفیت ہوتی ہے، اپنے مقام کے لحاظ سے نہیں اپنی نوعیت کے لحاظ سے، جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل کی کیفیت تھی۔ حضور اکرم کا دل بہت وسیع تھا اور اس کی وسعت کے لحاظ سے، اس کی کیفیت کے لحاظ سے، کسی غلام کا دل بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا لیکن ویسا دل پیدا کرنے کی کوشش ضرور کر سکتا ہے اور اسی دل سے وہ وسعتیں سیکھ سکتا ہے جن وسعتوں میں پناہ چاہنے والے پناہ مانگتے ہیں۔ پس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اقتباس کو پڑھتا ہوں۔ فرماتے ہیں: "جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے اور جسے دیکھ کر میں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں وہ ایک ہی بات ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کر لوں کہ یہ خدمت دین کے سزاوار ہے۔ اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے لئے، خدا کے رسول کے لئے، خدا کی اطاعت کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے۔ ایسے شخص کو جو درد والم پہنچے وہ در حقیقت مجھے پہنچتا ہے"۔

پس یہ امر واقعہ ہے کہ بارہا دعاؤں میں مَیں نے جب بھی دل کو ٹٹول کر دیکھا تو وہ لوگ جو خدمت دین میں پیش پیش تھے انہوں نے ہمیشہ میرے دل پہ ہجوم کیا ہے۔ وہ لوگ جو خدمت دین میں پیش پیش رہتے ہیں وہ سب سے زیادہ میری دعاؤں کے مستحق بنتے ہیں اور یہ ایک ایسی بات ہے جس کی طرف میں نے توجہ سے غور اس تحریر کو پڑھنے کے بعد کیا۔ یہ تحریر پڑھتے ہوئے مجھے خیال آیا کہ میں اپنی حالت پر بھی تو غور کر کے دیکھوں۔ پس تہجد کی نماز میں یا دوسری دعاؤں میں جب بھی غیر معمولی دل میں تحریک پیدا ہوئی تو اس عبارت نے مجھے سمجھایا کہ اسلئے ہے کہ یہ لوگ دین میں آگے آگے ہیں۔ یہ خدمت دین کر رہے ہیں اور اس کے علاوہ یہ خدمت خلق میں بھی مصروف رہنے والے ہیں۔ پس الحمد للہ کہ اس پہلو سے میں نے بلاتردد اپنے دل کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل کے مشابہ پایا اگرچہ مرتبے میں بہت کم تھا۔

فرماتے ہیں: "ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھیں۔ جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے"۔ یہ فرمانے کے بعد آپ فرماتے ہیں "میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کی قدر و منزلت ہے جو دین کا خادم اور نافع الناس ہے ورنہ وہ کچھ پرواہ نہیں کرتا کہ لوگ کتوں اور بھیڑوں کی موت مر جائیں۔ پس الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ میں بکثرت ایسے لوگ پیدا ہو رہے ہیں جن کا نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت کھینچ رہی ہے اور حیرت ہوتی ہے ان کی تعداد کو دیکھ کر وہ لاکھوں تک پہنچ چکے ہیں۔ کسی زمانے میں سینکڑوں تھے اور **دنیا کی کوئی جماعت ایسی نہیں رہی جہاں اس قسم کے خدمت دین کرنے والے آگے نہ آ گئے ہوں جو اپنی دنیا کے کاروبار کو پیچھے رکھتے ہیں اور خدمت دین کو اولیت دیتے ہیں۔ پس یہ ایک بہت ہی مبارک دور ہے۔ اس دور میں اگر ہم اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھائیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سلسلہ اور بھی زیادہ تیزی کے ساتھ آگے بڑھے گا اور یہ پانی جو ہماری نجات کا پانی ہوگا اور اونچا ہوتا چلا جائے گا۔**

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے"۔ ان الفاظ کو پڑھ کر میرے دل نے تشکر کے آنسو بہائے کہ اللہ کی کیسی شان ہے کہ وہ مخلص وفادار جماعت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمائی تھی وہ آج بھی آپ کی غلامی میں مجھے عطا فرمائی ہے اور تعداد اور کثرت کے لحاظ سے وہ بے شمار ہے، ہر جگہ پھیلتے چلے جا رہے ہیں۔ فرماتے ہیں "میں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے میں ان کو بلاتا ہوں"۔ اب دیکھیں اس میں ایک ذرہ بھی مبالغہ نہیں کہ آج بھی بعینہ اسی طرح ہو رہا ہے۔ "جس کام اور مقصد کے لئے میں ان کو بلاتا ہوں نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں"۔

امر واقعہ یہ ہے کہ بعض دفعہ میرے بلانے پر اس تیزی سے آگے بڑھتے ہیں کہ مجھے تعجب ہوتا ہے اور قربانیاں اس طرح پیش کرتے ہیں کہ میں حیران رہ جاتا ہوں کہ میں نے تو اتنا نہیں کہا تھا یہ تو میرے کہنے سے بھی آگے بڑھ کر اپنی جان، مال، عزت سب کچھ اپنی ہتھیلیوں میں ڈال کر میرے لئے لے آئے ہیں۔ اس لئے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا غلام ہوں، اسلئے کہ یہ مقدر تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت تقویٰ اور دین کے لئے اور دنیا کے لئے اپنی قربانیوں میں جو خالصۃً للہ ہونگی ترقی کرتی چلی جائے گی۔

آج ایک سو سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے اور **آج کی عالمگیر جماعت اس بات پر گواہ کھڑی ہے کہ جو برکتوں کا وعدہ خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا تھا جس تقویٰ کے وعدے اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا کئے تھے وہ تمام تر آج بھی بڑی شان کے ساتھ پورے ہو رہے ہیں** پہلے سے بڑھ کر اپنی تعداد اور کمیت کے لحاظ سے، مگر دلوں کا حال اللہ جانتا ہے۔ وہی جانتا ہے کہ آج کتنے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کے غلاموں کا اپنے معیار کے لحاظ سے مقابلہ کر سکتے ہیں گویا اللہ کو علم ہے اور وہی جزاء دینے والا ہے ہمیں اس بحث میں، اس مقابلے میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ فرماتے ہیں: "میں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے۔ میری طرف سے کسی امر کا ارشاد ہوتا ہے تو تعمیل کے لئے تیار۔ حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہو سکتی جب تک اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے لئے اس قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو"۔ یہ اللہ کا سب سے بڑا احسان ہے جس کا میں جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے اور اپنی توفیق کے مطابق ہمیشہ شکر ادا کرتا رہتا ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اور اقتباس اس تعلق میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس میں جماعت کے ولی اللہ اور خدا کی معیت میں چلنے والے کا ذکر ملتا ہے۔ یہ جو تقویٰ کا مقام ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا یہ بڑھتا ہے اور بلند تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ ایک انسان جو تقویٰ سے اپنے سفر کا آغاز کرتا ہے تقویٰ اس کا زاد راہ بن جاتا ہے۔ تقویٰ وہ سواری بن جاتا ہے جس میں بیٹھ کر وہ آگے کا سفر کرتا ہے۔ تقویٰ وہ اڑن کھٹولا بن جاتا ہے جو اسے لے کر اوپر کی طرف، بلندیوں کی طرف، رفعت اختیار کرتا ہے۔ گویا تقویٰ ایک عجیب چیز ہے کہ جڑ بھی ہے اور آخری مقام بھی ہے۔ یہ ہمارے ساتھ ساتھ رہتا ہے اور ہماری حفاظت کرتا ہے اور تقویٰ اپنے آگے بڑھنے سے نئے نئے رنگ خود سیکھتا ہے جن کی طرف پہلے ہماری توجہ نہیں ہوتی۔ پہلی حالت میں ہم سمجھتے ہیں کہ ہم نے تقویٰ کے تقاضے پورے کر دئے پھر تقویٰ اور اونچا ہو جاتا ہے تو دکھاتا ہے کہ نچلی حالت میں تم تقاضے پورے نہیں کر رہے تھے، اب کر رہے ہو۔ اور جب یہ سفر آگے بڑھتا ہے تو جب انسان یہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ اب میں تقاضے پورے کر رہا ہوں اس کو اوپر سے دیکھ کر انسان کہتا ہے 'نہیں نہیں' یہ خیال تھا کہ میں تقاضے پورے کر رہا ہوں اب میں تقاضے پورے کر رہا ہوں۔ پس یہ سفر اور یہ نسبت ہمیشہ قائم رہتی ہے اور ہمیشہ آگے بڑھتی چلی جاتی ہے۔

اس سلسلے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اقتباس ہے "غرض یہ قویٰ جو انسان کو دئے گئے ہیں اگر وہ ان سے کام لے تو یقیناً ولی ہو سکتا ہے۔" "بعض لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے کہاں ولی بننا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ اقتباس ان لوگوں کے لئے خصوصیت سے اہمیت رکھتا ہے جو یہ کہہ دیا کرتے ہیں جی ہم نے کون سا ولی بننا ہے۔ کئی دفعہ ان کو چھوٹی بات پہ ٹوکو، کوئی جھوٹ بول رہے ہوں، کوئی فضول بات کر رہے ہوں تو کہتے ہیں جاؤ جاؤ ہم نے کون سا ولی بننا ہے۔ گویا ولایت ان کی پہنچ سے باہر ہے اور یہ بات بھول جاتے ہیں کہ اگر وہ متقی ہوتے تو ولایت ان کی پہنچ سے باہر نہ ہوتی۔ وہ عملاً یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم کون سے متقی ہیں، ہم کون سے خدا کا خوف رکھنے والے ہیں کہ ہمارے لئے ولایت کی منزل مقدر ہو، یہ ہو ہی نہیں سکتا۔

پس یہ وہ اہم مضمون ہے جس کو جماعت کو سمجھنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں "غرض یہ قویٰ جو انسان کو دئے گئے ہیں اگر وہ ان سے کام لے تو یقیناً ولی ہو سکتا ہے۔ میں یقیناً کہتا ہوں کہ اس امت میں بڑی قوت کے لوگ آتے ہیں جو نور اور صدق اور وفا سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں اس لئے کوئی

SATELLITE WAREHOUSE
Muslim TV AHMADIYYA
Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:

Signal Master Satellite Limited
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740

شخص اپنے آپ کو ان قویٰ سے محروم نہ سمجھے"۔ یہ جو فرمایا کہ بڑے لوگ آتے ہیں جو بڑی قوت کے ساتھ ہر قسم کی صلاحیتیں لئے ہوئے آتے ہیں نور اور صدق اور وفا سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ اس لئے فرمایا کہ جب انسان ایک صداقت قبول کرے تو بہت حد تک آنے والا صدق اور وفا سے مزین ہوا کرتا ہے، بہت حد تک آنے والے نے چونکہ ایک غیر معمولی قربانی پیش کی ہوتی ہے سارے معاشرے کو اپنے خلاف کیا ہوتا ہے اس لئے اس وقت اس کے صدق میں کوئی شک نہیں کیا جاسکتا اور وہ وقت ہوتا ہے کہ اس کے قویٰ کو مزید روحانی ترقی مل جائے۔ مگر وہ ایسی جماعت میں آجاتا ہے جہاں وہ یہ باتیں سنتا ہے کہ ہم نے کون سے ولی بننا ہے تو وہ گرم لوہا ٹھنڈا پڑنے لگتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ ان پاک لوگوں میں جنہوں نے جماعت کو قبول کیا مزید ترقی کی صلاحیت ہی باقی نہیں رہتی۔ وہ اسی طرح اسی حال پر منجمد ہو جاتے ہیں جس حال میں وہ باقی جماعت کو اپنے ارد گرد دیکھتے ہیں۔ اگر وہ اعلیٰ اقدار سے محروم ہیں تو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ بھی تو مسیح موعودؑ کے غلام ہیں اگر ہم بھی محروم رہیں تو ہمیں بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اکثر خرابی نئے آنے والوں کی طرف توجہ نہ دینے کی وجہ سے اور نئے آنے والوں کے لئے تقویٰ کا ماحول مہیا نہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔

پس فرمایا لوگ آتے ہیں جو نور اور صدق اور وفا سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں اسلئے کوئی شخص اپنے آپ کو ان قویٰ سے محروم نہ سمجھے۔ "کیا اللہ تعالیٰ نے کوئی فہرست شائع کر دی ہے جس سے سمجھ لیا جائے کہ ہمیں ان برکات سے حصہ نہیں ملے گا۔ خدا تعالیٰ بڑا کریم ہے اس کی کریمی کا بڑا گہرا سمندر ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا اور جس کو تلاش کرنے والا اور طلب کرنے والا کبھی محروم نہیں رہا۔ اس لئے تم کو چاہئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو اور اس کے فضل کو طلب کرو۔ ہر ایک نماز میں دعا کے لئے کئی مواقع ہیں۔ رکوع، قیام، قعدہ" یعنی التحیات کی شکل میں جو بیٹھتے ہیں "سجدہ وغیرہ پھر آٹھ پہروں میں پانچ مرتبہ نماز پڑھی جاتی ہے۔ فجر، ظہر، عصر، شام اور عشاء اور ان پر ترقی کر کے اس راہ پر تہجد کی نمازیں ہیں یہ سب دعا ہی کے لئے مواقع ہیں"۔

اب دیکھیں تقویٰ کی بات آگے بڑھاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ تان نمازوں پر توڑی ہے۔ یہ آپ جانتے تھے کہ تقویٰ کی اعلیٰ حالت کا نام بھی نماز ہے اور تقویٰ کو نماز سے الگ کیا جا ہی نہیں سکتا۔ یہ خوش فہمی کہ ہم متقی ہیں جبکہ ہم اپنی نمازوں سے غافل ہیں محض ایک غلط فہمی ہے۔ خوش فہمی بھی ایسی جو بعض دفعہ ہلاکت کا موجب بن جاتی ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز کے ساتھ تقویٰ کو ملا کر فرماتے ہیں، "حقیقی راحت اور لذت کا مدار تقویٰ پر ہے" "یاد رکھو سچی لذت تقویٰ کے بغیر حاصل ہو ہی نہیں سکتی اور نماز میں بھی سب سے بڑا مسئلہ حقیقی لذت کا مسئلہ ہے۔ بہت سے لوگ نماز پڑھنے کی کوشش ہی چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ کیونکہ انہیں نماز میں حقیقی لذت محسوس نہیں ہوتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ حقیقی لذت تقویٰ سے پیدا ہوتی ہے اور اس خوشی کو دنیا کی خوشیوں سے ملا کر ان کا موازنہ بھی فرماتے ہیں۔ "متقی سچی خوشحالی ایک جھونپڑی میں بھی پا سکتا ہے"۔ اب یہ ایسا حقیقی امر ہے کہ جن لوگوں کو ایسا تقویٰ نصیب نہ ہو وہ تصور بھی نہیں کر سکتے کہ ایک جھونپڑی میں وہ اپنے دل کی مراد پا سکتے ہیں۔ "متقی سچی خوش حالی ایک جھونپڑی میں بھی پا سکتا ہے جو دنیادار اور حرص و آز کے پرستار کو رفیع الشان قصر میں بھی نہیں مل سکتی"۔ یہ ایک بالکل حقیقت ہے کہ اولیاء اللہ کی تاریخ اس بات کی گواہ کھڑی ہے، انبیاء کی تاریخ اس بات کی گواہ کھڑی ہے۔ وہ اور ان کے ماننے والے جنہوں نے خود محلات کو چھوڑ دیا اور جھونپڑیوں میں آبسے اگر جھونپڑیوں میں ان کی دل کی راحت نہ ہوتی تو وہ اپنے محلات کو ٹھوکر کیوں مارتے۔ بڑی بڑی جائیدادیں ترک کر دیں، بڑے بڑے مکانات ویران کر دئے اس لئے کہ وہ ان لوگوں سے آباد تھے جو خود ویرانی کا مظہر ہیں۔ ان کے ایسے رشتے دار، ان کے معاشرے کے دوسرے بااثر لوگ جو ویرانی کا مظہر تھے ان سے وہ گھر آباد رہے لیکن انہوں نے ان گھروں کو ترک کر دیا اور جھونپڑیوں کو اپنا لیا۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ قول اگر تاریخ پر آپ گہری نظر ڈالیں تو لازماً سچا ثابت ہوگا کہ ابتدائی مقابلے کے وقت یا ابتدائی موازنے کے وقت ایک نیک انسان جو خدا کا تقویٰ دل میں رکھتا ہے اس کی اندرونی حقیقت یہ ہے کہ وہ خدا کے ذکر میں آرام پاتا ہے خواہ وہ ذکر جھونپڑوں میں نصیب ہو۔ اگر محلات میں نہیں ملتا تو ان محلات کو چھوڑ دے گا۔ اگر جھونپڑیوں میں ملتا ہے تو جھونپڑیوں میں اپنی پناہ ڈھونڈے گا اور ہمیشہ اسے اس جھونپڑی میں لذت محسوس ہوگی جو خدا کے ذکر سے آباد ہو اور اس کی راہ میں کوئی روک پیدا کرنے والا نہ ہو۔ "......... جو دنیادار حرص و آز کے پرستار کو رفیع الشان قصر میں بھی نہیں مل سکتی۔ جس قدر دنیا زیادہ ملتی ہے اسی قدر بلائیں زیادہ سامنے آجاتی ہیں"۔ اب یہ بھی ایک ٹھوس، لازمی، ہمیشہ رہنے والی حقیقت ہے کہ دنیا کے نتیجے میں دائمی امن نصیب ہو ہی نہیں سکتا۔ دل کا چین ایک ایسی آگ کے لئے جگہ بناتا ہے اور دل سے رخصت ہو جاتا ہے جو هَلْ مِنْ مَّزِيد کی ایک جہنم بن جاتی ہے۔ جتنا مال بڑھتا چلا جائے اس کی فکریں بڑھتی چلی جاتی ہیں اس کی حفاظت کے سامان کے تقاضے بڑھتے چلے جاتے ہیں اور انسان کو سمجھ نہیں آتی کہ اس مال سے میں لذت کیسے حاصل کروں۔ خرچ کرتا ہے تو غلط راہوں پر کیونکہ اگر غلط راہوں پر خرچ کرنے کے نقصان وہ دیکھ رہا ہوتا تو غلط راہوں سے اس مال کو کماتا بھی نہ۔ پس وہ راہیں جو انسان کو، ایک متقی کو غلط دکھائی دیتی ہیں وہ اس کو غلط دکھائی نہیں دیتیں۔ پس جن راہوں سے وہ مال آتا ہے انہیں راہوں پر خرچ کیا جاتا ہے یعنی اپنی انا کی خاطر، اپنی بڑائی کی خاطر، اپنے دکھاوے کی خاطر اور اپنے لئے جاہ و عزت خریدنے کی خاطر۔ جب بھی ایسا ہو اسے تسکین نہیں ملتی اور دل میں اور طلب پیدا ہو جاتی ہے پھر بھی تسکین نہیں ملتی۔ لوگ بھاگے بھاگے پھرتے ہیں کسی طرح سکون قلب میسر آئے لیکن بڑے سے بڑے مقامات پر پہنچ جائیں سکون قلب سے عاری رہتے ہیں۔ بعض بڑے بڑے مالدار لوگوں نے خودکشیاں کر لیں اور ان کے واقعات یہاں آئے دن ٹیلی ویژن کے ذریعے اور اخبارات کے ذریعے منظر عام پر لائے جاتے ہیں۔ دنیا کی ہر دولت انہیں نصیب تھی۔ بعض ایسی شخصیتیں بھی تھیں جن کو دولت کے علاوہ بنی نوع انسان کی کشش کا مرکز بننے کی سعادت اگر کہا جائے تو سعادت بھی نصیب تھی لیکن جب ان کے حالات شائع ہوتے ہیں تو آدمی یہ دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے کہ ان کے سینے میں ایک آگ جل رہی تھی جو موت کے آخری لمحے تک بھڑکتی رہی اور آخری الفاظ جو انہوں نے پیچھے چھوڑے وہ یہ تھے کہ لوگ سمجھتے ہیں ہم خوش نصیب تھے اب جبکہ ہم اپنی جان لے رہے ہیں یا بعض دفعہ یہ ہوا کہ انہوں نے اپنی جان خود لی، بعض دفعہ کسی نے زہر دیا، بعض کو کسی بیماری نے گھیر لیا تو ان تینوں صورتوں میں وہ یہ اقرار کرتے جاتے ہیں کہ دنیا سمجھ رہی ہے کہ ہم بڑے امن میں ہیں مگر اب جبکہ رخصت کا وقت آیا ہے ہم دنیا کو بتاتے ہیں کہ ایک آگ کے سوا ہم نے کچھ نہیں پایا جو سرد ہونا جانتی ہی نہیں۔ ہم اپنے دل کی خواہش کی تسکین کے لئے ہر طرف دوڑے ہیں مگر یہ بدبخت آگ ایسی ہے جو سرد ہونا نہیں جانتی۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ قول سو فیصد درست ہے "جس قدر دنیا زیادہ ملتی ہے اسی قدر بلائیں زیادہ سامنے آجاتی ہیں۔ پس یاد رکھو حقیقی راحت اور لذت دنیادار کے حصے میں نہیں آئی۔ یہ مت سمجھو کہ مال کی کثرت، عمدہ عمدہ لباس اور کھانے کسی خوشی کا باعث ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اس کا مدار ہی تقویٰ پر ہے"۔ اب اپنی نعمتوں پر غور کر کے دیکھیں جو آپ کو نصیب ہیں۔ اچھے کپڑے، اچھے کھانے یہ اللہ کے فضل کے سوا آپ کو تسکین نہیں عطا کر سکتے۔ ایک بیمار شخص جس کو معدے کا کینسر ہے اس کے سامنے آپ ہزار کھانے پیش کریں وہ جھوٹی نظر سے بھی نہیں ان کی طرف دیکھے گا بلکہ اس کے لئے وہ تکلیف میں اضافہ کا موجب بنیں گے۔ ایک آدمی جو لباس پہن ہی نہیں سکتا، جو فالج کا مریض ہے، جو کبڑا ہو چکا ہے بیماریوں کی وجہ سے، اس کو اچھا لباس کیا تسکین دے گا۔ پس لباس بھی تسکین اسی وقت عطا کرتا ہے جب خدا ایک تسکین عطا کرنا چاہتا ہے۔ کھانا بھی اسی وقت تسکین عطا کرتا ہے جب اللہ تعالیٰ یہ تسکین عطا کرنا چاہے اور متقیوں کے ساتھ خدا کا یہ سلوک ہے۔ بعض متقی ایک سوکھی روٹی میں بھی وہ لذت پاتے ہیں جو امیر اچھے سے اچھے کھانے میں لذت نہیں پاتا اور بھوک کے وقت وہ روٹی کو اس طرح شکر ادا کرتے کرتے چباتے ہیں کہ ایک شخص جو ان کوچوں سے آگاہ نہیں ہے وہ تصور بھی نہیں کر سکتا کہ اس شخص کو اس سوکھی روٹی میں کیا مزہ آرہا ہے۔ مگر بہرحال یہ مضمون میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں اس کا جو طبعی فلسفہ ہے وہ بھی آپ کے سامنے رکھ چکا ہوں۔ اب میں اسے چھوڑ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس میں آگے بڑھتا ہوں۔ فرمایا، "جھوٹے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم مقرب بارگاہ الٰہی ہیں۔ درحقیقت متقیوں کے واسطے بڑے بڑے وعدے ہیں اور اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کا ولی ہوتا ہے"۔ اگر کسی انسان کو احساس ہو کہ کوئی بڑا آدمی اس کا دوست ہے اور اس کی ضرورتوں کا خیال رکھنے والا ہے تو دنیا کے کسی بہت بڑے آدمی کا تصور باندھیں جو آپ کا دوست ہو اور آپ کی ضرورتوں کا خیال رکھنے والا ہو تو دیکھیں دل میں کتنا یقین اور اعتماد ہوگا کہ ہمیں کون ہاتھ لگا سکتا ہے، ہم فلاں بڑے آدمی کے چہیتے ہیں۔ مگر زمانے کے

EURO ENTERPRISES

Sole agents for EEC, Specializing from China & Far Eastern Markets

(Listed with over 100 manufacturers for distribution rights)

Products in hand available:

1. 16" Standing Fan (U.K./ CE) £=12-00
2. Window type A/C Units £=199-00
3. Solar Caps £=3-25
4. Toys from £=1-00

Also seeking distributors/wholesalers & sales persons in various markets

CONTACT: Mr. M.S.Ahmad --175 Merton Road London SW18 5EF

Telephone: 0181-333-7000 Fax: 0181-874-9754

ردوبدل اس بڑے آدمی کو بھی آپ سے چھین کے لے جاتے ہیں پھر اللہ اگر آپ کا ولی ہو، آپ کو یقین ہو کہ اللہ میرے ساتھ ہے اور واقعۃً یقین ہو محض خوش فہمی نہ ہو تو حقیقت میں یہی تقویٰ کا نشان ہے اور اس کے بعد دنیا کی کوئی حالت بھی ایسے شخص کو مغلوب نہیں کر سکتی۔

اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کا ولی ہوتا ہے۔ جھوٹے ہیں وہ جو کہتے ہیں کہ ہم مقرب بارگاہ الٰہی ہیں اور پھر متقی نہیں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ جو لوگ متقی نہیں ہیں وہ مقرب بارگاہ الٰہی بھی نہیں ہوا کرتے۔ متقی نہیں ہیں بلکہ فسق و فجور کی زندگی بسر کرتے ہیں وہ کہتے یہ ہیں کہ ہم متقی ہیں، ہم مقرب بارگاہ الٰہی ہیں۔ "اور ایک ظلم اور غضب کرتے ہیں کہ جبکہ ولایت اور قرب الٰہی کے درجے کو اپنی طرف منسوب کرتے ہیں"۔ ان کا یہ دعویٰ کہ وہ باخدا لوگ ہیں یہ ایک بہت بڑا غضب ہے۔ اور بہت بڑا ظلم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ متقی ہونے کی شرط لگادی ہے۔ اللہ اسی کے ساتھ ہے جو متقی ہے۔ جو متقی نہیں ہے وہ کتنے بڑے دعوے کرے وہ جھوٹا ہے کیونکہ خدا اگر ساتھ نہیں تو ایسا شخص لازماً تقویٰ سے بھی عاری ہے۔

"پھر ایک اور شرط لگاتا ہے یا یہ کہو متقیوں کا ایک نشان بتاتا ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِینَ اتَّقَوا خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے یعنی ان کی نصرت کرتا ہے جو متقی ہوتے ہیں"۔ پہلی بات ولایت کی ہے یعنی اسکو عرف عام میں ولی اللہ کہتے ہیں۔ اس سے اگلا مقام اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِینَ اتَّقَوا کا مقام ہے۔ "خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے یعنی ان کی نصرت کرتا ہے جو متقی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی معیت کا ثبوت اس کی نصرت ہی سے ملتا ہے"۔ اللہ تعالیٰ کی معیت کا ثبوت دعوے سے نہیں ملتا بلکہ ہر شخص جو خدا تعالیٰ کی معیت واقعۃً رکھتا ہے خدا اس کے ساتھ دکھائی دیتا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ اسے کسی مدد کی ضرورت ہو اور آسمان سے اس کی خاطر وہ مدد نہ اترے۔ ہمیشہ ہر مشکل کے وقت اللہ تعالیٰ اس کی مشکلات آسان کرنے کے لئے گویا اس کی پشت پہ، پیچھے کھڑا ہے، ہر ضرورت کے وقت اس کی پشت پناہی کرتا ہے۔ فرمایا یہ اس سے بھی بڑا مقام ہے جسے ولایت کہا جاتا ہے۔

"خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے یعنی ان کی نصرت کرتا ہے جو متقی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی معیت کا ثبوت اس کی نصرت ہی سے ملتا ہے۔ پہلا دروازہ ولایت کا ویسے بند ہوا اور اب دوسرا معیت اور نصرت الٰہی کا اس طرح پر بند ہوا"۔ بتائیں کیسے بند ہوا یہ بات ہے جو ٹھہر کر سمجھنے والی ہے۔ پہلا دروازہ اُس طرح بند ہوا اور دوسرا دروازہ اِس طرح بند ہوا۔ پہلا دروازہ فسق و فجور نے بند کر دیا کیونکہ ان کا دعویٰ جھوٹا نکلا۔ ولایت اور فسق و فجور اکٹھے نہیں چلا کرتے۔ اور دوسرا دعویٰ اس طرح بند ہو گیا کہ جب بھی ان کو مشکلات پڑتی ہیں تو ان مشکلات میں چھوڑ دئے جاتے ہیں۔ ان کا کوئی آسمان سے مددگار نہیں اترا کرتا، وہ اپنی بلاؤں کے نرغے میں پھنس جاتے ہیں تو ان کے لئے ولایت کا دروازہ بھی بند ہوا اور معیت کا دروازہ بھی بند ہوا۔ "دوسرا دروازہ معیت اور نصرت الٰہی کا اس طرح پر بند ہوا"۔

"یاد رکھو اللہ تعالیٰ کی نصرت کبھی بھی ناپاکوں اور فاسقوں کو نہیں مل سکتی۔ اس کا انحصار تقویٰ ہی پر ہے۔ خدا کی اعانت متقی ہی کے لئے ہے۔ پھر ایک اور راہ ہے کہ انسان مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور حاجات مختلف رکھتا ہے۔ ان کے حل اور روا ہونے کے لئے بھی تقویٰ ہی کو اصل قرار دیا ہے معاش کی تنگی اور دوسری تنگیوں سے راہ نجات تقویٰ ہی ہے"۔ اب ایک دفعہ تو فرمایا ہے کہ انسان سوکھی روٹی میں بھی چین پاتا ہے اور جھونپڑی میں زیادہ امن محسوس کرتا ہے لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ایک مومن کو دنیا کی زندگی میں نعمتیں میسر نہیں آیا کرتیں۔ جب وہ خدا کی خاطر نعمتیں چھوڑ دیتا ہے تب نعمتیں اس کے پیچھے آتی ہیں۔ یہ وہ مرکزی نکتہ ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اب سمجھا رہے ہیں۔ فرمایا "معاشی تنگی اور دوسری تنگیوں سے راہ نجات تقویٰ ہی ہے"۔

"فرمایا مَن یَتَّقِ اللّٰہَ یَجعَل لَّہٗ مَخرَجاً وَّ یَرزُقہُ مِن حَیثُ لَا یَحتَسِبُ خدا متقی کے لئے ہر مشکل میں ایک مخرج پیدا کر دیتا ہے۔ "اور اس کو غیب سے اس سے مخلصی پانے کے اسباب بہم پہنچادیتا ہے"۔ اس کو ایسے طور پر رزق دیتا ہے کہ اس کو پتہ بھی نہ لگے یعنی حضرت مریمؑ کو جیسے مادی رزق بھی دیا جاتا تھا اور حضرت زکریاؑ تک کو پتہ نہ تھا کہ کیسے آتا ہے۔ **اس طرح جو خدا تعالیٰ کا تقویٰ رکھنے والا خدا کی خاطر ناپاک رزق سے منہ موڑتا ہے اور خدا تعالیٰ کی خاطر بعض ایسے مواقع آتے ہیں کہ جب وہ اپنا جو کچھ بھی ماحصل ہے اسے خدا کی راہ میں صرف کردیتا ہے تو یاد رکھو اس کو خدا تعالیٰ چھوڑا نہیں کرتا۔ اسکے لئے دو نعمتیں ہیں ایک یہ کہ ہر مصیبت سے مخلصی کے لئے ایک راہ کھولی جاتی ہے اور دوسرا اس کی رزق کی تنگی دور کی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ایسی ایسی راہوں سے اس کو رزق عطا فرماتا ہے کہ وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔** ایسے لوگ بکثرت میں نے جماعت احمدیہ میں دیکھے ہیں۔ اب تو ان کا شمار میرے لئے ممکن نہیں رہا جنہوں نے تقویٰ کی راہ حصول رزق کے لئے اختیار کی اور خدا کی خاطر معمولی مادی قربانیاں کیں جو انسان کی نظر میں معمولی تھیں مگر اللہ کی نظر میں نہیں تھیں۔ اور خدا تعالیٰ ان کو ایسی ایسی نئی نئی راہوں سے عطا کرتا چلا جا رہا ہے کہ ان کو سمجھ نہیں آتی کہ ان کو سنبھالیں کیسے اور کیوں ان پر یہ نعمتیں نازل ہو رہی ہیں۔ یہ آیت ہے جو ان کی ترقیات کا راز ہمیں بتا رہی ہے کہ ان لوگوں نے خدا کی خاطر ضرور کوئی ایسی اندرونی یا ظاہری قربانیاں پیش کی تھیں کہ جب دنیا کی نعمتوں کو ٹھکرا دیا تھا اور ان کے مقابل پر اللہ کی راہ اختیار کی تھی ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ ضرور ایسے سامان مہیا فرماتا ہے۔ اب انہیں کیسے پتہ چلا کہ اللہ کی طرف سے ایک نعمت کے طور پر یہ سامان ہیں، دنیاداروں کی طرح یہ ایک ابتلاء ہی نہیں ہے جو ان کو مزید بدیوں پر مجبور کرتا ہے۔ اس کا علم بالکل ظاہر و باہر ہے اس میں ذرہ بھی شک نہیں۔ جو کچھ بھی یہ خدا سے پاتے ہیں اسی کی راہ میں خرچ کرتے چلے جاتے ہیں اور ان کی لذت خدا کی راہ میں خرچ کرنے میں ہے ۔مِمَّا رَزَقنٰھُم یُنفِقُونَ یہ مضمون ہے جو ثابت کرتا ہے کہ ان پر دنیا کے احسانات اللہ ہی کی طرف سے تھے ورنہ اسی کی راہ میں ان احسانات کو خرچ نہ کرتے۔

پس اللہ تعالیٰ ہمیں اس صراط مستقیم کی توفیق عطا فرمائے جس پر یہ ساری منازل آتی ہیں اور یہ منازل مزید ترقی کرتی چلی جاتی ہیں، اونچا ہوتی چلی جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مدد کا ہاتھ ہمیں ان مشکل راہوں میں آگے بڑھنے کو آسان کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

کثرت سے مل رہے ہیں اور مرکز کے لئے ان سب کا جواب دینا ممکن نہیں۔ ان سب کے لئے بھی میرے دل میں جذبات امتنان ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے خطبہ کے آغاز میں تلاوت فرمودہ آیات کی طرف لوٹتے ہوئے ان کا ترجمہ اور مختصر تشریح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے اور تمام اہم باتیں اسی کی طرف لوٹائی جاتی ہیں۔ اور جب یہ چیزیں خدا کی طرف لوٹتی ہیں تو پھر زندگی کا کوئی مسئلہ بھی ہو بیماریاں ہوں، یا کوئی اور پریشانی و تکلیف اس پر ایک ذرہ بھی کسی قسم کا شکوہ خدا سے پیدا نہیں ہونا چاہئے۔ خدا پر توکل رکھیں اور گھبراہٹ نہ دکھائیں۔ ان آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو ایمان لاتے اور خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے لئے بہت بڑا اجر مقدر ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے چند احادیث نبویہ بھی پیش فرمائیں جن میں خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی فضیلت کا بیان ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ہر صبح ایک فرشتہ کہتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو اور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں اور ان کے نقش قدم پر چلنے والوں کے لئے بھی فرشتے دعائیں کرتے ہیں۔ پس ایسی نیکیوں میں اپنی بیوی، بچوں اور ماحول کو بھی شامل کیا کریں۔ حضور انور نے خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے سے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس بھی پڑھ کر سنایا۔

وقف جدید کے سال نو کا اعلان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ الحمد للہ وقف جدید کا ۴۲واں سال خدا تعالیٰ کے بہت سے فضلوں کو سمیٹ کر ۳۱؍دسمبر ۱۹۹۷ء کو اختتام پذیر ہو گیا اور اب ہم وقف جدید کے ۴۳ویں سال میں داخل ہو رہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جماعت میں اب جو اللہ کے فضل سے ایک کروڑ سے زیادہ نئے احمدی شامل ہوئے ہیں ان کے متعلق ہماری طرف سے تربیت کے جو نظام جاری ہوئے ہیں وہ ابھی تک پوری طرح ان کی کفالت نہیں کر رہے۔ حضور نے فرمایا کہ اب ہر جماعت میں نئے آنے والوں کے لئے وقف جدید کا ایک الگ سیکرٹری مقرر ہو جو خالصۃً ان پر کام کرے خواہ وہ ایک آنہ بھی نہ دیں تو وہ قبول کیا جائے لیکن کثرت کے ساتھ وقف جدید میں نئے آنے والوں کا اضافہ ہو۔ پس آج سے اپنی جماعت میں ایک پورے سیکرٹری وقف جدید برائے نومبایعین کو مقرر کریں۔

حضور نے موصولہ رپورٹوں کے حوالہ سے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۹۹۷ء کے اختتام تک وقف جدید میں دس لاکھ ۸۲ ہزار ۳۹۸ پاؤنڈ وصولی ہوئی ہے۔ ۱۹۸۲ء میں جب اللہ تعالیٰ نے حضور کو منصب خلافت پر فائز فرمایا تھا اس وقت ساری دنیا کے تمام چندوں کو ملا کر مجموعی قربانی پانچ کروڑ ۴۵ لاکھ روپے تھی اور اب خدا کے فضل سے صرف وقف جدید کا چندہ دس لاکھ ۸۲ ہزار پاؤنڈ سے زیادہ ہے۔ ۱۹۸۵ء میں جب وقف جدید بیرون کا اجراء ہوا تھا کل وصولی وقف جدید بیرون کی گیارہ لاکھ ۴۶ ہزار روپے تھی اور آج وقف جدید بیرون کی وصولی پانچ کروڑ ۸۳ لاکھ روپے ہے۔

حضور نے بتایا کہ مجموعی وصولی کے لحاظ سے امریکہ امسال بھی وقف جدید میں اول رہا۔ پاکستان نمبر دو، جرمنی کی تیسری پوزیشن اسی طرح مستحکم ہے۔ چوتھے نمبر پر برطانیہ، پانچویں پر کینیڈا، چھٹے پر انڈیا۔ اس کے بعد سوئٹزرلینڈ، انڈونیشیا، ناروے، ماریشس کا نمبر آتا ہے۔ فی کس مالی قربانی کے لحاظ سے امریکہ سب سے اوپر ہے۔ حضور نے مکرم امیر صاحب امریکہ کی محنت اور گہری منصوبہ بندی کے اوصاف کی تعریف فرمائی۔ چندہ دہندگان کی تعداد ۱۹۹۶ء میں ایک لاکھ ۶۷ ہزار ۴۹۳ تھی اور ۱۹۹۷ء میں دو لاکھ ۲۲ ہزار ۶۲۸ ہے۔ یوں ۳۲ فیصد اضافہ ہوا۔ حضور نے کثرت سے وقف جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھانے کی طرف تاکیدی ہدایت فرمائی۔ حضور نے پاکستان کی نمایاں قربانی کرنے والی جماعتوں کے نام بھی بتائے جن میں کراچی اول نمبر پر رہا اور ربوہ دوسرے نمبر پر۔ حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہر نیکی کے میدان میں آگے بڑھنے کی توفیق بخشے۔

بقیہ: مختصرات از صفحہ اول

منگل، ۳۰/دسمبر ۱۹۹۷ء :

آج ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۵۸ جو ۷/جون ۱۹۹۵ء کو ریکارڈ ہوئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔ آج کی کلاس میں سورۃ النساء کی آیات ۸۶ تا ۱۰۱ کی تلاوت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کی لیکن ترجمہ صرف ۸۶ تا ۹۸ تک ہو سکا۔ آیت نمبر ۸۶ میں شفاعت حسنہ کی تفصیل انسان کو بتائی گئی ہے کہ شفاعت حسنہ کرنے والے انسان کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا۔ آنحضرت ﷺ جب سب انسانوں کی شفاعت فرمائیں گے تو ان کا ثواب آنحضرت ﷺ کو بھی ملے گا۔ اور یہاں شافع کے مرتبہ کو ظاہر کرنا مقصود ہے باقی انبیاء اپنی امت کی شفاعت کریں گے۔ حضور انور نے فرمایا کہ بد قسمتی سے آج کل بدوں کی سفارش کا نام ہی شفاعت بن گیا ہے جس کے نتیجے میں بدی پھیلتی ہے اور اس کی سزا میں انکے لیڈر بھی شامل ہونگے۔

آیت نمبر ۸۷ میں تحیۃ سے مراد تحفہ لیا جاتا ہے لیکن عرب ڈکشنری میں کہیں تحفے کا ذکر نہیں ملتا بلکہ سلام یعنی خیر سگالی کے جذبات کا اظہار مراد ہے۔ اب سوال یہ تھا کہ التحیات میں خدا تعالیٰ کو کس طرح اھلاً و سھلاً کہیں۔ تو پھر عربوں سے دریافت کیا گیا تو سب نے تحفے کے معنی بتائے اس لئے تحفہ اور سلام دونوں معنے چسپاں ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے تعلق میں عبادتوں کے تحفے مراد ہیں۔ جواباً تحفہ اتنا ہی یا اس سے بڑھ کر دو۔ اگر توفیق نہ پاؤ تو پھر اتنی دعا کرو کہ تمہارے دل کی تسلی ہو جائے کہ میں نے احسان سے بڑھ کر دعا دی ہے۔

آیت نمبر ۹۵ میں جہاد کے لئے یا تبلیغی مہمات میں خدا کی راہ میں سفر پر نکلنا مراد ہے۔ راہ چلتے ہوئے کوئی سلام کرے تو اسے قبول کرو اور کسی چھان بین کی ضرورت نہیں یہ جنگی سفروں کے حالات کے سلسلے میں نصائح ہیں۔ پاکستان کے مولویوں نے اس کے معنی بالکل الٹا دیئے ہیں۔ آیت نمبر ۱۰۱ میں ہجرت کر جانے کی مختلف صورتوں میں یو۔این۔او۔ کے چارٹر کا ذکر ہے۔ حضور انور نے یو۔این۔او۔ کی سیکرٹری مس پارکر کے منصفانہ رویہ کا ذکر فرمایا۔ حضور انور نے یہ بھی فرمایا کہ جن کے ایمان پختہ ہیں اور ہر صورت میں تکلیف کو برداشت کرنے کی طاقت رکھتے ہیں میں انہیں ہجرت سے روک دیتا ہوں اسی لئے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو asylum کی خاطر ہجرت کی اجازت نہیں دیتا۔

بدھ، ۳۱/دسمبر ۱۹۹۷ء :

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا ۶/مئی کو ریکارڈ کیا ہوا پروگرام نشر کیا گیا۔ سوالوں کے مختصر جواب درج ذیل ہیں :

☆...... بعض لوگ نجومیوں کو ہاتھ دکھاتے ہیں اور بعض باتیں ٹھیک بھی نکل آتی ہیں یہ کیسے ہوتا ہے۔؟ حضور نے فرمایا کسی کو کچھ پتہ نہیں صرف بعض لوگوں کی قوت قیافہ شناسی بہت مضبوط ہوتی ہے اور بعض اندازے ٹھیک نکل آتے ہیں۔

☆...... بعض وقتوں میں عورتیں مسجد میں نہیں جا سکتیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ ناپاک ہوتی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اگر عورتیں ناپاک ہوتی ہیں تو پھر کیا ناپاک عورتوں کے قدموں کے نیچے جنت ہے ؟ عورتیں پاک ہیں اور پاک لوگوں کو جنم دیتی ہیں۔ صرف چند خاص دنوں میں خاص حکمت کی وجہ سے ایسا حکم ہے۔

☆...... ایک عورت نے سوال کیا کہ برتھ ڈے نہیں منانا چاہئے لیکن اگر بچے کی خوشی کے لئے چھوٹا سا فنکشن کر لیا جائے تو کیا حرج ہے ؟ حضور نے فرمایا یہ سب لغو باتیں ہیں۔ یہ نفس کے بہانے ہیں اور شیطان ایسی بدعات شنیعہ کو خوبصورت کر کے دکھاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ اور صحابہ نے کبھی برتھ ڈے نہیں منائی۔ آپ یہ کہہ سکتی ہیں کہ وہ زمانہ اور تھا۔ لیکن اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے صحابہ نے بھی کبھی برتھ ڈے نہیں منائی۔ خوشیوں کے اور کئی مواقع ہیں مثلاً آمین وغیرہ۔

☆...... اسلام میں والدین کی اطاعت کا حکم ہے سوائے شرک کے۔ کیا والدین کو اپنی اولاد کی ازدواجی زندگی میں مداخلت کا حق ہے ؟ حضور انور نے فرمایا والدین کو نصیحت کا حق ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کو اپنے گھر کی چوکھٹ بدلنے کا مشورہ دیا تھا۔ کلکم راعٍ و کلکم مسئول عن رعیّتہ کے مطابق بیٹا اپنے خاندان کے لئے جواب دہ ہے۔ حسن خلق کے ساتھ ماں باپ کو خوش رکھنا چاہئے لیکن حقوق کے دائروں میں دخل دینے کا والدین کو حق نہیں۔

☆...... مسلمانوں میں شب برات کا تہوار کس لئے منایا جاتا ہے ؟ حضور نے فرمایا کہ سنت رسول ﷺ اور نہ ہی صحابہؓ کی عادات میں اس کی کوئی جگہ ہے۔ شیخ عبد الحق صاحب دہلوی نے اپنی کتاب 'ما سبق من السنۃ' کے صفحہ ۲۱۳ اور ۲۱۴ میں لکھا ہے کہ شب بارات بدعات شنیعہ میں سے ہے۔ نہایت مکروہ اور معیوب ہے۔ ہندوستان کے لوگوں نے رواج دے رکھا ہے کہ دیواروں پر دیئے جلاتے ہیں۔ کتب صحیحہ معتبرہ میں کوئی ذکر نہیں ملتا۔ اور نہ ہی کسی حدیث میں، نہ دیار عرب اور حرمین شریف میں کہیں رواج ہے۔ اور نہ ہی کسی عجمی شہر میں۔ خیال غالب ہے کہ اہل ہنود کی رسم دیوالی سے یہ رسم لی گئی ہے۔ ایسی رسموں سے پرہیز لازم ہے۔

اس کے علاوہ درج ذیل سوالات کئے گئے :

☆...... کیا عورت اپنے خاوند کے علاوہ کسی اور سے مصافحہ کر سکتی ہے ؟ ☆...... خطبہ ثانیہ کی ضرورت کیوں ہے ؟ ☆...... قیامت کیا ہے اور کب آئے گی ؟ ☆...... ابن عربی نے کشف میں ۴۰ آدم دیکھے جو طواف کر رہے تھے۔ ☆...... ایک غیر احمدی مسلمان نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری تین ہفتے حضرت عائشہ کے ہاں گزار کر باقی ازواج سے انصاف نہیں کیا؟ ☆...... کیا ایسا مراقبہ جس میں قرآنی آیات پڑھی جائیں جائز ہے ؟ حضور انور نے جواباً فرمایا کہ قرآن مجید غور سے پڑھیں اور سمجھیں اس سے بہتر اور کوئی مراقبہ نہیں۔

☆☆☆...... آج اللہ کے فضل سے برطانیہ میں رمضان المبارک کا آغاز ہوا اور پہلا روزہ تھا۔ جماعت کے معمول کے مطابق اس مبارک مہینے میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد فضل لندن میں درس القرآن ارشاد فرماتے ہیں جو ساڑھے گیارہ بجے سے پونے ایک بجے تک جاری رہتا ہے۔ اس لئے آج درس نمبر ۱ MTA پر نشر کیا گیا۔ آج کے درس میں سورہ النساء کی آیت ۴۸ کا درس ہی مکمل ہو سکا۔ حضور انور نے "من قبلِ ان نطمِسَ وُجوھاً ......" کی تشریح دوسرے علماء کی تفاسیر سے بتائیں جو انتہائی عجیب و غریب اور کسی بھی عقل مند انسان کے لئے قابل قبول نہیں ہیں۔ حضور انور نے نطمس اور وجوھا کے مختلف معانی ڈکشنری سے بتا کر صحیح تفسیر سے سامعین کو آگاہ فرمایا۔

جمعرات یکم جنوری ۱۹۹۸ء :

آج درس القرآن نمبر ۲ ریکارڈ اور براڈکاسٹ کیا گیا۔ حضور انور نے تمام سامعین اور ناظرین کو سال نو کی مبارک دی اور فرمایا کہ ۱۹۹۷ء مباہلے کا سال ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سال میں بہت کچھ ظاہر ہوا اور بہت کچھ انشاء اللہ ہوگا۔

آج کا درس سورۃ النساء کی آیت ۴۹ سے شروع ہوا جس میں بتلایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ اس بات کو نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرا لیا جائے۔ لیکن اس کے علاوہ جو بھی ہو جسے چاہے وہ بخش دے گا۔ حضور انور نے الحکم ۳۰/جون ۱۹۰۳ء سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں حضور نے شرک کی وضاحت فرمائی ہے یعنی دنیا پرستی اور دنیا کے اسباب کے پیچھے بھاگنا۔ طاقتور لوگوں کی پناہ میں آنے کی خواہش بھی شرک میں داخل ہے۔

توبہ کی حقیقت اور توبۃ النصوح پر حضور انور نے لمبی بحث فرمائی اور فرمایا کہ اگر انسان کی برائیاں چھوٹتی جاتی ہیں تو اس کو توبہ قبول ہو رہی ہے۔ حضور انور نے آیت نمبر ۴۹ کے تعلق میں سورۃ الاحزاب، سورۃ المومنون، سورۃ النحل ۲۰ اور سورۃ المائدہ ۱۶، سورۃ الشوریٰ آیت ۲۶ پڑھیں جن میں شرک کے علاوہ معاف کرنے اور بخشنے کا ذکر ہے۔ ان آیات میں روز روشن کی طرح بخشے جانے والوں کا ذکر کر دیا ہے۔ آیت نمبر ۵۰ میں یزکّون انفسھم کے دو معنی ہیں ایک تو وہ لوگ جن کی خوشامد کر کے ان سے فوائد حاصل کرنا چاہیں تو ان کی خوب تعریف کریں۔ اور دوسرے اپنے نفسوں کو پاک ٹھہرائیں حالانکہ اپنے آپ کو مزکّی کہنا تقویٰ کے خلاف ہے۔ انبیاء اپنی نیکیوں پر پردے ڈالتے ہیں۔ کسی شخص نے کسی کی تعریف میں مبالغہ سے کام لیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اسے ہلاک کر دیا اور اس کی کمر توڑ دی۔ ایسی باتیں پیر پرستی کی طرف لے جاتی ہیں اور دکھاوے کو بھی نیکی سمجھ لیا جائے گا۔ اس لئے ایسے رجحان سے جماعت کو پرہیز کرنا چاہئے۔ اپنے ہاں شرک کے بت جگہ جگہ نہ بنا بیٹھو۔ آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ ایک دوسرے کی خوشامد سے بچو یہ توذبح ہے۔

آیت نمبر ۵۱ کی لمبی تفصیل بیان ہوئی اور الجبت کے معنے حضور نے امام راغب کی تفسیر سے بتائے۔ جبت میں بُت، ساحر اور کاہن مراد ہیں۔ اور رسموں کو چھوڑنے کی تنبیہ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ افریقہ میں اس بارے میں بہت بڑا جہاد کرنا چاہئے کیونکہ اگرچہ افریقہ نئی روشنی میں داخل ہو چکا ہے لیکن جادو اور توہم پرستی میں بعض احمدیوں کے متعلق بھی رپورٹیں آتی رہتی ہیں۔ اگر وہ باز نہ آئے تو پھر ان کا خدا اور ایمان سے کوئی تعلق نہیں رہیگا۔ حضور انور نے اس سلسلہ میں غالب کا شعر پڑھا ؎

ہم مؤحد ہیں ہمارا کیش ہے ترک رسوم
امتیں جب مٹ گئیں اجزاء ایماں ہوگئیں

جمعۃ المبارک، ۲/جنوری ۱۹۹۸ء :

فرنچ بولنے والے لوگوں سے حضور انور کی ۲۹/دسمبر ۱۹۹۷ء کو ریکارڈ کی گئی ملاقات کا پروگرام نشر کیا گیا۔ سوال وجواب کا خلاصہ مختصراً درج ذیل ہے :

☆...... برتھ کنٹرول کا مشورہ دنیا کو کیا فائدہ دے سکتا ہے ؟ حضور نے فرمایا آج کل تو اس کے برعکس ہے۔ امریکہ میں میں نے سنا ہے کہ بعض فیملیز کے ۱۲ اور ۱۳ بچے ہیں۔ یہ امیر ممالک کی بدنیتی اور خود غرضی ہے۔ تیسری دنیا میں اس مشورے کو کون سنے گا۔ کیونکہ غریب خاندانوں میں جتنے زیادہ افراد ہونگے اتنے ہی زیادہ کمانے والے ہونگے۔ کنٹرول کا مشورہ دینے والے ممالک کا خیال ہے کہ جتنے کم بچے ہونگے اتنے ہی کم ہجرت کر کے آئیں گے۔

☆...... کیا کسی مسلمان کے لئے جائز ہے کہ وہ وجہ جانے بغیر تحفہ قبول کرے ؟ فرمایا تحفہ قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر اس کی تہ میں کوئی شک محسوس ہو تو نہ صرف قبول نہ کرے بلکہ اسے واپس کرے۔

☆...... کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقبرہ فلسطین میں الاقصیٰ میں ہے کیا یہ درست ہے ؟ حضور نے فرمایا یہ صرف ایک خیال ہے جس کی تحقیقات ہونی چاہئے۔ لوگوں نے آج کل قبروں پر جانا ایک فیشن بنا لیا ہے جس سے روپیہ کماتے ہیں۔

☆...... دنیا میں نسل پرستی کا خاتمہ کس طرح کیا جا سکتا ہے ؟ حضور نے فرمایا اس کا تعلق اعلیٰ اخلاق اور خدائے واحد پر پختہ یقین سے ہے۔

☆...... قرآن مجید میں بیان کردہ parables کو سمجھنا مشکل کیوں ہے ؟ حضور نے فرمایا کہ abnormal لوگ نہیں سمجھ سکتے۔ parables کی کئی تعبیر ہوتی ہیں جو ٹھیک ہوتی ہیں۔ ان میں کم الفاظ میں زیادہ معنی مخفی ہوتے ہیں۔

☆...... پوپ نے اعلان کیا ہے کہ یہودیوں کو معاف کر دینا چاہئے۔ اور ان کی نسل کشی بند ہو جانی چاہئے۔ حضور انور کا پوپ کے اس اعلان کے بارے میں کیا خیال ہے ؟ حضور نے فرمایا کہ یہ ایک سیاسی دعا ہے جس سے پوپ یہودیوں پر یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ وہ منصف مزاج ہیں۔

ان کے علاوہ درج ذیل سوالات بھی کئے گئے۔ ☆...... غیر جانبدار ممالک مثلاً آسٹریلیا، انڈیا، کینیڈا کا دنیا کی سیاست میں کیا رول ہے۔ ☆...... ہرے کرشن ہرے راما کے بارے میں حضور کچھ بتائیں۔ ☆...... وہ لوگ جن کا مذہب کلچر ہی ہے انہیں اسلام کی تبلیغ کس طرح کی جائے۔ کیا اسلام کا بھی کوئی کلچر ہے ؟ ☆...... جب اسلام احمدیت تمام مذاہب کی جگہ لے لے گی تو کیا میوزک کے لئے کوئی جگہ ہوگی ؟ حضور انور نے فرمایا کہ میوزک تو ہوگا لیکن اسلام تمام مذاہب کی جگہ نہیں لے گا بلکہ اسلام کا غلبہ ہوگا اور پھر حضور انور نے امیر خسرو کے میوزک کی لمبی تفاصیل سے سامعین کو نوازا۔ ☆...... کیا انگوٹھیوں کی دھاتوں اور ہیروں وغیرہ کا اثر ہوتا ہے ؟ حضور انور نے فرمایا کہ ہاں ہوتا ہے۔ مثلاً تانبے کی انگوٹھی ہیضے کے خلاف دفاع کرتی ہے۔ (ا-م-چ)

تقریب آمین

عزیزہ صائمہ صنوبر مرزا بنت مکرم مرزا عبد الرشید صاحب آف ہونسلو کی تقریب آمین، ۲۱/اکتوبر ۱۹۹۷ء کو بعد نماز عصر مسجد فضل لندن میں منعقد ہوئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی سے قرآن مجید کی آخری تین سورتیں پڑھوائیں اور پھر آخر پر دعائے ختم القرآن دہرائی۔ اللہ تعالیٰ یہ تقریب مبارک فرمائے اور عزیزہ صائمہ کو قرآن مجید کی محبت عطا فرمائے۔ عزیزہ وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔

مسائل رمضان (۴)

بلا حقیقی عذر یا معمولی باتوں کو عذر بنا کر روزہ ترک کرنے والے

عبدالماجد طاہر۔ لندن

رمضان کا روزہ بلاعذر یا معمولی معمولی باتوں کو عذر بنا کر ترک کرنا درست نہیں۔ ایسے لوگ جو جان بوجھ کر روزہ نہیں رکھتے ان کے متعلق آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:

من افطر یوما من شهر رمضان من غیر رخصة و لا مرض فلا یقضیه صیام الدهر کله و لو صام الدهر

(مسند دارمی۔ باب من افطر یوماً من رمضان متعمداً)

جو شخص بلا عذر رمضان کا ایک روزہ بھی ترک کرتا ہے وہ شخص اگر بعد میں تمام عمر بھی اس روزہ کے بدلہ میں روزے رکھے تو بھی بدلہ نہیں چکا سکے گا۔ اور اس غلطی کا تدارک نہیں ہو سکے گا۔

☆...... حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر (اپنے نفس کے کسی کسل کی وجہ سے) روزہ گراں ہے اور اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہونگے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا اور میں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے"۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۸ تا ۲۶۰)

☆...... حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

"میرے نزدیک ایسے لوگ بھی ہیں جو روزہ کو بالکل معمولی حکم تصور کرتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی وجہ کی بناء پر روزہ ترک کر دیتے ہیں بلکہ اس خیال سے بھی کہ ہم بیمار ہو جائیں گے روزہ چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ یہ کوئی عذر نہیں کہ آدمی خیال کرے کہ میں بیمار ہو جاؤں گا........... روزہ ایسی حالت میں ہی ترک کیا جا سکتا ہے کہ آدمی بیمار ہو اور وہ بیماری بھی اس قسم کی ہو کہ اس میں روزہ رکھنا مضر ہو........... وہ بیماری کہ جس پر روزہ کا کوئی اثر نہیں پڑتا اس کی وجہ سے روزہ ترک کرنا جائز نہیں ہوگا"۔ (الفضل ۱۱/ اپریل ۱۹۲۵ء)

☆...... آپؓ مزید فرماتے ہیں:

"روزہ کے بارہ میں شریعت نے نہایت تاکید کی ہے اور جہاں اس کے متعلق حد سے زیادہ تشدد ناجائز ہے وہاں حد سے زیادہ نرمی بھی ناجائز ہے۔ پس نہ تو اتنی سختی کرنی چاہئے کہ جان تک چلی جائے اور نہ اتنی نرمی کہ شریعت کی ہتک ہو اور ذمہ داری کو بہانوں سے ٹال دیا جائے۔ میں نے دیکھا ہے کہ کئی لوگ محض کمزوری کے بہانہ کی وجہ سے روزے نہیں رکھتے اور بعض تو کہہ دیتے ہیں کہ اگر روزہ رکھا جائے تو پیچش ہو جاتی ہے حالانکہ روزہ چھوڑنے کے لئے یہ کوئی کافی وجہ نہیں کہ پیچش ہو جایا کرتی ہے۔ جب تک پیچش نہ ہو انسان کے لئے روزہ رکھنا ضروری ہے۔ جب پیچش ہو جائے تو پھر بے شک چھوڑ دے۔ اسی طرح بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں روزہ رکھنے سے ضعف ہو جاتا ہے مگر یہ بھی کوئی دلیل نہیں۔ صرف اس ضعف کی وجہ سے روزہ چھوڑنا جائز ہے جس میں ڈاکٹر روزہ سے منع کرے۔ (تفسیر کبیر سورہ البقرہ صفحہ ۲۸۶)

جو رمضان کی پابندیاں برداشت نہیں کرتا اس کی عادتیں دنیا سے مغلوب ہو جاتی ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"رمضان المبارک میں جو لوگ روزے نہیں رکھتے وہ تصور بھی نہیں کر سکتے کہ وہ کن نیکیوں سے محروم رہ گئے ہیں۔ چند دن کی بھوک انہوں نے برداشت نہیں کی۔ چند دن کی پابندیاں انہوں نے برداشت نہیں کیں اور بہت ہی بڑی نعمتوں سے محروم رہ گئے۔ اور پہلے سے اور بھی زیادہ دنیا کی زنجیروں میں جکڑے گئے کیونکہ جو رمضان کی پابندیاں برداشت نہیں کرتا اس کی عادتیں دنیا سے مغلوب ہو جاتی ہیں اور وہ درحقیقت اپنے آپ کو مادہ پرستی کے بندھنوں میں خود جکڑنے کا موجب بن جایا کرتا ہے۔ یہ لوگ دن بدن ادنیٰ زندگی کے غلام ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اس کے بعد اگر چاہیں بھی تو پھر ان بندھنوں کو توڑ کر آزاد نہیں ہو سکتے اس لئے یہ بھی ضروری فیصلہ ہے کہ رمضان کی چند دن کی پابندیاں بشاشت اور ذوق وشوق سے قبول کی جائیں......... تم یہ پابندیاں اختیار کر کے دیکھو گے تو تمہیں معلوم ہوگا کہ اس کے فائدے لامتناہی ہیں۔ چند دن کی سختیاں بہت وسیع فائدے ایسے چھوڑ جائیں گی کہ سارا سال تم ان چند دنوں کی کمائیاں کھاؤ گے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵/ اپریل ۱۹۸۸ء)

☆...... حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس بارہ میں اپنا طرز عمل کیا تھا۔ آپؑ فرماتے ہیں:

"میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں"۔ (الحکم جلد ۵ نمبر ۳ صفحہ ۵ مورخہ ۲۴/ جنوری ۱۹۰۱ء)

وہ امور جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

عمداً یعنی جان بوجھ کر کھانے پینے اور جماع یعنی جنسی تعلق قائم کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ ٹیکہ لگوانے اور جان بوجھ کر قے کرنے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے:

من ذرعه القیئ و هو صائم فلیس علیه قضاء

و من استقاء عمداً فلیقض"

(ترمذی۔ ابواب الصوم، باب ما جاء من استقاء عمداً)

اگر کسی روزہ دار کو بے اختیار قے آجائے تو اس پر روزہ کی قضاء نہیں لیکن جو روزہ دار جان بوجھ کر قے کرتا ہے تو وہ روزہ قضاء کرے۔

جان بوجھ کر روزہ توڑ دینا

اللہ تعالیٰ کے محارم اور شعائر اللہ کی تعظیم اور حفاظت ضروری ہے۔ روزہ کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے بیمار، معذور اور مسافر کو رخصت دی ہے اس کے بعد بھی وہ شخص جو بغیر کسی ایسے عذر کے جس میں شریعت نے روزہ توڑنے کی اجازت دی ہو جان بوجھ کر روزہ توڑے تو سخت گنہگار ہے اور سزا کا مستحق ہے۔ ایسے شخص پر اس روزہ کی قضاء کے علاوہ بغرض توبہ کفارہ واجب ہوگا۔ یعنی اسے متواتر ساٹھ روزے رکھنے پڑیں گے یا ساٹھ مسکینوں کو اپنی حیثیت کے مطابق کھانا کھلانا پڑے گا۔ (ترمذی، ابواب الصوم، باب ما جاء فی کفارة الفطر فی رمضان)

یا کھانے کی قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ کسی ایک غریب مسکین کو ساٹھ دن کے کھانے کی قیمت ادا کرنا بھی کافی ہے۔

☆...... توبہ کے سلسلہ میں اصل چیز حقیقی ندامت ہے جو دل کی گہرائیوں میں پیدا ہوتی ہے اگر یہ کیفیت انسان کے اندر پیدا ہو جائے لیکن اس کو ساٹھ روزے رکھنے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی استطاعت نہ ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کے رحم اور اس کے فضل پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ اس صورت میں استغفار ہی اس کے لئے کافی ہوگا۔

☆...... آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ایک ایسا واقعہ ہوا جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا اے خدا کے رسول میں ہلاک ہو گیا۔ آپؐ نے پوچھا تجھے کیا ہوا۔ اس نے کہا روزہ کی حالت میں میں نے اپنی بیوی سے جماع کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا تم کو ایک غلام آزاد کرنے کی طاقت ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا، کیا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا پھر بیٹھے رہو۔ اس دوران ایک شخص گدھے کو ہانکتا ہوا آیا جس کے اوپر کھجوریں لدی ہوئی تھیں۔ وہ کھجوروں کی ٹوکری حضورؐ کے پاس لایا۔ آنحضورؐ نے پوچھا وہ سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اس نے عرض کی حضور میں حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا یہ کھجوریں لو اور صدقہ کر دو۔ اس شخص نے کہا حضور کیا اس پر صدقہ کروں جو مجھ سے زیادہ غریب اور محتاج ہو؟ خدا کی قسم ان دونوں پہاڑوں کے درمیان اس شہر میں ہم سے زیادہ غریب کوئی گھر نہ ہوگا۔ اور ہم سب بھوکے ہیں اور ہمارے گھر کچھ بھی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ کھجوریں لے جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

(بخاری کتاب الصوم باب اذا جامع فی رمضان ولم یکن له شئی فتصدق علیه فلیکفر)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص جان بوجھ کر روزہ توڑ بیٹھے لیکن پھر خلوص نیت سے نادم ہو اور سچی توبہ کرے مگر وہ کفارہ ادا نہ کر سکے تو وہ معذور سمجھا جائے گا اور دعا کرنا ذکر الٰہی اور توبہ استغفار ہی اس کے لئے کفارہ ہو سکتے ہیں۔

☆...... یہ کفارہ صرف فرض روزہ بغیر کسی حقیقی عذر کے جان بوجھ کر توڑنے کا ہے۔ اس کے علاوہ نفلی، قضائی یا نذری روزوں کا یہ کفارہ نہیں۔ ان میں روزہ توڑنے کا کفارہ اس کے بدلہ میں ایک روزہ رکھنا ہے۔

وہ امور جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا

روزہ کی شرائط کو مدنظر رکھتے ہوئے فقہاء نے ایک عمومی اصول لکھا ہے کہ وضو جسم سے کوئی چیز خارج ہونے سے ٹوٹتا ہے اور روزہ جسم میں کوئی چیز داخل ہونے سے ٹوٹتا ہے۔ یعنی انسان کوئی چیز جان بوجھ کر کھا پی لے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ لیکن اگر کوئی شخص بھول کر کھا پی لے تو اس کا روزہ علیٰ حالہ باقی رہے گا۔ اور کسی قسم کا نقص اس کے روزہ میں واقع نہیں ہوگا۔ اس بارہ میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:

" و اذا نسی احدکم فأکل او شرب

فلیتم صومه فانما أطعمه الله و سقاه"

(بخاری کتاب الصوم۔ باب الصائم اذا اکل او شرب ناسیا)

اگر کوئی شخص بھول کر روزہ میں کھا پی لے تو اس سے اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ وہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ کھلا پلا رہا ہے۔

☆...... ایک دوسری روایت میں اس حدیث کے ساتھ " ولا قضاء علیه ولا کفارة" کے الفاظ اضافہ کے ساتھ آئے ہیں یعنی ایسے شخص پر جس نے بھول کر کچھ کھا پی لیا ہو نہ روزہ کی قضاء ہے اور نہ کوئی کفارہ ہے۔

(دارقطنی کتاب الصیام)

البتہ اگر کوئی شخص غلطی سے روزہ توڑ بیٹھے مثلاً روزہ یاد تھا لیکن یہ سمجھ کر روزہ کھول لیا کہ سورج ڈوب گیا ہے یا یہ کہ افطار کا وقت ہو چکا ہے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ ابھی تو سورج غروب نہیں ہوا اور نہ ہی افطار کا وقت ہوا ہے تو ایسی صورت میں اس کا روزہ مکمل نہیں ہوگا اور اس کی قضاء ضروری ہوگی لیکن اس غلطی کی وجہ سے نہ وہ گنہگار ہے اور نہ اس پر کوئی کفارہ ہے۔

☆...... حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ بیان فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں رمضان میں ایک دن بادل وغیرہ کے باعث ہم نے (افطاری کا وقت سمجھ کر) روزہ افطار کر لیا لیکن اس کے بعد سورج نکل آیا۔ راوی ھشام تابعی سے پوچھا گیا کہ کیا پھر ان کو وہ روزہ قضاء کرنے کا حکم دیا گیا تو ہشام نے جواب دیا کہ اس کے سوا کوئی اور چارہ بھی تھا؟۔

(بخاری کتاب الصوم باب إذا أفطر فی رمضان ثم طلعت الشمس)

☆...... حضرت ابن عباسؓ روزہ دار کو یہ رعایت بھی دیتے ہیں کہ اگر ہنڈیا کا ذائقہ نمک مرچ وغیرہ چکھ کر تھوک دے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

اگر کلی کرتے وقت بلا اختیار چند قطرے پانی حلق سے نیچے اتر جائیں تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح کان میں دوا ڈالنے، بے اختیار قے آنے، آنکھ میں دوا ڈالنے، نکسیر پھوٹنے، دانت سے خون جاری ہونے، مسواک یا برش کرنے، خوشبو سونگھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح دن کے وقت سوتے میں احتلام ہو جانے کی وجہ سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الصوم، باب فی الصائم یحتلم نهاراً فی شهر رمضان)

☆...... سرمہ لگانے سے متعلق ہدایت یہ ہے کہ عورت دن کے وقت سرمہ لگا سکتی ہے۔ مرد کے بارہ میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:

"لا تکتحل بالنهار و انت صائم و اکتحل لیلاً"

(سنن الدارمی، کتاب الصوم، باب الکحل للصائم)

کہ بحالت روزہ دن کو سرمہ نہ لگا البتہ رات کو لگا سکتے ہو۔

☆...... حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"دن کو سرمہ لگانے کی ضرورت ہی کیا ہے رات کو لگائے"۔

(البدر ۷/ جون ۱۹۰۷ء)

☆...... جنابت کی حالت میں اگر نہانا مشکل ہو تو نہائے بغیر کھانا کھا کر روزہ کی نیت کر سکتا ہے اور روزہ رکھا جا سکتا ہے۔

روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ کا استعمال غیر پسندیدہ ہے البتہ سادہ برش کرنا اور کلی کرنا جائز ہے۔ اسی طرح بیرونی اعضاء پر ٹنکچر کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

☆......اگر کوئی روزہ دار کسی حادثہ میں مریض کو خون دے تو اس کے خون دینے سے اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا لیکن چونکہ ایسا کرنے سے کمزوری ہو جاتی ہے اس لئے روزہ کھول دینا چاہئے۔ خون دینا چونکہ انسانی جان کی حفاظت کے لئے بعض اوقات ضروری ہے اور روزہ تو بعد میں بھی رکھنے کی اجازت ہے اور خدا تعالیٰ نے یہ رعایت دی ہے اس لئے روزہ ایسی مجبوری کی صورت میں خون دینے کے لئے روک نہیں بننا چاہئے۔

روزہ نہ رکھنے والے کن انعامات خداوندی سے محروم رہتے ہیں

پس وہ لوگ جو بلا حقیقی عذر یا معمولی باتوں کو عذر بنا کر روزہ ترک کرتے ہیں وہ درج ذیل انعامات خداوندی سے محروم رہتے ہیں۔

لقاء الٰہی سے محرومی

روزہ رکھنے والے کو روزہ کی جزاء میں خدا ملتا ہے۔ لقاء الٰہی اور دیدار الٰہی نصیب ہوتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"تمہارا رب فرماتا ہے کہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہے اور روزہ کی عبادت تو خاص طور پر میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزاء دونگا یا میں خود اس کا بدلہ ہوں"۔ (ترمذی۔ابواب الصوم)

اسی طرح آپؐ نے فرمایا کہ:

"روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں ایک خوشی اسے اس وقت ملتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری خوشی اس وقت ہوگی جو وہ روزہ کی وجہ سے اپنے رب سے ملاقات کرے گا"۔ (بخاری کتاب الصوم)

پس روزہ سے محروم شخص لقاء الٰہی سے محروم رہتا ہے۔

ہر نیکی سے محرومی

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رمضان آیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"تم پر ایک ایسا مہینہ آیا ہے کہ اس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو شخص اس مہینہ میں نیکی کرنے سے محروم رہا وہ ہر نیکی سے محروم رہا۔ اور اس ماہ میں نیکی سے وہی محروم رہتا ہے جو بد نصیب ہو"۔ (ابن ماجہ)

روزہ آگ سے بچاؤ کا ذریعہ

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ:

"جو بندہ خدا کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے چہرے سے آگ دور کر دیتا ہے"۔

(صحیح مسلم و ابن ماجہ)

ایک اور روایت میں ہے کہ خدا کی خاطر ایک دن کا روزہ رکھنے والے سے جہنم سو سال دور کر دی جاتی ہے۔

(نسائی کتاب الصوم)

ایک موقع پر آپؐ نے فرمایا:

"روزہ آگ سے بچانے کے لئے ایک ڈھال ہے"۔

(ترمذی، ابواب الصوم)

گناہ سے پاک ہونے کا بہترین موقع

حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص رمضان کے مہینے میں حالت ایمان میں ثواب اور اخلاص سے عبادت کرتا ہے وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اس روز تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا"۔ (نسائی، کتاب الصوم)

روزہ جنت کے حصول کا ذریعہ ہے

ایک اور موقعہ پر آپ ﷺ نے فرمایا:

"یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے"۔

☆......اسی طرح آپ ﷺ فرماتے ہیں:

"رمضان المبارک کی پہلی رات کو اللہ تعالیٰ اپنی جنت کو حکم دیتا ہے کہ میرے بندے کے لئے تیار ہو جا اور خوب بن سنور جا۔ ممکن ہے جو دنیا سے تھک گیا ہو وہ میرے گھر اور میرے پاس آنا چاہے"۔ (مجمع الزوائد)

☆......حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اگر بندہ ایک دن کا روزہ اپنی خوشی اور رضاء و رغبت سے رکھے پھر اسے زمین کے برابر سونا دیا جائے تو وہ حساب کے دن اس کے ثواب کے برابر نہیں ہوگا"۔

(الترغیب والترھیب)

☆......حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جس کے ذریعہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ تو آپؐ نے فرمایا: "روزہ کو لازم پکڑ لو کیونکہ یہ وہ عمل ہے جس کا کوئی مثل اور بدل نہیں"۔ (الترغیب و الترھیب، نسائی۔کتاب الصوم)

رزق میں فراخی کا مہینہ

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے "رمضان المبارک" کے ذکر میں فرمایا:

"شھرٌ یزداد رزق المؤمن" کہ یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے۔

روزہ۔ ملائکہ کی دعاؤں اور استغفار کے حصول کا ذریعہ

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"جب کوئی رمضان کے پہلے دن روزہ رکھتا ہے تو اس کے پہلے سب گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔ اسی طرح ہر روز ماہ رمضان میں ہوتا ہے اور ہر روز اس کے لئے ستر ہزار فرشتے اس کی بخشش کی دعائیں صبح کی نماز سے لے کر ان کے پردوں میں چھپنے تک کرتے ہیں"۔ (کنزالعمال۔کتاب الصوم)

☆......ایک موقع پر آپؐ نے فرمایا کہ:

"فرشتے روزہ دار کے لئے دن رات استغفار کرتے ہیں"۔

(مجمع الزوائد)

☆......حضرت ام عمارہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ: "روزہ دار کے پاس جب کوئی بے روزہ کھانا کھائے تو فرشتے روزہ دار کے لئے اس وقت تک دعائیں کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ کھانا کھانے والا کھانے سے فارغ ہو جائے"۔

(ترمذی۔ابواب الصوم)

پس یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ وہ لوگ جو بغیر کسی شرعی عذر کے یا معمولی باتوں کو عذر بنا کر روزہ نہیں رکھتے اور اللہ کے شعار کا احترام نہیں کرتے اور اس مبارک ماہ میں نیکیوں کے حصول سے محروم رہتے ہیں روحانی لحاظ سے یہ ان کی موت کا مہینہ ہے۔

☆......☆......☆

مکتوب آسٹریلیا

(چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل آسٹریلیا)

عدالتوں کی طرف سے خاوندوں کی وفات یا ان سے علیحدگی کے بعد بھی سابقہ بیویوں کو ان کے بچوں کو جنم دینے کی اجازت

مغربی دنیا میں عام رائج قانون یہی ہے کہ کسی مرد کا سپرم یا عورت کا بیضہ جس کا وہ ہو اس کی مرضی کے بغیر محفوظ نہیں رکھا جا سکتا۔ نہ کسی دوسرے کو پیوند کے لئے دیا جا سکتا ہے۔ لیکن اب برطانیہ کی ہائی کورٹ نے ایک عورت کو اس کے مخصوص حالات کے پیش نظر اپنے فوت شدہ خاوند کا سپرم استعمال کرنے کی اجازت دے دی ہے جو بستر مرگ پر اس کی بیہوشی کی حالت میں حاصل کیا گیا تھا۔ ڈائین (Diane) کی شادی بلڈ (Blood) کے ساتھ ہوئی تھی ابھی کوئی اولاد نہ تھی کہ بلڈ اچانک بیمار ہو گیا۔ جب وہ بیہوش پڑا تھا تو ڈائین (Diane) کی درخواست پر اس کا سپرم نکال کر محفوظ کر لیا گیا۔ اور پھر چند روز بعد وہ اسی بیہوشی کی حالت میں چل بسا۔ چونکہ بلڈ اپنے سپرم کے استعمال کی اجازت نہ دے سکا تھا اس لئے ڈائین کو استعمال کرنے کی اجازت نہ دی گئی۔ وہ عدالت میں چلی گئی اور اب دو سال کی قانونی جنگ کے بعد فیصلہ اس کے حق میں ہو گیا ہے اور اب وہ بلجیئم جا کر مصنوعی طریقے سے ماں بننے کی کوشش کر رہی ہے۔

(دی گارڈین بحوالہ سڈنی ہیرلڈ ۹۷۔۲۔۸)

دوسری خبر یروشلم کے ایک عدالتی فیصلہ کی ہے جو نیویارک ٹائمز نے دی ہے۔ کچھ عرصہ قبل ایک شخص نہمانی (Nahmani) کی شادی ایک عورت مسماۃ رُوٹی (Ruti) سے ہوئی تھی جو نبھ نہ سکی اور وہ دونوں علیحدہ ہو گئے۔ جس زمانے میں ان کے تعلقات خوشگوار تھے انہوں نے اپنا جنین (Embryo) منجمد کروا کے ہسپتال میں رکھوا چھوڑا تھا۔ (تا کہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آئے)۔ جب دونوں میں جھگڑا ہو گیا تو عورت نے وہ جنین حاصل کر کے بچہ پیدا کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ لیکن اس کا سابقہ خاوند اس پر آمادہ نہ ہوتا تھا۔ چنانچہ معاملہ عدالت میں پہنچا اور چار سال تک چلتا رہا۔ اب بالآخر اسرائیل کی سپریم کورٹ کے گیارہ ججوں کی اکثریت نے عورت کے حق میں فیصلہ دے دیا ہے۔ سات جج فیصلہ کے حق میں تھے اور چار اس کے خلاف۔ اکثریتی فیصلہ میں کہا گیا ہے کہ "اولاد پر باپ کی نسبت ماں کا حق زیادہ ہوتا ہے لہذا عورت کا ماں بننے کا حق مرد کے باپ بننے کے حق پر فائق ہے"۔ اس فیصلہ پر اسرائیل کے چیف ربّی Mr.Yisrael Meirlau نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ "انسانی زندگی کا تقدس اتنا اہم ہے کہ عدالت کو بھی (عورت کے) بیضہ پر ترس آ گیا۔ والدہ اور ماں بننے کے حق کو سختی سے برقرار رکھنا چاہئے۔

(نیویارک ٹائمز بحوالہ سڈنی ہیرلڈ ۹۶۔۹۔۱۴)

مذکورہ بالا دونوں صورتیں غیر طبعی اور غیر فطری ہیں۔ تحریک آزادی نسواں جو بعض معاملات میں قدرتی حدود کو بھی پھلانگ چکی ہے یہ اس کا شاخسانہ ہے۔ دراصل یہ باپ کو ایک غیر ضروری اور غیر اہم وجود بنا کر "گھر نکالا" دینے کی سوچ کا عملی اظہار ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ زمانے لد گئے جب عورتیں مردوں کی محتاج ہوا کرتی تھیں۔ اب وہ اتنی عاقل و بالغ ہو چکی ہیں کہ مردوں کے بغیر بھی کاروبار حیات کو نپٹا سکتی ہیں اور مرد ہیں کہ خوشی خوشی عورتوں کو اپنے حقوق و فرائض سونپ کر پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا یہاں ٹی وی پر ایک مذاکرہ کے دوران بتایا گیا کہ سڈنی میں نصف شادیاں طلاق پر منتج ہوتی ہیں اور تین سال بعد باپوں کی بھاری اکثریت اپنے بچوں سے قطع تعلق کر لیتی ہے۔

دوسری طرف عورتیں اپنے "سنگل مدر" ہونے کو فخر یہ بیان کرتی ہیں۔ لیکن باپوں کی شفقت، حفاظت اور تربیت سے محروم ہونے والے بچوں کے ذہنوں پر مستقل طور پر جو ناخوشگوار اثرات نقش ہو جاتے ہیں وہ ساری عمر سوسائٹی میں زہر گھولتے رہتے ہیں۔

☆......☆......☆

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact: Anas Ahmad Khan
204 Merton Road London SW18 5SW
Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

دفتر الفضل انٹرنیشنل سے خط و کتابت کرتے وقت AFC نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

(مینجر)

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 0181-553-3611

تربیت اولاد

(محمود مجیب اصغر)

کہا جاتا ہے کہ اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔ اور اولاد کی تربیت نہ کرنا گویا قتل اولاد کے مترادف ہے۔ اولاد اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اور اس کی رحمت کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے مگر ہے اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت اور امانت۔ اُسے قابل اکرام بنانا بھی تو والدین کی ذمہ داری ہے اور وہ تربیت کے نتیجے میں ہی قابل اکرام بن سکتی ہے۔ تربیت کے موضوع کو اکثر محدود کر دیا جاتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات کی روشنی میں انسانی استعدادوں کو چار حصوں میں تقسیم فرمایا ہے۔ (۱) جسمانی، (۲) ذہنی، (۳) اخلاقی اور (۴) روحانی ۔ اور ان چاروں استعدادوں کی ہی نشوونما کے لئے کوشش کرنا اور جدوجہد کرنا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا تربیت کہلا سکتا ہے۔ اگر انسان کی اولاد صحت مند، لائق، بااخلاق اور باکردار ہو تو انسان کو اسی دنیا میں گویا جنت نصیب ہو جاتی ہے۔

☆......جہاں تک جسمانی نشوونما کا تعلق ہے اس پر لکھنا تو کسی ڈاکٹر کا کام ہے۔ اس ضمن میں صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب مرحوم کی صرف ایک نصیحت عرض کرنا چاہتا ہوں۔ غالباً ۱۹۶۰ء کی بات ہے میں بھیرہ سے میٹرک کر کے ربوہ کالج میں ایف ایس سی میں داخل ہوا۔ اکتوبر میں اجتماع تھا اور اس وقت خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے صدر ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب تھے۔ آپ نے اپنے خطاب میں خدام اور اطفال کو جو نصائح فرمائیں ان میں سے ایک یہ تھی کہ جب بھی کوئی جسمانی تکلیف ہو فوراً ڈاکٹر سے رجوع کریں۔ عموماً یہ ہوتا ہے کہ لوگ اس وقت ڈاکٹر سے رجوع کرتے ہیں جب بیماری کافی بڑھ چکی ہوتی ہے اور پھر یہی کرتے ہیں کہ ڈاکٹر کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق دوائی استعمال نہیں کرتے اور اگر بظاہر بیماری سے افاقہ ہو تو دوائی خود بخود چھوڑ دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ غلط ہے۔ معمولی بیماری میں بھی فوراً ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہئے اور ڈاکٹر کے بتائے ہوئے نسخہ کے مطابق دوائی کھانی چاہئے اور مثلاً بخار کے ٹوٹنے پر از خود دوائی بند نہیں کرنی چاہئے بلکہ ڈاکٹر کے پاس جا کر اس کی ہدایت کے مطابق اس وقت تک دوائی جاری رکھنی چاہئے جس وقت تک کہ وہ دوائی کھانے کے لئے کہیں ورنہ بیماری کے پھر عود کر آنے کا احتمال ہوتا ہے۔ اب تو خدا کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ ایم ٹی اے کے ذریعہ ہومیوپیتھک کلاس میں ہر قسم کی بیماری کا علاج بتا کر جماعت بلکہ ساری دنیا کو اس بارہ میں educate فرما رہے ہیں۔

☆......حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اگر وہ اپنے خاوندوں کی اطاعت کریں گی تو ان کی اولاد لمبی عمر پائے گی۔ اس سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ اولاد کی صحت کے لئے ضروری ہے کہ گھروں میں امن ہو اور خاوند اور بیوی میں اچھی coordination اور حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل کرنے والے ہوں۔ یہ ایک نہایت حکیمانہ بات ہے اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا کوئی ارشاد بھی حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ اگر گھر میں میاں بیوی ہر کام میں الجھتے رہیں گے تو گھر کا امن خراب ہونے کے علاوہ بچوں کی جسمانی اور ذہنی تربیت بھی اثر انداز ہوگی۔

☆......اولاد کو مادر پدر آزاد چھوڑنا بھی ان کے اندر ذہنی آوارگی اور اخلاقی گراوٹ پیدا کرنے کا باعث بن سکتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنے ایک خطبات کے سلسلہ میں جو اقتصادی نظام کے اصولوں اور فلسفہ کے بارہ میں تھے بعض خفیہ تنظیموں کا ذکر فرمایا ہے کہ وہ کس طرح مختلف حیلوں سے نئی نسل کو تباہ کرتے ہیں۔ حضرت صاحب نے ایک کتاب سے ایک ایسا ہی حوالہ بھی پیش فرمایا تھا جو کہ یوں ہے :"......انسان کو اس کے خاندانی بندھنوں سے آزاد کر دیا جائے اور اسکے اندر بداخلاقی پیدا کرنے کی کوشش کی جائے......پھر ایسے حالات پیدا کرو کہ اس کے اندر یہ عادت پیدا ہو جائے کہ وہ ریسٹورنٹ میں بیٹھ کر یا کلب میں بیٹھ کر یا اپنے گھر کے ڈرائنگ روم میں بیٹھ کر (جگہ سے تو کوئی فرق نہیں پڑتا) چائے یا کافی (Coffee) کی ایک پیالی پر لمبی لمبی گپیں مارنے کا عادی بن جائے۔ اس طرح جب وہ رات کو دیر سے سوئے گا تو صبح دیر سے اور تھکا ہوا اٹھے گا جس کے نتیجے میں اس کے قویٰ سو فیصدی صحیح اور نتیجہ خیز کام نہیں کر سکیں گے۔ اسی طرح اس کو سینما، تھیٹر اور کئی قسم کے دوسرے تماشے دیکھنے کی عادت ڈالو"۔ (اقتصادی نظام کے اصول اور فلسفہ صفحہ ۸۶، ۸۷)

بعض لوگ بچوں کی اصلاح اور تربیت کے لئے ان کو سخت بدنی سزائیں دیتے ہیں۔ یہ بھی غلط ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حد سے زیادہ سختی سے منع فرمایا ہے چنانچہ حضرت صاحب کے اپنے الفاظ یہ ہیں۔ فرمایا "میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے۔ گویا بدمزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔ ایک جوش والا آدمی جب کسی بات پر سزا دیتا ہے تو اشتعال میں بڑھتے بڑھتے ایک دشمنی کا رنگ اختیار کر لیتا ہے اور جرم کی حد سے سزا میں کوسوں تجاوز کر جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص خوددار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا اور پورا متحمل اور بردبار اور باسکون اور باوقار ہو تو اسے البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقت مناسب پر کس حد تک بچہ کو سزا دے یا چشم نمائی کرے مگر مغلوب الغضب اور سبک سر اور طائش العقل ہرگز سزاوار نہیں کہ بچوں کی تربیت کا متکفل ہو ۔ جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوز دل سے دعا کرنے کو ایک حزب مقرر کر لیں اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے.........ہدایت اور تربیت حقیقی خدا تعالیٰ کا فضل ہے سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گزار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں اور ہم اسکو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے۔ یہ ایک قسم کا شرک خفی ہے۔ اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہئے۔ ہم تو اپنے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آداب تعلیم کی پابندی کراتے ہیں بس اس سے زیادہ نہیں اور پھر اپنا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں۔ جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہوگا وقت پر سرسبز ہو جائے گا"۔ (ملفوظات جلد دوم)

☆......حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیویوں اور بچوں کے ساتھ نرمی کے ساتھ پیش آنے کی تاکید فرمائی ہے۔ اور نرمی اور مشفقانہ سلوک بچوں کی تربیت میں بہت ممد ثابت ہوتا ہے۔ جو بچے ماں باپ سے خائف رہتے ہیں وہ بہت سارے نفسیاتی مسائل اور بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات باغیانہ رویہ اختیار کر لیتے ہیں۔ قرآن مجید اس طرف رہنمائی فرماتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کا صحابہ سے نرمی کا سلوک ہی انہیں آپؐ کے قریب رکھنے کا موجب بنا اور تربیت کا ماحول پیدا ہوا۔ اور انہوں نے تربیت حاصل کی اور آنے والی نسلوں کے لئے نمونہ بنے۔

☆......ماں باپ کا اپنا نمونہ اور بچوں پر توجہ دینا اور انہیں وقت دینا بھی تربیت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے ورنہ اولاد جوان ہو کر باغیانہ رویہ اختیار کر لیتی ہے۔ اس موقع پر مجھے اپنے ایک افسر کی بات یاد آ گئی جو انہوں نے سنائی۔ انہوں نے بتایا کہ وہ کسی اعلیٰ کورس کے لئے امریکہ بھجوائے گئے اور وہاں انہوں نے ایک اپارٹمنٹ لے کر اپنی اہلیہ کو بھی بلوا لیا۔ ساتھ والے اپارٹمنٹ میں ایک امریکن فیملی رہتی تھی۔ اس امریکن فیملی کے ساتھ ان کے روابط ہو گئے ۔ ایک روز پاکستانی افسر کی اہلیہ نے خاوند کو بتایا کہ ساتھ والے اپارٹمنٹ میں اس امریکن عورت کی ماں اور امریکن مرد کی خوشدامن (جو ان کے پاس ہی رہتی تھیں) بیمار ہیں اور انہوں نے بیمار پرسی کا پروگرام بنایا۔ جب ان کے گھر گئے تو اس امریکن جوڑے نے معذرت کی اور کہا کہ ہم تو سینما دیکھنے جا رہے ہیں۔ پاکستانی عورت نے کہا کہ ہمارے معاشرے میں تو اگر گھر میں کوئی بزرگ بیمار ہو جائے تو ہم ان کی نگہداشت کرتے ہیں اور جو خدمت بن پڑے کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور آپ اپنی بیمار ماں کو چھوڑ کر سینما جا رہی ہیں۔ اس امریکن عورت نے فوراً جواب دیا کیا میری ماں بھول گئی ہے کہ جب وہ ہم چھوٹے بچوں کو اندر بند کر کے اور گھر کے دروازے پر تالہ لگا کر ہمارے باپ کے ساتھ سینما پر جاتی تھی۔ اور ہم روتے رہتے تھے۔ اب اس کے ساتھ یہی سلوک ہونا چاہئے۔ غرضیکہ اولاد کے ساتھ اگر ایسا سلوک کیا جائے اور انہیں توجہ نہ دی جائے تو ان کے دلوں میں ماں باپ کا احترام نہیں رہتا۔ اور وہ بڑے ہو کر reactionary ہو جاتے ہیں۔

☆......تربیت کا اصل گر تو دعا ہی ہے جو والدین کو کثرت سے کرنی چاہئے اور حضرت صاحب اور سلسلہ کے دیگر بزرگوں سے بھی دعا کی درخواست کرتے رہنا چاہئے۔ کیونکہ کوئی کوشش بغیر دعا کے کارگر ثابت نہیں ہو سکتی۔

اس زمانہ میں نصائح کے ساتھ ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اولاد کے لئے بہت دعائیں کی ہیں۔ درثمین میں محمود کی آمین اور دوسرے بچوں کی آمین کے اشعار پڑھ کر دیکھیں کون سی دعا ہے جو حضرت صاحب نے اپنی اولاد کے لئے نہیں کی۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال پر حضرت اماں جانؓ نے اپنی اولاد کو فرمایا کہ حضرت صاحب ان کے لئے دعاؤں کا خزانہ چھوڑ کر گئے ہیں۔ قرآن مجید میں حضرت ابراہیمؑ کی اولاد کے لئے دعائیں اور حضرت لقمانؑ اور حضرت یعقوبؑ کی اولاد کو نصائح اور اسی طرح کے کئی مضامین ملتے ہیں۔ حضرت اسماعیلؑ کی اپنی اولاد کے لئے نیکیوں اور عبادات کے لئے تڑپ رکھنا یہ سب تربیت اولاد کے سنہری اصول ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے کیا خوب فرمایا ہے :"ہر بچہ صحیح فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں"۔

☆......حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے تربیت اولاد کے سلسلہ میں ایک مطبوعہ مضمون میں فرمایا :

"اچھی تربیت کے ذریعہ اپنی اولاد کی فکر کرو"۔

آپ نے تربیت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کشتی نوح اور ملفوظات خود پڑھنے اور بیوی بچوں کو پڑھانے کو تربیت کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ آپ نے اپنی تصنیف "جماعتی تربیت اور اس کے اصول" کے مطالعہ کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ آخر میں آپ نے دعا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور ہمارے بچوں کو اور ہماری آئندہ نسلوں کو اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں رکھے اور ہمیں نیچے گرنے سے بچائے اور ہمارا قدم اوپر ہی اوپر اٹھتا چلا جائے۔ اور ہمارا انجام خدا کی رضا پر ہو۔

☆......حضرت اماں جانؓ کی زندگی کا مطالعہ کرنا بہت ضروری ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی تربیت بھی حضرت اماں جانؓ نے ہی فرمائی۔ حضرت اماں جانؓ کا وجود تربیت کے معاملہ میں ایک بہترین ماہر نفسیات کا وجود تھا۔ اس زمانے میں جتنے بھی احمدیت میں بڑے بڑے وجود گزرے ہیں ان کی تربیت کے پیچھے ان کے والدین کا بہت بڑا ہاتھ تھا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اپنی تربیت میں ماں باپ کا کئی جگہوں پر ذکر فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے والدین کا تو اس زمانے میں کسی سے مقابلہ ہی نہیں کیا جا سکتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے سوانح فضل عمر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بچپن میں تربیت کے سلسلہ میں اس موضوع کو خوب اجاگر فرمایا ہے۔ حضرت ام طاہرؓ کا وجود مبارک بھی ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ کی تربیت میں بہت کارگر ثابت ہوا۔ کتاب "ایک مرد خدا" میں اس کا خاص ذکر ملتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے کثرت سے اولاد عطا فرمائی اور آپ نے اپنی اولاد اور جماعت کی خوب تربیت فرمائی۔

☆......یہ مضمون نامکمل رہے گا اگر اس زمانہ میں مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کا ذکر نہ کیا جائے۔ جہاں دنیا کے گندے معاشرے نے فلموں اور گانوں کو ٹی وی کے ذریعہ مشتہر کیا اور بچوں اور بچیوں کے اخلاق اور کردار کو خراب کیا وہاں ایم ٹی اے اس کا تریاق پیش کرتا ہے اور تربیت کا اس زمانہ میں بہترین اور سب سے اعلیٰ اور ارفع ذریعہ ہے۔ اس لئے اس سے گھروں میں زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں۔ بالخصوص حضرت صاحب کے ان پروگراموں کو بچوں کے ساتھ دیکھیں اور انہیں دکھائیں جہاں حضرت صاحب بچوں کی کلاس لیتے ہیں اور ان سے پاکیزہ بے تکلفی پیدا فرما رہے ہوتے ہیں۔ اللہ اس کی توفیق دے۔ احمدی والدین کا اپنا اور اپنے بچوں کا خلافت اور نظام جماعت سے پختہ تعلق پیدا کرنا اور ذیلی تنظیموں سے انہیں وابستہ کرنا تربیت کا ایک دائمی گر ہے ۔ اللہ ہمیں اس پر عمل کی توفیق دے۔ اب میں حضرت مسیح موعودؑ کی اس دعا پر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں :

"اے میرے پروردگار مجھ کو اس بات کی توفیق دے کہ تو نے جو مجھ اور میرے ماں باپ پر احسانات کئے ہیں تیرے ان احسانات کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور مجھے اس بات کی بھی توفیق دے کہ میں کوئی ایسا نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہو جائے اور میرے پر یہ بھی احسان کر کہ میری اولاد نیک بخت ہو اور میرے لئے خوشی کا موجب ہو اور میں اولاد پر بھروسہ نہیں کرتا بلکہ ہر ایک حاجت کے وقت تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں ان میں سے ہوں جو تیرے آگے گردن رکھ دیتے ہیں نہ کسی اور کے آگے"۔ (چشمہ معرفت)

☆......☆......☆

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں- انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ہمراہ ارسال فرمایا کریں- اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں :

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

"الفضل ڈائجسٹ" کے بارے میں آپ اپنے تاثرات اب e-mail کے ذریعے بھی ارسال کر سکتے ہیں :

mahmud@btinternet.com

حضرت امام مالک بن انسؒ

حضرت مالک بن انس الاصبحی کا تعلق یمن کے شاہی خاندان حمیر کی شاخ 'اصبح' سے تھا- آپکا گھرانہ نسلاً قریشی تھا- آپؒ کے دادا مالک بن ابی عامر کی علمیت اور دینی خدمات مسلمہ ہیں- انہوں نے والی یمن کے ظلم سے تنگ آکر اپنے آبائی وطن کو خیر باد کہا اور حجاز میں سکونت اختیار کر لی- ان کا شمار ابتدائی تابعین میں ہوتا ہے، انہیں حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں قرآن مجید لکھنے کی سعادت عطا ہوئی اور جب حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا گیا تو انکی تجہیز و تکفین کرنے والوں میں ابوانس مالک بھی تھے-

حضرت امام مالکؒ کی ولادت ۹۳ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی- آپؒ کے والد انس اپاہج تھے اور ان کا ذریعہ معاش تیر سازی تھا- حضرت امام مالکؒ نے مکتب میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد قرآن مجید حفظ کیا اور تجوید میں کمال حاصل کیا اور اپنے لئے فقہ کی شاخ منتخب کی، قرأت بھی سیکھی- آپؒ کے اساتذہ میں حضرت امام جعفر صادقؒ بھی شامل ہیں- حضرت امام مالکؒ فطرتاً قوی الحافظہ تھے اور فرماتے تھے کہ "کوئی چیز میرے خزانہ دماغ میں آکر پھر نہ نکلی"- آپؒ قریباً بارہ برس حضرت نافع مولیٰ ابن عمرؓ کے درس میں شریک رہے اور ان کی وفات کے بعد انکے جانشین ہوئے- آپؒ کے تلامذہ کی تعداد تیرہ سو سے زائد بیان کی جاتی ہے جو دنیا کے مختلف علاقوں میں پھیلے ہوئے تھے-

حضرت امام مالکؒ اپنے اوقات زیادہ تر عبادت اور تلاوت میں صرف فرماتے تھے- مدینہ سے ایسی محبت تھی کہ سوائے سفر حج کے کبھی مدینہ سے باہر نہ گئے- خلیفہ منصور اور محمد کی طرف سے بغداد آنے کی درخواست یہ کہہ کر رد فرمادی کہ 'مالک سے مدینہ چھوٹ نہیں سکتا'- آپؒ مہمان نواز، مستقل مزاج، فیاض، نفیس الطبع اور حق گو تھے- نفیس پوشاک زیب تن فرماتے اور خوشبو کا استعمال کرتے- انکساری ایسی تھی کہ جس بات کا علم نہ ہوتا تو نہایت متانت سے اظہار کر دیتے- آپؒ ایک جلیل القدر راوی اور محدث ہیں اور مسلّمہ طور پر امام فی الحدیث اور امام فی السنۃ تسلیم کیے جاتے ہیں- آپؒ کو امیر المومنین فی الحدیث بھی کہا جاتا ہے- حضرت امام بخاریؒ کا قول ہے کہ ہر طالب حدیث کا انحصار امام مالکؒ پر ہے- آپؒ درایت کے بھی امام مانے گئے ہیں- فقہاء مدینہ میں آپ پہلے تھے جنہوں نے غیر ثقہ راویوں سے اعراض کیا- حضرت مسیح موعودؑ آپؒ کے بارے میں فرماتے ہیں "امام مالک کس شان اور مرتبہ کا امام اور خیر القرون کے زمانہ کا اور کروڑہا آدمی ان کے پیرو ہیں..... ایسا عظیم الشان امام جو تمام آئمہ حدیث سے پہلے ظہور پذیر ہوا اور تمام احادیث نبویہ پر گویا ایک دائرہ کی طرح محیط تھا-"

جب عباسی خلیفہ منصور نے فاطمی و علوی سادات کی بیخ کنی شروع کی تو ۱۴۵ھ میں نفس ذکیہ نے علم بغاوت بلند کیا لیکن وہ میدان جنگ میں مارے گئے- پھر ان کے بھائی ابراہیم نکلے لیکن شہید کر دیئے گئے اور منصور نے ۱۴۷ھ میں اپنے عم زاد بھائی جعفر کو مدینہ کا والی مقرر کر دیا جس نے نئے سرے سے لوگوں کی بیعت لی اور امام مالکؒ کو کہلا بھیجا کہ آئندہ طلاق جبری کے عدم اعتبار کا فتویٰ نہ دیں تاکہ اس کی جبری حکومت کے خلاف بھی فتوے کی راہ نہ نکل سکے-

جب امام نے جعفر کی بات ماننے سے انکار کیا تو اس نے غضبناک ہو کر آپؒ پر ستر کوڑے برسائے جس سے تمام پیٹھ خون آلود ہو گئی اور دونوں بازو مونڈھے سے اتر گئے- پھر آپ کو اونٹ پر بٹھا کر تشہیر کی گئی- امام مالکؒ بایں حال زار بازاروں اور گلیوں سے گزرتے ہوئے باآواز بلند کہہ رہے تھے "جو مجھ کو جانتا ہے وہ جانتا ہے- جو نہیں جانتا وہ جان لے کہ میں مالک بن انس ہوں- فتویٰ دیتا ہوں کہ طلاق جبری درست نہیں"- اس کے بعد آپؒ نے مسجد نبوی جاکر پشت مبارک سے خون صاف کیا اور دو رکعت نماز پڑھی-

حضرت امام مالکؒ کی وفات ۱۱/ربیع الاول ۱۷۹ھ کو ہوئی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے- آپؒ کا ایک فتویٰ یہ بھی تھا کہ حضرت عیسیٰؑ وفات پاچکے ہیں- حضرت مسیح موعودؑ نے اس عقیدہ کو اپنی متعدد کتب میں بیان کیا ہے- آپؒ نے فقہی طرز پر احادیث نبویہ کا جو مجموعہ تیار فرمایا وہ مؤطا امام مالک کے نام سے معروف ہے- ابتداءً اس میں دس ہزار احادیث و روایات تھیں لیکن پھر آپؒ کی احتیاط پسندی نے تقریباً آٹھ ہزار قلم زد کر دیں- اب صرف ۱۷۲۰ ہیں- آپؒ کے فتاویٰ پر مشتمل ایک کتاب المدونۃ الکبریٰ ہے جس میں چھتیس ہزار مسائل جمع ہیں- حضرت امام مالکؒ کے مقلدین کو مالکیہ کہا جاتا ہے- فقہ کے چار مشہور مکاتب فکر میں سے ایک مالکیہ بھی ہے-..... یہ معلوماتی مضمون مکرم چودھری ظفر اللہ خان طاہر صاحب کے قلم سے ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ ستمبر ۹۷ء میں شامل اشاعت ہے-

-......☆......☆......☆......-

محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ

ماہنامہ "مصباح" ربوہ ستمبر ۱۹۹۷ء کا ضخیم شمارہ محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ ضلع لاہور کی یاد میں شائع کیا گیا ہے جس میں ان مضامین سے صرف انتخاب شائع کیا گیا ہے جو محترمہ سیدہ کی وفات کے بعد ان کی یاد میں تحریر کئے گئے- مرحومہ نے ۶۱/سال تک مختلف حیثیتوں میں لجنہ کی خدمت کی توفیق پائی- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کی وفات پر فرمایا "......لاہور نے تمام پاکستان کے لئے غیر معمولی طور پر نمایاں خدمات سرانجام دیں- اور اس کا سہرا ہماری مرحومہ آپا بشریٰ کے سر ہے- بڑی خاموش خدمت کرنے والی تھیں، آخری سانس تک آپ نے خدمت کی......"-

محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ ۲۷/جولائی ۱۹۲۲ء کو قادیان میں حضرت سید میر محمد اسحاق صاحبؓ کے ہاں پیدا ہوئیں جو ام المومنین حضرت سیدہ نصرت جہاںؓ کے بھائی، مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر اور دار الشیوخ کے نگران اعلیٰ تھے- آپکی والدہ حضرت سیدہ صالحہ بیگم صاحبہؓ تھیں جو حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ کی پوتی اور موجد قاعدہ یسرنا القرآن حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ کی صاحبزادی تھیں-

محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ نے جب ۱۶ سال کی عمر میں میٹرک کا امتحان دیا تو آپ قرآن کریم لفظی ترجمہ اور تفسیر کے ساتھ پڑھ چکی تھیں- میٹرک کے بعد آپ نے "جامعہ نصرت" میں داخلہ لیا اور چھ سالہ دینیات کا کورس اعلیٰ نمبروں میں پاس کر کے "عالمہ" کی ڈگری حاصل کی- آپ کئی سال تک نائبہ ناظمہ جلسہ سالانہ رہیں، جب حضرت مصلح موعودؓ مستقل قیام کے لئے ربوہ تشریف لائے تو آپ کو بھی جملہ انتظامات میں ڈیوٹی کی سعادت عطا ہوئی- ربوہ کے پہلے جلسہ سالانہ ۴۹ء کے تیسرے روز (۲۸/دسمبر کو) آپ کا نکاح حضورؓ نے محترم میجر سید سعید احمد صاحب کے ساتھ پڑھایا- ۵۱ء میں حضورؓ کے ارشاد پر لجنہ کے ایک گروپ کو اختلافی مسائل کے بارے میں خصوصی تربیت دی گئی جس میں آپ بھی شامل تھیں- جب لجنہ لاہور نے ایک گرلز سکول کھولنے کا فیصلہ کیا تو انتظامی کمیٹی کی آپ سیکرٹری بنائی گئیں- گزشتہ چودہ سال سے آپ کا ضلع لجنہ اماء اللہ پاکستان کے علم انعامی کے مقابلے میں دوم قرار پا رہا تھا-

محترمہ صالحہ درد صاحبہ اپنے مضمون میں مرحومہ کی ان خوبیوں کو بیان کرتی ہیں جن کی وجہ سے وہ ایک کامیاب اور مقبول صدر تھیں- انکے کام لینے کا طریق، تربیت کا انداز، بروقت درست فیصلے، امیر کی اطاعت، وقت کی پابندی، عبادت کا ذوق اور دعوت الی اللہ کا شغف ایسی خوبیاں تھیں جو دوسروں کیلئے قابل تقلید ہیں-

مکرمہ امۃ الکافی عمر صاحبہ نے اپنے مضمون میں اپنی والدہ محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ کی عائلی زندگی پر روشنی ڈالی ہے- مرحومہ کی زندگی خدا تعالیٰ سے مضبوط تعلق کی چھاپ تھی- آپ ہمیشہ خدا کی رضا کو پیش نظر رکھتیں- بچوں نے جب بھی کہانی سننے کی خواہش کی تو ہمیشہ انبیاء، خلفاء اور صحابہ کے واقعات بیان کئے- خلافت سے تعلق مضبوط کرنے کیلئے، جب بھی بچے نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو کہتیں کہ سب سے پہلے حضرت صاحب کے لئے دعا کرو- اپنی نمازیں تو باوضو کھڑے ہو کر خاص توجہ اور التزام سے ادا کرتیں لیکن بچوں کی نمازوں اور وضو پر بھی خاص نظر تھی- اگر کوئی بچہ جلدی جلدی نماز پڑھ لیتا تو دوبارہ پڑھواتیں- مضمون نگار بیان کرتی ہیں کہ ہمارے گھر میں فجر کی نماز کے بعد قرآن شریف کی تلاوت کئے بغیر ناشتہ نہیں دیا جاتا تھا- میں نے جب سے ہوش سنبھالا اپنے والدین کو تہجد گزار پایا- میری شادی کے ڈیڑھ دو سال بعد اپنے ایک خط میں انہوں نے یہاں تک لکھا کہ اگر تم نے کوئی نماز کبھی چھوڑی تو سمجھو کہ اس دن میرا ہارٹ فیل ہو جائیگا- ان کو قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے کا اتنا شغف تھا کہ نہ صرف اپنے گھر پر پڑھایا کرتیں بلکہ دوسروں کے گھروں میں جاکر بھی زبردستی پڑھاتیں- اپنے بچوں کو روزانہ مغرب کے بعد قرآن کریم کا لفظی ترجمہ سکھلاتیں اور پھر ہر سپارے کے بعد امتحان لیا کرتیں- تربیت کی طرف ایسی توجہ تھی کہ کبھی کسی کا برے رنگ میں ذکر نہ کیا- سچائی کا ایسا احترام تھا کہ جھوٹ بولنے کی سزا بڑی ہی شدید ہوا کرتی- جو بات وہ خود نہ بتانا چاہیں تو آرام سے کہہ دیتیں کہ یہ نہیں بتاؤں گی لیکن جھوٹ کبھی نہیں بولا-

محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ کی خدمت خلق کی عادت نے انہیں ان کے ہمسایوں میں بھی مقبول بنا رکھا تھا- پھر یہ کہ وہ خود دور دور تک کے گھروں کے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی پیشکش کرتیں اور اس طرح تعلقات استوار کرتیں لیکن نذر نیاز وغیرہ کے کھانے بے دھڑک واپس کر دیتیں اور کبھی ان رسومات کو اپنے تعلقات میں حائل نہیں ہونے دیا- اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کی شادیوں میں بھی بشاشت سے شامل ہوتیں لیکن ہر قسم کی رسومات سے کلی اجتناب کرتیں- جو لوگ نامناسب انداز میں آپ کے سامنے کوئی اعتراض کرتے تو بھی آپ حوصلے سے سنتیں اور تحمل سے جواب دیتیں- آپ صاحب رؤیا بھی تھیں اور آپ کو اکثر سچی خوابیں آتیں جن کا ذکر بھی کر دیتی تھیں- اپنی وفات سے قبل بھی خواب دیکھ چکی تھیں-

مکرم سید حسین احمد صاحب کے مضمون کا خلاصہ قبل ازیں "الفضل" انٹرنیشنل ۷/نومبر کے اسی کالم میں بیان ہو چکا ہے- اپنی والدہ محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ کا ذکر خیر کرتے ہوئے وہ بیان کرتے ہیں کہ شاید ہی کوئی موقعہ ایسا آیا ہو کہ آنحضور ﷺ کا نام آئے اور آپکی آنکھوں سے آنسو رواں نہ ہوں-...... حضرت مسیح موعودؑ سے بھی عشق تھا- بچپن میں اپنی والدہ محترمہ سے کہا کرتیں کہ آپکے پھوپھا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ ہیں اور میرے پھوپھا حضرت مسیح موعودؑ ہیں- گویا حضرت اقدسؑ سے محبت اور تعلق جتلانے کا یہ ایک نیا انداز تھا-

محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ کی یاد میں مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کی نظم میں سے دو بند ملاحظہ فرمائیں :

آپ کی ذات تھی تحریک، تموج، طوفاں
آپ کو زندگی کرنے کا ہنر آتا تھا
خوبصورت تھا بہت خدمت دیں کا انداز
آپ کے پاس جو آتا تھا سنور جاتا تھا

خوش دلی اور بشاشت تھے تمہارے اوصاف
سادگی اور نفاست سے پیارے اوصاف
آپ کی ذات ہر اک رخ سے حسیں تھی بے حد
بے تکاں جود و عنایت سے تمہارے اوصاف

مکرمہ سیدہ نسیم سعید صاحبہ رقمطراز ہیں کہ محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ شادی شدہ عورتوں کے لئے بھی نمونہ تھیں- آپ بہت صابر و شاکر اور فرمانبردار بیوی تھیں- دورے پر جاتیں لیکن پوری کوشش ہوتی کہ مغرب تک گھر واپس پہنچ جائیں کیونکہ ان کے میاں کو یہ پسند نہیں تھا کہ دیر سے واپس آئیں اور وہ قطعاً نہیں کہتی تھیں کہ اگر دیر بھی ہو گئی تو کیا ہے لجنہ کے دورے پر ہی گئی تھی-...... آپ ان کے لئے بھی نمونہ ہیں جو خدمت دین کے وقت گھریلو مصروفیات کے عذر تراشتی ہیں-

حضور امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ کی وفات پر آپکے بیٹے کے نام اپنے مکتوب میں فرمایا : "آپا بشریٰ اپنے بزرگ والدین کے رنگ میں رنگین تھیں- حدیث سے خاص شغف تھا اور دعاؤں سے کام لینے کی عادی تھیں- الحمد للہ کہ خدا نے انہیں بہشتی مقبرہ میں بھی خاص جگہ عطا فرمائی- اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے......"-

محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ کے احاطہ خاص میں انکی والدہ محترمہ کے قدموں میں عمل میں آئی-

-......☆......☆......☆......-

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission

16/1/98 - 22/1/98

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced After Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone or fax +44 181 874 8344

Friday 16th January 1998
17 Ramadhan

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.30 Children's Corner : Correct Pronunciation of the Holy Quran - Lesson No 7
01.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00 Dars ul Quran by Huzoor - Fazl Mosque UK - Rec.15 .1.98 (R)
03.45 Urdu Class
05.00 Homoeopathy Class with Huzoor(R)
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.30 Children's Corner : Correct Pronunciation of the Holy Quran - Lesson No 7
07.00 Pushto Programme -
08.00 Bazm-e-Moshaira organised at Bait-ul-Fazl , Islamabad
09.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00 Urdu Class
11.00 Computers For Everyone - Part 42
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.30 Darood Shareef and Nazm
13.00 Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque' London, UK
14.00 Bengali Programme
14.30 Rencontre Avec Les Francophones - Huzoor's
15.30 Friday Sermon By Huzoor (R)
17.00 Liqaa Ma'al Arab (N)
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.30 Urdu Class
19.30 German Service: Friday Sermon 31.1.97
20.30 Children's Corner -Mulaqat With Huzoor
21.00 Medical Matters with Dr Mujeeb-ul-Haq Khan
21.30 Friday Sermon by Huzoor (R)
22.45 Rencontre Avec Les Francophones.

Saturday 17th January 1998
18 Ramadhan

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.30 Children's Corner -Mulaqat With Huzoor (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00 Friday Sermon, Rec. 16.1.98
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Computers For Everyone -Part 42
05.00 Rencontre Avec Les Francophones.
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.30 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor (R)
07.00 Saraiki Programme
08.00 Medical Matters with Dr Mujeeb-ul-Haq Khan -(R)
08.45 Liqaa Ma'al Arab
09.45 Urdu Class
11.00 MTA Variety: 'Rosay aur Qabuliyat-e-Dau' by Abdus Salaam Tahir
11.30 LIVE Dars ul Quran by Huzoor - Fazl Mosque UK -
13.00 Tilawat, News
13.30 Indonesian Hour: Dars Hadith, Sirat-un-Nabi (saw)
14.15 Bengali Programme
15.00 Children's Mulaqat with Huzoor
16.00 Liqaa Ma'al Arab
17.00 Arabic Programme
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class (N)
19.30 German Service: 1) MTA Special 'Ramadhan', 2) Der Diskussionskreis (Streik) 3) Nazm
20.30 Aap ka khat Mila with Naseer Shah and Mubarak Zafar
21.00 Dars ul Quran by Huzoor - Fazl Mosque UK - Rec. 17.1.98 (R)
22.45 Children's Mulaqat with Huzoor

Sunday 18th January 1998
19 Ramadhan

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.30 Children's Corner
01.00 Liqaa Ma'al Arab
02.00 Dars ul Quran by Huzoor - Fazl Mosque UK - Rec. 17.1.98 (R)
03.45 Urdu Class
05.00 Children's Mulaqat with Huzoor
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.30 Children's Corner
07.00 Friday Sermon By Huzoor - Rec. 16.1.98
08.00 Interview: Mukarram Khan Mohammed - Ameer zila Deera Ghazi Khan
09.00 Liqaa Ma'al Arab -(R)
10.00 Urdu Class (R)
11.00 Aap ka Khat Mila with Naseer Shah and Mubarak Zafar
11.30 LIVE Dars ul Quran by Huzoor - Fazl Mosque UK -
13.05 Tilawat, News
13.30 Indonesian Hour: Friday Sermon 27/5/94
14.30 Bengali Programme
15.00 Mulaqat with Huzoor with English Speaking Friends
16.00 Liqaa Ma'al Arab
17.00 Albanian Programme
18.05 Tilawat , Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class (N)
19.30 German Service: 1) Eine Gedenkveranstaltung zur ehren von Dr Abdul Salaam II 2) Kindersendung mit Amir Sahib 3) Nazm
20.30 Children's Corner - Kudak No 15
21.00 Dars ul Quran by Huzoor - Fazl Mosque UK - Rec. 18.1.98 (R)
22.45 Mulaqat with Huzoor with English speaking friends

Monday 19th January 1998
20 Ramadhan

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.30 Children's Corner: Kudak No 15 (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00 Dars ul Quran by Huzoor - Fazl Mosque UK - Rec. 18.1.98 (R)
03.45 Urdu Class (R)
05.00 Mulaqat with Huzoor with English speaking friends
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.30 Children's Corner: Kudak No 15
07.15 Ramadhan ul Mubarak ki Ahamiyyat aur Barakaat - Part 2, Written by Hadhrat Khalifatul Masih II, Read by Ataul Karim Shahid
08.00 Quiz Programme - Mutala'a Kutub
09.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00 Urdu Class (R)
11.00 Sports: 'Cross Country Bicycle Race'
11.30 LIVE Dars ul Quran by Huzoor - Fazl Mosque UK
13.05 Tilawat, News
13.30 Indonesian Hour: Dars ul Quran, Bani Israil - Part 1
14.15 Bengali Programme
15.00 Homoeopathy Class With Huzoor
16.00 Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00 Turkish Programme
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class
19.30 German Service: 1) Begegnungen mit Hazoor III 2) MTA Special 'Ramadhan'
20.30 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor
21.00 Dars ul Quran by Huzoor - Fazl Mosque UK - Rec. 19.1.98 (R)
22.45 Homoeopathy Class With Huzoor

Tuesday 20th January 1998
21 Ramadhan

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.30 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00 Dars ul Quran by Huzoor - Fazl Mosque UK - Rec. 19.1.98 (R)
03.45 Urdu Class (R)
05.00 Homoeopathy Class With Huzoor
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.30 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor (R)
07.00 Pushto Programme
08.00 Islamic Teachings- Rohani Khazaine
09.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00 Urdu Class (R)
11.00 Medical Matters: 'Child Care' - No 2 - Host: Dr Aliya Guest: Dr Amatur Raqeeb
11.30 LIVE Dars ul Quran by Huzoor - Fazl Mosque UK -
13.05 Tilawat, News
13.30 Indonesian Hour: Friday Sermon 10/6/94
14.15 Bengali Programme
15.00 Mulaqat with Huzoor (N)
16.00 Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00 Norwegian Programme
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
18.30 Urdu Class (N)
19.30 German Service: Mathematik 'Logarithmen' 2) Lies Mal 3)Nazm
20.30 Children's Corner : Correct Pronunciation of the Holy Quran - Lesson No 8
21.00 Dars ul Quran by Huzoor - Fazl Mosque UK - Rec. 20.1.98 (R)
22.45 Mulaqat with Huzoor (R)

Wednesday 21st January 1998
22 Ramadhan

00.05 Tilawat, Seerat-un-Nabi, News
00.30 Children's Corner : Correct Pronunciation of the Holy Quran - Lesson No 8
01.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00 Dars ul Quran by Huzoor - Fazl Mosque UK - Rec. 20.1.98 (R)
03.45 Urdu Class (R)
05.00 Mulaqat with Hazoor (R)
06.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
06.30 Children's Corner: Correct Pronunciation of the Holy Quran - Lesson No 8
07.00 Swahili Programme
08.00 Around The Globe - Hamari Kaenat
09.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00 Urdu Class
11.00 Roshni Da Safar
11.30 LIVE Dars ul Quran by Huzoor - Fazl Mosque UK -
13.00 Tilawat, News: Hadith, Dialogue, Nazm
13.30 Indonesian Hour:1) Hadith 2)dialogue 3) Nazm
14.15 Bengali Programme
15.00 Mulaqat with Hazoor (R)
16.00 Liqaa Ma'al Arab
17.00 French Programme
18.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
18.30 Urdu Class
19.30 German Service: 1) Zeit Zum Diskutieren 'Ramadhan' 2) Machmit 'Lustige Kinder Lampen'
20.30 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor
21.00 Dars ul Quran by Huzoor - Fazl Mosque UK Rec. 21.1.98 (R)
22.30 Al Maidah - Baingan ka Bhurta
22.45 Mulaqat with Huzoor (R)

Thursday 22nd January 1998
23 Ramadhan

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.30 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00 Dars ul Quran by Huzoor - Fazl Mosque UK - Rec. 21.1.98 (R)
03.45 Urdu Class (R)
05.00 Mulaqat with Huzoor
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.30 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor(R)
07.00 Sindhi Programme.
08.00 Tabarukat: 'Maghrib ki islam main barthi huwi dilchesspi'
08.55 Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00 Urdu Class
11.00 MTA Variety: Jamaat e Ahmadiyya ke Akhbaraat aur rasa'al " Al Badr "
11.30 LIVE Dars ul Quran by Huzoor - Fazl Mosque UK
13.00 Tilawat, News
13.30 Indonesian Hour: Dars Quran
14.15 Bengali Programme
15.00 Homoeopathy Class With Huzoor
16.00 Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00 Russian Programme
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
18.30 Urdu Class
19.30 German Service: 1) Rush Rush 2) MTA Variete 'Ramadhan' 3) Rechtstip
20.30 Children's Corner: Correct Pronunciation of the Holy Quran - Lesson No 9
21.00 Dars ul Quran by Huzoor - Fazl Mosque UK -1998 (R)
22.30 MTA Variety : Kalaam-e-Shair bezabane shaair -
23.00 Homoeopathy Class with Hadhrat Khalifatul Masih IV

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 5 — Friday, January 16, 1998 — No. 03

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت

ڈاکٹر جاوید اقبال کا فکر انگیز انٹرویو

شاعر مشرق کے لخت جگر، ریٹائرڈ چیف جسٹس، ممتاز دانشور، پرکشش شخصیت کے حامل اور پاکستان ورکرز موومنٹ ٹرسٹ کے اعزازی چیئرمین جناب ڈاکٹر جاوید اقبال کا ایک عبرت آموز اور فکر انگیز انٹرویو جو روزنامہ "خبریں" لاہور نے ۱۱ر اگست ۱۹۹۷ء کو شائع اشاعت کیا:

"جو تصور علامہ اقبال یا قائداعظمؒ نے پیش کیا اس میں کسی فرقہ واریت کی گنجائش نہیں تھی۔ ہم پاکستان میں یہ بحث نہیں کرنا چاہتے کہ کوئی صحیح مسلمان ہے یا نہیں ہمارا مسئلہ ہماری قومیت کو قائم ودائم رکھنا تھا لیکن آپ **دیکھیں کہ بھٹو جیسا شخص مولویوں کے دباؤ میں ایک کمیونٹی کو اقلیتی کمیونٹی قرار دیتا ہے۔اس نے بنیاد رکھی جس کی وجہ سے آج مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ شیعہ کو بھی اقلیتی کمیونٹی قرار دیا جائے کیونکہ شیعہ مسلمان نہیں ہیں۔ کل کو یہ مطالبہ ہوگا کہ اہلسنت والجماعت، اہل حدیث مسلمان نہیں ہیں انہیں کافر قرار دیا جائے ۔ ہم کب تک مسلمانوں کو کافر کہتے رہیں گے اس کی کہیں نہ کہیں حد ہونی چاہئے ۔ مسلمان کا فروں کی لسٹ مزید کتنی طویل ہے؟ قائد اعظمؒ نے ہمارے سامنے ایک مختلف تصور رکھا تھا**۔ میری نگاہ میں یہ مسئلہ نہیں ہے کہ قادیانی مسلمان ہیں یا نہیں بلکہ ملکی سالمیت کا مسئلہ ہے لیکن یہ ہر قدم پر دینی فرقوں کے ساتھ اتحاد کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ضیاء الحق کے دور میں انہوں نے خود ہی مذہبی تحریک پیدا کی۔ اسلام خود ہی نافذ کیا۔ آمریت کے دور میں اس کے متعلق جو قوانین بنائے گئے وہ صرف زیبائشی قوانین ہیں ان کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ اس ملک میں گینگ ریپ ان قوانین کے بعد شروع ہوئے اور آج تک یہ قوانین گینگ ریپ کا سدباب نہیں بن سکے۔ چوریاں، ڈکیتیاں اور تشدد یہ سب کچھ ان قوانین کے بعد ہوا لیکن کبھی یہاں کسی کی ٹانگ یا ہاتھ نہیں کٹے کیونکہ قانون میں گواہی یا ثبوت کا جو معیار قائم ہے وہ اتنا مشکل ہے کہ انسانیت کے لئے ممکن نہیں۔ ضیاء الحق نے جو قانون سازی کی اس کا مقصد اپنی صدارت کو مستقل بنانا تھا۔

ایک فقہ کی فرسودہ ترین تعبیریں نافذ کیں، حالانکہ اقبال ان سارے مسائل پر اجتہاد چاہتے تھے"۔

☆......☆......☆

انگریز کا شیطانی نظام

تحریک منہاج القرآن کے بانی و سرپرست اعلیٰ پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کا تازہ بیان:

"ہم اس وقت تاریخ کے نازک ترین موڑ سے گزر رہے ہیں۔ اسلام کے نام پر حاصل کئے گئے ملک پر ۵۰ سال سے غیر فطری، غیر انسانی اور انگریز کا شیطانی نظام مسلط ہے۔ یہ نظام سراسر اسلام اور قرآنی تعلیمات سے متصادم اور لادینیت پر استوار ہے جس کے باعث میں فحاشی و عریانی لاقانونیت اور بے راہروی کو فروغ مل رہا ہے۔ یہودی فکر پروان چڑھ رہی ہے اور الیکٹرانک میڈیا ثقافت کی معیشت کو تحفظ دے کر مسلمانوں کو اقتصادی اور سیاسی غلامی سے دوچار کردینے کے عالمی یہودی منصوبے نیو ورلڈ آرڈر کی تکمیل میں مددگار ثابت ہورہے ہیں"۔

(روزنامہ صداقت ۱۲ر ستمبر ۱۹۹۷ء صفحہ ۷)

جناب طاہر القادری صاحب میں اگر ایمانی جرأت ہوتی تو وہ اپنے بیان میں یہ وضاحت بھی ضرور فرما دیتے کہ ملک کے اقطاب، غوث اور ابدال نے نہیں بلکہ اسی رسوائے عالم شیطانی نظام نے جماعت احمدیہ کو غیرمسلم قرار دیا ہے۔

دنیا میں آج حامل قرآن کون ہے
گر ہم نہیں تو اور مسلمان کون ہے

☆......☆......☆

بقیہ: پادری وہیری کے اعتراضات کا جواب

گئی تو کہا گیا کہ کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے۔ اس پر اس نے کہا یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی ہے۔ اور سلیمان نے ملکہ کو اللہ کے سوا پرستش کرنے سے روکا وہ یقیناً کافر قوم میں سے تھی۔ اور اسے کہا گیا کہ محل میں داخل ہو جاؤ۔ پس جب اس نے اس کو دیکھا تو اسے گہرا پانی سمجھا اور گھبرا گئی تب سلیمان نے کہا یہ تو محل ہے جس میں شیشے کے ٹکڑے لگائے گئے ہیں تب وہ ملکہ بولی اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں سلیمان کے ساتھ رب العالمین پر ایمان لاتی ہوں۔

(سورۃ النمل: آیات ۱۶ تا ۴۵)

"اور سلیمان کے لئے ایسی ہوا کام پر لگائی جس کا صبح کا چلنا ایک مہینے کے برابر ہوتا تھا اور شام کا چلنا بھی ایک مہینہ کے برابر ہوتا تھا۔ اور ہم نے اس کے لئے تانبے کا چشمہ پگھلایا اور ہم نے بڑے بڑے سرکش لوگوں کی ایک جماعت بھی عطا کی تھی جو اس کے رب کے حکم سے اس کے تابع فرمان عمل کرتی تھی اور ہم نے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ ان میں سے جو کوئی ہمارے حکم سے کجروی اختیار کرے گا ہم اس کو بھڑکتا ہوا عذاب پہنچائیں گے۔ وہ جو کچھ چاہتا تھا وہ سرکش قوموں کے سردار اس کے لئے بناتے تھے۔ یعنی مساجد اور ڈھلے ہوئے مجسمے اور بڑے بڑے لگن جو حوضوں کے برابر ہوتے تھے اور بھاری بھاری دیگیں جو ہر وقت چولہوں پر دھری رہتی تھیں اور ہم نے کہا اے داؤد کے خاندان کے لوگو شکر گزاری کے ساتھ عمل کرو اور میرے بندوں میں سے بہت کم شکر گزار ہوتے ہیں۔ (سورۃ سبا آیات ۱۲ تا ۱۴)

جناب پادری صاحب! یہ ہے قرآن کریم کا بیان جس میں بائبل کے بیان کے مقابل نہ تو کوئی تضاد ہے نہ کوئی تذبذب ہے۔ نہ خدا کی طرف سے اہم اور عظیم الشان ذمہ داریوں پر فائز کئے جانے والوں پر شرک اور کفر اور اخلاقی جرائم کے ارتکاب کا کوئی الزام ہے، نہ ہی خدا کی پاک وحی اور اس کے مکالمہ مخاطبہ کا مورد بننے والوں پر کوئی داغ لگایا گیا ہے۔

اب یہ ہے قرآن شریف کی پاک تاریخ بائبل کے مقابلہ میں جسے آپ Garbled تاریخ کہتے ہیں

☆......☆......☆

عرب دوستوں کو پیش کرنے کے لئے ایک بہترین تحفہ

تفسیر کبیر (عربی) (جلد اول، دوم اور سوم)

قرآنی علوم ومعارف پر مشتمل سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی معرکۃ الآراء تفسیر جو تفسیر کبیر کے نام سے معروف ہے اور دس جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔

اس کی پہلی دو جلدوں کا عربی ترجمہ طبع شدہ ہے اور اب تیسری جلد بھی طبع ہو کر جلد مہیا ہو جائے گی۔ پہلی دو جلدوں میں سورۃ البقرہ کی مکمل تفسیر ہے جبکہ تیسری جلد سورۃ یونس تا سورۃ ابراہیم کی تفاسیر پر مشتمل ہے۔ عربوں میں تبلیغ کے لئے نہایت اعلیٰ تحفہ ہے۔ ان کے حصول کے لئے اپنے ملک کے مرکزی مشن سے رابطہ کریں۔ جملہ ممالک کے امراء کرام سے درخواست ہے کہ تفسیر کبیر جلد اول، دوم اور سوم کے لئے اپنے آرڈرز ایڈیشنل وکالت اشاعت لندن کو بھجوائیں۔

تبلیغی ادارہ کے اجزاء کی تحلیل

مولانا ظفر علی خان کے حقّہ کے دھوئیں میں!

"ظفر الملک والدین" مدیر زمیندار مولانا ظفر علی خان کی ہنگامہ پرور زندگی کا ایک دلچسپ واقعہ برصغیر پاک و ہند کے نامور ادیب و صحافی جناب چراغ حسن حسرت کے قلم سے:

"ایک دن زمیندار کے دفتر میں کسی نے کہا کہ چین، جاپان، جرمنی اور فرانس کے لوگ مسلمان ہونے پر آمادہ ہیں لیکن انہیں تبلیغ کون کرے؟ اس پر مولوی ظفر علی خان صاحب نے فرمایا "بات تو آپ نے ٹھیک کہی۔ اچھا سالک صاحب اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کیجئے۔ کہ اگر ہم ایک تبلیغی ادارہ کھول لیں تو کیسا ہے۔ ذرا مہر صاحب کو بھی بلوائیے۔ آگئے مہر صاحب! ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ اگر یہاں لاہور میں ایک مرکزی تبلیغی ادارہ کھول لیا جائے اور اس کی شاخیں ساری دنیا میں پھیلا دی جائیں تو کیا حرج ہے؟ کوئی دس لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی آبادی کتنی ہے۔ سات کروڑ نہیں آٹھ کروڑ کے لگ بھگ ہوگی اگر ہر مسلمان سے ایک ایک پیسہ وصول کیا جائے تو کتنے روپے ہوئے؟ ریاضی کا سوال تھا کسی سے حل نہ ہوا۔ سب ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔ اتنے میں مولانا نے کہا، آٹھ کروڑ پیسے ہوتے ہیں نا۔ آٹھ کروڑ کو ۶۴ پر تقسیم کیجئے ساڑھے بارہ لاکھ روپے ہوئے۔ چلئے دس لاکھ ہی سہی۔ دس لاکھ بہت ہے یہ مرحلہ تو طے ہو گیا۔ اب سوال یہ ہے کہ تبلیغ کا کام کن لوگوں کے سپرد کیا جائے لیکن مبلغ بھی چوٹی کے آدمی ہوں۔ مثلاً مولانا ابوالکلام آزاد فرانس جرمنی وغیرہ میں تبلیغ کریں اور ڈاکٹر اقبال کو چین بھیج دیا جائے۔ سالک صاحب اور مہر صاحب مل کے اخبار سنبھالیں میں تو اب تبلیغ اسلام کا کام کروں گا۔ کچھ دیر تو دفتر بھر میں سناٹا رہا۔ آخر ایک صاحب نے جی کڑا کر کے کہا کہ مولانا اس میں کوئی شک نہیں کہ تجویز بہت خوب ہے لیکن روپیہ جمع کیسے ہوگا؟ آخر مسلمانوں سے دس لاکھ روپیہ جمع کرنے کے لئے ایک لاکھ روپیہ چاہئے۔ آپ کہیں سے ایک لاکھ روپے کا انتظام کر دیجئے۔ باقی کام ہم سنبھال لیں گے۔ **مولانا نے فرمایا ہاں بھئی یہی تو مشکل ہے۔ یہ کہہ کر منہ پھیر کر حُقّہ کی نَے سنبھالی۔ انگوٹھا انگشت شہادت پر نیم دائرہ بناتا ہوا گھومنے لگا۔ اور اس تبلیغی ادارہ کے اجزاء حقہ کے دھوئیں کے ساتھ فضا میں تحلیل ہو کے رہ گئے"۔**

(مردم دیدہ صفحہ ۱۵۴ تا ۱۵۶ از چراغ حسن حسرت کاشمیری، دارالاشاعت پنجاب لاہور۔ ۱۹۳۹ء)۔

ہے اکیلا کفر سے زور آزما
احمدی کی روح ایمانی تو دیکھ

☆......☆......☆

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں:-

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ! انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔